NIO Conv - Page 7

کی شہادت دے سکتا تھا۔
کچھ دیر تک کمرے مین خاموشی طاری رہی لیڈی انداز دلربائی کے ساتھ جواب کا انتظار کر رہی تھی - ہیڈ کلرک اس کے چہرہ پر نظرین جمائے دل ہی دل مین کسی مسئلہ پر غور کر رہا تھا کچھ دیر تک یہی حالت رہی اس کے بعد کلرک اپنی ڈکس کے پاس سے اُٹھکر لیڈی کے قریب آیا اور نرم الفاظ مین کہا۔
ہیڈ کلرک - "کیا آپنے آج صبح کا روزانہ اخبار ملاحظہ کیا تھا۔
لیڈی - نہین۔
ہیڈ کلرک - "اُنگلی سے بتاکر" آپکو زحمت تو ہوگی اُس کمرے مین چلکر اخبار دیکھ لیجئے۔
لیڈی - "حیرت سے" کیون۔
ہیڈ کلرک نے کچھ جواب نہ دیا خاموشی کے ساتھ اپنے عقب مین آنے کا اشارا کر کے سامنے والے کمرے مین چلا گیا - خوبصورت لیڈی تعجب آمیز نگاہون سے اس کی کارروائی دیکھا کی پھر اپنی متفکر آنکھین پھیر کر کمرے کے دوسرے لوگون کو دیکھا اور آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی ہوئی اور دل ہی دل مین غور و فکر کرتی ہوئی اس کمرے مین داخل ہوئی۔
کمرے میں کاغذات سے بھری ہوئی چند الماریون ایک میز اور دو تین کرسیون کے سوا کچھ نہ تھا - کلرک نے لیڈی کو کرسی پر بٹھا کر کہا۔
ہیڈ کلرک - "لیڈی صاحبہ مسٹر فریڈرک سبلی کوئن روز فاسٹر جہاز سے اُتر کر انگلینڈ آنے والے تھے اُنھون نے بذریعہ تار ہمارے ہوٹل کا ایک کمرہ بھی ریزرو کر لیا تھا اور اسوقت کھانے کا آڈر بھی دیا تھا لیکن اسپیشل ٹرین پر ایک خوفناک واقعہ پیش آگیا ہے مین حیران ہون کن الفاظ مین آپ سے گذارش کرون (ایک روزانہ اخبار دیکر) یہ آج صبح کا اخبار ہے ملاحظہ کرنے سے کل کیفیت روشن ہو جائیگی۔
لیڈی کا رنگ رو اُڑ گیا اسنے کلرک کے چہرے کو بغور دیکھتے ہوئے اس کے ہاتون سے اخبار لے لیا اس کی زبان سے کوئی جملہ نہ نکل سکا - کلرک پر غیر معمولی سکوت طاری تھا وہ بھی کوئی لفظ کہکر لیڈی کی دلجمعی نہ کرسکا۔
اس اخبار مین نامہ نگار کا ایک مختصر سا خط چھپا تھا اسنے لکھا تھا۔
بوسٹن سے مسٹر فریڈرک سبلی امریکن کوئن روز فاسٹر جہاز پر سوار ہو کر لورپول کے بندرگاہ

پر پہنچے حسن اتفاق سے دریا کا پانی کم ہونے سے جہاز بندرگاہ تک نہ پہنچ سکا اسے بارہ گھنٹے انتظار مین گذارنا پڑے - مسٹر فریڈرک سلبی کو انگلینڈ پہنچنے کی اس قدر تعجیل تھی کہ جہاز کے بندرگاہ مین داخل ہونے کا انتظار نہ کرسکے ایک نامعلوم الاسم اسٹیمر جو کسی اجنبی کارخانے کا تھا انھین لینے کے لئے فوراً جہاز کے قریب پہنچگیا تھا - مسٹر فریڈرک سلبی نے جہاز کے کپتان سے جہاز چھوڑنے کی اجازت چاہی انھون نے خلاف قوانین سمجھکر اجازت دینے سے انکار کردیا - مسٹر فریڈرک سلبی نے ایک خط سفارشی پیش کیا جو شاید کمپنی کے کسی افسر اعلیٰ کا لکھا تھا محض اس بنا پر کپتان نے جہاز سے اترنے کی اجازت دیدی لورپول اسٹیشن ماسٹر سے مل کر مسٹر فریڈرک سلبی نے اسپیشل ٹرین چھڑوانے کی خواہش ظاہر کی اور اس کے انکار کرنے پر ایک سفارشی خط پیش کیا جس سے بیس منٹ کے عرصہ مین اسپیشل ٹرین تیار ہوکر لورپول سے روانہ ہوگئی - گاڑی پر صرف پانچ آدمی تھے انجن ڈرایور، گارڈ، خانساماں ایک قلی اور خود مسٹر فریڈرک سلبی - جب اسپیشل ٹرین ویسٹن کے پلیٹ فارم پر پہنچکر رکی تو معلوم ہوا راہ مین کسی نے مسٹر فریڈرک سلبی کو ایک خوفناک چھرے سے قتل کردیا ہے - زخم بائین پسلی مین لگا ہے - تعجب ہے چلتی ہوئی ٹرین پر قاتل کس طرح پہنچا اور مسٹر کیونکر ... گیا -

اخبار کے مضمون سے مطلع ہوکر لیڈی کا چہرا زرد پڑگیا آنکھون سے خوف ٹپکنے لگا کچھ دیر تک چپ چاپ رہکر ہیڈ کلارک سے بولی -

لیڈی - کیا تحقیق ہوگیا ہے اسپیشل ٹرین سے آنے والا شخص جسے بیرحمی سے قتل کیا گیا ہے فریڈرک ہی تھا -

ہیڈ کلرک - ہان لیڈی صاحبہ کوئن روز فاسٹر کے کپتان نے لاش کی شناخت کی ہے -

لیڈی - افسوسناک لہجہ مین " نہایت سنگین واردات ہے کیا آپ بتا سکتے ہین قاتل گرفتار ہوا یا نہین -

ہیڈ کلرک - سنا جاتا ہے ابھی تک گرفتاری عمل مین نہین آئی ہے بیگم صاحبہ قاتل نہایت دانشمند اور چالاک معلوم ہوتا ہے اس کا گرفتار ہونا ویسا آسان نہین جیسا اور مجرمین کو پکڑنا سہل ہے -

لیڈی " کیا مہربانی کرکے مجھے اجازت دیجائے گی کہ مین اس کمرہ مین تنہا رہکر غور سے

اخبار کی رپورٹ پڑھ سکون۔

ہیڈ کلرک - جب تک مزاج مین آئے شوق سے تشریف رکھئے۔

یہ کہکر کلرک کمرے سے نکلکر چلا گیا لیڈی تنہا کرسی پر بیٹھی ہوئی دیر تک کچھ سونچا کی پھر اخبار اُٹھاکر دو تین بار غور سے پڑہا - اخبار کے دو کالم اس حیرتناک قتل کی رپورٹ سے سیاہ تھے - باوجود غور و خوض بھی لیڈی کچھ پتہ نہ چلا سکی کہ اس قتل کا راز کیا ہو۔ عبارت سے معلوم ہوتا تھا مسٹر فریڈرک سلبی معمولی مسافرون کی طرح کوئن روز فاسٹر پر سفر کر رہے تھے وہ کسی مسافر سے دوستانہ تعلقات بھی نہ رکھتے تھے ہر وقت اپنے کیبن مین بیٹھے رہتے تھے - خود جہاز کا کپتان بھی اسوقت تک انکے نام سے واقف نہ ہوا جبتک انھون نے سفارشی خط پیش کیا نیز انکے اس طرح بہ تعجیل لندن پہنچنے کا سبب بھی کسی کو دریافت نہ ہوا اگرچہ امریکہ دش بارہ تار صرف مسٹر فریڈرک سلبی کے حالات دریافت کرنے کو روانہ کئے گئے - لیکن وہان سے بھی جواب نفی مین ملا - کسی نے ان سے شناسائی ظاہر نہ کی۔

اخبار کے دوسرے صفحہ پر ایک مختصر سا نوٹ اور بھی تھا جسمین تحریر تھا "

لاش کی جانچ کرتے وقت مقتول کے کوٹ کی پرائیوٹ جیب پھٹی ہوئی تھی جس سے شبہ ہوتا ہو مرنے والا اپنے ساتھ کچھ پوشیدہ کاغذات لا رہا تھا، قاتل نے قتل کرنے کے بعد وہ کاغذات نکال لئے ہین - ہنوز یہ راز روشنی مین نہین آیا ہو کہ ان کاغذون مین کیا لکھا تھا وہ سرکاری تھے یا غیر سرکاری۔

خوبصورت لیڈی نے اس عبارت کو بڑے غور سے پڑھا ڈر سے چہرے کا رنگ متغیر ہو رہا تھا۔ منہ پر ہوائیان چھوٹ رہی تھین لیکن آنکھین اب بھی اسی طرح چمکیلی اور پرتاثیر کشش رکھنے والی تھین اسنے دلی الجھنون اور خیالات کے ہجوم سے گھبراکر اخبار ہاتھ سے رکھدیا اور میز پر دونون کہنیان ٹیک اور ہتھیلیون پر اپنا پیارا منہ رکھکر سونچنا شروع کیا - تخمیناً بیش منٹ تک دل ہی دل مین غور کرنے کے بعد کرسی سے اٹھکر آہستہ روی کے ساتھ خرامان خرامان آفس مین پہنچی یہان اسوقت بہت سے آدمیون کا مجمع تھا - اس مجمع مین ایک طویل القامت مشن گروجیح آدمی اوورکوٹ پہنے کھڑا ہوا سگار پی رہا تھا - ہیڈ کلرک نے اس کی طرف اشارہ کرکے لیڈی سے کہا۔

ہیڈ کلرک " لیڈی صاحبہ یہ اسکاٹلینڈ وارڈ سے تشریف لائے ہین اور آپ سے

دریافت کرنا چاہتے ہین - آپ مسٹر فریڈرک سلبی کی متعلق کیا جانتی ہین -

لیڈی - گھبراکر " نہین اسوقت مین ان لوگون سے گفتگو کرنے کو تیار نہین ہون -

ہیڈ کلرک " بیگم صاحبہ آپکا عذر نہ مانا جائے گا پولیس یقیناً دریافت کرے گی اور ابھی آپنے کہا بھی تھا اسوقت مسٹر فریڈرک سلبی نے اپنے ساتھ کھانا کھانے کے لئے اس ہوٹل مین آپکو مدعو کیا تھا -

لیڈی - " جز بز ہوکر " خیر مین پولیس انسپکٹر سے جسقدر جانتی ہون بیان کرونگی لیکن ان رپورٹرون کی موجودگی پسند نہین کرتی -

اس کے منہ سے مذکورہ بالا الفاظ سنتے ہی بالا قد آدمی جسکا نام ہارلی تھا اور اسکاٹ لینڈ وارڈ کا ڈیٹکٹیو افیسر تھا سامنے آکر اور ادب سے ٹوپی اتار کر سلام کیا اور جس کمرے سے لیڈی ابھی اخبار پڑھ کر آئی تھی وہین لیجاکر کرسی پر بٹھایا اور خود سامنے والی کرسی پر بیٹھکر سنجیدہ لب ولہجہ مین کہا -

ہارلی - " میڈم مین بہت زیادہ زحمت نہ دونگا صرف چند باتین اور وہ بھی مختصراً دریافت کرونگا - مین نے سنا ہے مسٹر فریڈرک سلبی آپکے دوست تھے انھون نے اسوقت اپنے ساتھ کھانا کھانے کے واسطے آپکو مدعو کیا تھا -

لیڈی - وہ میرے شناسا تھے لیکن اسقدر گہرے دوست نہ تھے جس بنا پر انکا تمام وکمال حال معلوم کرسکتی - انھون نے امریکہ کے امپیریل ہوٹل سے دعوتی ٹیلیگرام بھیجا تھا -

ہارلی - کیا مہربانی فرماکر آپ اپنے نام سے آگاہ کرسکتی ہین -

لیڈی - میرا نام مس لوئسی ڈی کرولیس ہے -

ہارلی - مجھے یقین تھا آپ سے مسٹر فریڈرک سلبی کی نسبت بہت سی باتین معلوم کرسکونگا ، مثلاً وہ کس درجہ کے آدمی تھے ملازمت پیشہ تھے یا تاجر - لندن آنے کا کیا سبب تھا -

لوئسی - مجھے اُن سے زیادہ رسم وراہ نہ تھی - سال گذشتہ موسم بہار کے موقعہ پر وہ لندن مین تھے جب ہی دو تین مرتبہ انکے ساتھ کھانے کا اتفاق ہوا تھا اس سے زیادہ انکے متعلق کچھ نہین جانتی -

ہارلی۔ غالباً ٹیلیگرام ملنے کے قبل بھی آپ سے اُن سے خط وکتابت ہوا کرتی ہوگی۔
لوسی۔ میرے انسے خط وکتابت نہ تھی نہ کبھی مین نے ان سے پتہ دریافت کرکے اس بات کی خواہش کی۔

ڈیٹکٹیو انسپکٹر ہارلی نے خیال کیا مس لوئس ڈی کرولیس کی سب باتین غلط اور بے بنیاد ہین کیا یہ ممکن ہو بغیر رواسم دوستانہ کوئی شخص ممالک غیر سے بذریعۂ تار ضیافت دے یہ امر بھی قابل تسلیم نہین کہ لوسی مسٹر فریڈرک سبلی کے انگلینڈ آنے کے اغراض ومقاصد سے ناواقف ہو تاہم یہ نہ سمجھ سکے کہ لوسی ان امور پہ کیون پردا ڈالے رکھنا چاہتی ہو جن سے کماحقہ آگاہ ہے۔

ہارلی۔ "کچھ سونچکر" شاید آپ خون کے مقدمہ مین اپنا نام شامل کرنا پسند نہین فرماتین۔
لوسی۔ "کسی قدر مسکراکر" مجھپر کیا منحصر ہے کوئی شریف خاتون اسے پسند نہ کریگی لیکن اس سے یہ مطلب نہ نکالئے گا کہ محض اس خوف سے مین وہ باتین نہین ظاہر کرتی جو آپکو اس معاملہ مین مدد پہنچا سکتی ہین۔ آپ یقین مانین یا نہ مانین مین سچ عرض کرتی ہون مجھے اُس سے زیادہ علم نہین جو بیان کرچکی ہون۔

ہارلی۔ "سوچتے ہوے" میڈم شاید مجھے آئندہ آپ سے ملنے کی ضرورت پڑے اس لئے آپکا پتہ معلوم کرنا چاہتا ہون کیا آپ مہربانی فرماکر میری یہ درخواست قبول کرین گی۔
لوسی۔ مین ڈیوک آف پورٹس موتھ کے مکان مین رہتی ہون۔
ہارلی۔ "نوٹ بک پر پتہ لکھکر" میڈم مین آپکا مشکور ہون اور اس زحمت دہی کی معافی چاہتا ہون۔ امید ہو اگر آپکو مسٹر فریڈرک سبلی کے متعلق کوئی نئی بات معلوم ہوگی تو مجھے ضرور مطلع فرمائین گی۔

باب ۲

ہکٹر گریہم

سر گیا سر سے تری زلف کا سودا نہ گیا
دل گیا دل سے مگر داغ تمنا نہ گیا
(خنجر لکھنوی)

مس لوسئی ڈی کر دلیس سے زیادہ حال معلوم نہ ہونے کے خیال سے مسٹر ہارٹی رخصتی سلام کر کے کمرے سے نکلکر آفس مین چلے گئے۔

انکے جانے کے بعد مس لوسئی باہر نکلی اور آفس مین پہنچکر ہیڈ کلرک سے ایک گاڑی منگا دینے کی خواہش کی اس کے حکم کی فوراً تعمیل کی گئی - ایک فٹن گاڑی ہوٹل کے صدر دروازے سے آلگی - مس لوسئی کا چہرا تمتمایا ہوا تھا گو اسنے اندرونی پریشانیون کو دبا کر بہت کچھ حالت سنبھال لی تھی تاہم کبھی کبھی ماتھے کی شکنین دلی اضطراب کی پردہ دری کر دیتی تھین۔

مختلف اخبارون کے کئی رپورٹر تازی خبرین معلوم کرنے کے لئے ہوٹل مین ادھر ادھر ٹہل رہے تھے ان مین سے بعضون نے مس لوسئی کا تعاقب بھی کیا حالانکہ اسنے کھلے الفاظ مین ان لوگون کو مطلع کر دیا تھا کہ آپ لوگ بیکار اپنا وقت ضایع کرتے ہین مجھ سے اس معاملے مین کچھ معلوم نہ کر سکین گے لیکن کسی نے اس کی بات پر اعتنا نہ کی۔

مس لوسئی ڈی کر دلیس گاڑی پر سوار ہو کر ایک طرف روانہ ہوئی - تھوڑا ہی راستہ طے ہوا تھا کہ اسے خیال پیدا ہوا مبادا کوئی میرا تعاقب نہ کر رہا ہو - اسنے کھڑکی سے سر نکال کر دیکھا دو گاڑیان تیزی سے تعاقب کر رہی تھین اسکا ارادہ کہین اور جانے کا تھا لیکن پیچھا کرنے والون کی وجہ سے وہ ارادہ فسخ کر دیا اور کوچبان کو پکار کر حکم دیا۔

لوسئی - کوچبان گاڑی ہارڈ اسٹورس لے چلو۔

حکم کے مطابق گاڑی راستے طے کرتی ہوئی ہارڈ اسٹورس پہنچگئی گاڑی سے اترکر لوسئی نے دیکھا تعاقب کرنے والی گاڑیان دکھائی نہین دیتی ہین اسنے اپنے بٹوے سے چند نقرئی سکے نکالکر گاڑی بان کو دیکر کہا۔

لوسٹی - " یہ تمہارا کرایہ اور یہ انعام ہے تمھین ایک گھنٹہ یہان ٹھہر کر میرا انتظار کرنا چاہئے اگر اس درمیان مین اپنے کام سے فارغ ہو سکی تو اسی گاڑی پر واپس چلونگی -

وہ جواب کا انتظار کئے بغیر وہان سے ایک طرف روانہ ہوئی تھوڑی دور چل کر ایک دوسرے راستے پر ہولی اور کئی گلیان اور سڑکین طے کرتی ہوئی ایک گاڑی کے اڈے پر پہنچی اور ایک خوبصورت سی گاڑی کرایہ کر کے پیل میل اسٹریٹ پہنچگئی -

یہان ایک عالیشان کلب تھا جہان خوش باش بیفکری سے کھیل تماشون کے مشغلون سے دل بہلایا کرتے تھے -

کلب کے دروازے پر گاڑی رکوا کر اتر پڑی اور کلب کے دربان کو ایک کارڈ دیکر کہا -

لوسٹی - لو اس کارڈ پر جن صاحب کا نام لکھا ہے انھین یہ کارڈ دیکر کہو مہربانی فرما کے مجھے ابھی بلجائین -

دربان سلام کر کے چلا گیا ، لوسٹی برآمدے مین سراسیمگی کی حالت مین ٹہلنے لگی تخمیناً پندرہ منٹ بعد ایک لمبا تڑنگا قوی ہیکل بے ریش بدوت شخص ٹوپی ہاتھ مین لئے آموجود ہوا یہ طویل القامت شخص وضع قطع کے لحاظ سے انگلستان کا باشندہ نہ معلوم ہوتا تھا ، اسکی طرز پوشاک اور طور طریقے بتا رہے تھے کہ امریکہ کا رہنے والا ہے -

امریکن - " ہین " مس لوسٹی تم یہان کہان "

لوسٹی - مسٹر ہکٹر اسوقت میرا آنا تعجب سے خالی نہین تھین تو شائد گمان ہی نہ ہوگا - کہ مین اسوقت تمھاری جستجو مین آؤنگی لیکن ایک ضرورت نے یہان آنے پر مجبور کر دیا -

ہکٹر - امید ہے وہ ضرورت کوئی اچھی ہی ضرورت ہوگی -

لوسٹی - ہم لوگون کے متعلق کسی قدر پریشانی کی ضرورت ہے مجھے تم سے کچھ ضروری باتین کرنا ہین کچھ ہرج نہ ہو تو میرے ساتھ گاڑی پر سوار ہو لو وہین تم سے بیان کرونگی -

ہکٹر - ذرا مشکل ہے مسٹر رمبالڈ سے تاش کھیل رہا تھا ، تمھارا کارڈ دیکھکر چلا آیا - مس لوسٹی میری بازی کا رنگ بہت اچھا ہے - تھوڑی ہی دیر مین ان سے پچیس پاونڈ کی رقم جیت لونگا -

لوسٹی - " ہکٹر مین دیکھتی ہون تم تاش کے پیچھے اپنے تمام فرائض بھولے بیٹھے ہو مین اسوقت تم سے جو باتین کہنا چاہتی ہون وہ نہایت ہی ضروری اور تاش کی بازی سے

بہت زیادہ سود مند ہین۔

پس وپیش کے ساتھ ہکٹر گاڑی پر سوار ہوا لوئسی ڈی کرولیس بھی آبیٹھی - گاڑی ایک طرف روانہ ہوئی - تھوڑی دیر تک دونون خاموش رہے چند منٹ کے توقف کے بعد لوئسی ڈی کرولیس نے کہا۔

لوئسی - ہکٹر تمھین اخبار بینی کی عادت ہے یا نہین۔

ہکٹر - مجھے عادت تو نہین ہے کبھی کبھی بیکاری کی حالت مین کوئی اخبار دیکھ بھی لیا کرتا ہون - سچ تو یہ ہے یہان کے اخبارون سے نفرت ہے انکے کالم کے کالم فضولیات سے بھرے ہوتے ہین۔

لوئسی - یقین ہے تم نے یہ واقعہ تو ضرور سنا ہوگا کہ لورپول اور لنڈن کے درمیانی راستے مین اسپشل ٹرین پر ایک سنگین جرم ہوا ہے۔

ہکٹر - اس واقعہ کو لنڈن کا بچہ بچہ جانتا ہے تمھین اس سے کیا سروکار ہے۔

لوئسی - "بہت کچھ" اسپشل ٹرین کے جس مسافر کا خون ہوا ہے انکا نام مسٹر فریڈرک سلبی تھا وہ میرے ہموطن تھے انکے متعلق جسقدر معلومات مجھے ہے شائد یہان کسی اور کو نہین - انھون نے امریکہ سے مجھے ٹیلیگرام کے ذریعہ سے آج بارہ بجے شب کو کارڈینن ہوٹل مین اپنے ساتھ کھانا کھانے کے لئے مدعو کیا تھا چونکہ مین اخبارات کا مطالعہ نہین کرتی اس سبب سے انجان ہوٹل پہنچکر انکی آمد کا انتظار کرنے لگی - وقت گذر جانے پر ایک کلرک سے دریافت کیا اسنے اخبار دیدیا اس کے پڑھنے سے قتل کی خبر دریافت ہوئی اسیوقت ڈیڈ کٹیو انسپکٹر مسٹر ہارڈی نے میرا اظہار لیا اخبارات کے رپورٹرون نے پیچھا کیا ان لوگون سے جان بچا کر یہان آئی ہون۔

ہکٹر - "لوئسی" یہ مسٹر فریڈرک سلبی کون تھے اور تمھین دعوت دینے کا کیا سبب تھا۔

لوئسی - کئی برس پیشتر فریڈرک سلبی واشنگٹن گورنمنٹ کے آفس مین ملازم ہوئے تھے چونکہ دانشمند و معاملہ فہم آدمی تھے روزانہ کچھ نہ کچھ ترقی کرنے لگے اس زمانے مین کبھی کبھی مجھے خط لکھا کرتے تھے - ایک مرتبہ انگلینڈ آکر مجھ سے ملے تھے انھون نے بیان کیا تھا مین پولٹیکل ضرورت سے سینٹ پیٹرس برگ اور برلن گیا تھا اور یہان بھی آیا ہون - وہ اس سے قبل کبھی لنڈن نہین آئے تھے - اس لحاظ سے یہان بالکل اجنبی تھے صرف اسیوجہ سے

انھون نے کبھی کبھی مجھ سے مدد حاصل کی تھی بس اسی سے مین نے اس مرتبہ بھی انکے آنے کا سبب معلوم کرلیا ہو-

ہکسٹر- کیا تم بتا سکتی ہو وہ یہان کیون آرہے تھے انکے ہاتھ مین کیا کام تھا آیا ہم لوگون کے مخالف تھے یا موافق نیز اس قتل کا راز معلوم کرنے کو پولیس بھی بیچین ہو-

لوئیسی - پولیس ایک شمہ حال بھی بغیر میری امداد کے معلوم نہین کر سکتی کیا تم نے وہ نوٹ نہین پڑھا جو اس راز کے متعلق ہے پولیس نے امریکہ کئی تار روانہ کئے لیکن جواب شافی نہ ملا کسی نے یہ بھی نہ بتایا فریڈرک سبلی کون تھا تاہم مین نے طے کرلیا ہو اس معاملہ مین تھوڑا بہت حال تم سے بیان کردون - مسٹر فریڈرک سبلی جن اغراض کی بنا پر سینٹ پٹرس برگ اور برلن گئے تھے اسی بنا پر یہان بھی آرہے تھے انکے ہاتھ مین امریکن گورنمنٹ کا نہایت ضروری اور اہم کام تھا-

ہکسٹر- متعجب ہوکر،، مس لوئیسی تم کیا کہہ رہی ہو امریکن گورنمنٹ بھلا اسکے سپرد ملکی خدمات کرسکتی ہو-

لوئیسی - مسکراتے ہوئے،، تھین اپنی معاملہ فہمی پر بڑا ناز تھا افسوس اپنے گھر کی خبر بھی نہین یہ مسئلہ بہت زیادہ اہمیت نہین رکھتا اکثر کام ایسے ہین جو گورنمنٹ ڈاک کے ذریعہ سے نہین بھیجتی بلکہ مزید احتیاط کے طور پر اپنے سفیر کی معرفت بھی طے کرنا نہین چاہتی وہی کاغذات جن مین مذکورہ بالا قسم کے کام ہوتے ہین - گورنمنٹ اکثر غیر معروف اور معمولی آدمیون کی معرفت روانہ کرتی ہو-

ہکسٹر- مین جانتا ہون بعض گورنمنٹین اس طرح کی چالین کھیلا کرتی ہین مگر واشنگٹن گورنمنٹ کی نسبت یہ پہلا ہی واقعہ ہے بشرط تمھارا بیان سچ بھی ہو-

لوئیسی - یہ صحیح ہو امریکن گورنمنٹ کا یہ مسلک نہ تھا لیکن اسنے متواتر دہوکا کھانے سے اپنی روش بدل دی ہو- آجکل عجیب ہلچل مچی ہوئی ہے ہر سلطنت اپنی اپنی قوت بڑھا رہی ہے - امریکہ نے بھی فوجی طاقت بہت زیادہ بڑھائی ہو کہا نہین جاسکتا آئندہ کیا ہونیوالا ہو-

ہکسٹر- مس لوئیسی تم نے جسقدر خیالات ظاہر کئے سب تو صحیح نہین مانے جاسکتے لیکن یہ امر حیرت انگیز ہے کہ عورت ہوکر ملکی معاملات مین عقل آرائی کرتی ہو یہی سبب ہو کہ نیویارک

اور آئرلینڈ کے کارکنون نے تمھین خوشنودی مزاج کا سارٹیفکٹ دیا ہی تم دولت امریکہ کی سچّی خیرخواہ ہو اس بنا پہ کہا جا سکتا ہی تمھارا اختر اقبال آسمان ترقی پہ جگمگا رہا ہے مین اس زمانے کو اپنی آنکھون سے دیکھ رہا ہون، جب سیاسی محکمہ جات مین عورتین زبردستی گھس پل کر جگہ کرلین گی، فوج مین اعلیٰ اعلیٰ عہدے پائینگی اور میدان جنگ مین قلعہ شکن گولون کے بدلے نگاہون کے بان اور کھنچے ہوئے ابرون کی تلوارین چلین گی اسوقت ہم لوگ تمسے شادیان کرکے خوش و مسرور ہونگے۔

لوسی - خیر یہ باتین تو پھر ہوتی رہین گی مجھے اسوقت مسٹر فریڈرک سیلبی کی نسبت جو کہنا ہی سن لو۔

ہکٹر - پیاری مس لوسی تمھاری باتین عجیب بلکہ عجیب تر ہین امریکن گورنمنٹ کا معمولی آدمیون کی معرفت کسی ملکی معاملات کے متعلق پیام بھیجنا عقل نہین قبول کرتی لیکن چند وجوہ سے تمھین غلط بیانی کا الزام بھی نہین دیسکتا - کوئین روز فاسٹر کے کپتان اور لورپول کے اسٹیشن ماسٹر کا اسقدر فریڈرک کی مدد کرنا بتا رہا ہی ضرور اسے کسی ایسے شخص سے تعلق تھا جو ان باتون پر قدرت رکھنے والا ہی۔

لوسی - اسپشل ٹرین پر قتل کی واردات ہونا بھی ظاہر کرتا ہی کہ ضرور انکے پاس پرائیوٹ کاغذات تھے اور انکا قاتل بھی وہی شخص ہو سکتا ہی جسے ان معاملات سے تعلق ہوگا، بہرحال اسمین شک و شبہ نہین کہ مسٹر فریڈرک کسی خفیہ خدمت کو انجام دینے کی غرض سے انگلینڈ آرہے تھے کیونکہ جب وہ سینٹ پیٹرس برگ اور برلن سے اپنی خدمات انجام دیکر واپس ہوئے تھے اسی زمانے مین مجھسے ان سے ملاقات ہوئی تھی اسوقت بھی انھون نے سرکاری کامون مین مجھسے امداد طلب کی تھی - مین نے نہایت ہوشیاری سے انکا دیا ہوا پیکٹ مسٹر گرہم سفیر امریکہ کی خدمت مین پیش کردیا تھا۔

ہکٹر - تعجب ہے میری سمجھ مین نہین آتا جب مسٹر فریڈرک خود لنڈن آئے تھے تو مسٹر گرہم تک جاتے ہوئے کونسا امر مانع تھا۔

لوسی - ہان مجھے بھی تمھاری طرح تعجب ہوا تھا اور ان سے سوال بھی کر بیٹھی تھی جس کے جواب مین انھون نے کہا تھا مجھے مسٹر گرہم یا انکے آفس کے کسی ملازم سے ملنا مناسب نہین لوگ مشکوک ہونگے لہذا کسی ایسے شخص کی ضرورت ہی جو امریکن سفیر سے کوئی تعلق نہ

رکھتا ہو لیکن امریکن گورنمنٹ کا وفادار رعایا ہو اسکی معرفت اب اور آئندہ بھی ایسے خدمات انجام پاتے رہینگے۔

ہکسٹر۔ یہ سب سچ ہو لیکن تمھارے علاوہ اور بھی بہت ایسے شخص ملینگے جو ان کامون کو آسانی سے کر سکتے ہین تم مین کیا خصوصیت تھی جو فریڈرک سلبی نے ہزارون آدمیون مین صرف تھین انتخاب کیا۔

لوسی۔ یہ ابھی سمجھائے دیتی ہون مسٹر گرہم کی پہلی بی بی سے اور مجھ سے بیحد دوستی تھی جب تک وہ زندہ رہین میری آمد و رفت جاری رہی اس لئے میرا وہان جانا لوگون کو مشکوک نظر نہ آئیگا محض اس بنا پہ میرا انتخاب ہوا اور آج بھی کسی خفیہ کام کے لئے کارونیشن ہوٹل مین میری دعوت تھی۔

ہکسٹر۔ بس مین تمھارا مطلب سمجھ گیا مگر یہ تو بتاؤ مسٹر گرہم سے ملاقات ہونے پر کیا کیا ان سے کہہ سکتا ہون

لوسی۔ یہ تمھاری مصلحت پر منحصر ہے جو جو مناسب خیال کرو کہدو۔

باب ۳

مسٹر اسٹنٹین

کھویا گیا تجسس جاناں مین اس طرح
تا عمر اپنی آپ رہی جستجو مجھے
(اختر لکھنوی)

کوئن روز نا سٹر کے پسنجر لورپول سے میل ٹرین پر سوار ہو کر لندن پہنچے تو انہین پلیٹ فارم پر بہت سے نامہ نگار اور ڈیٹکٹو پولیس کے آدمی ملے جو مسٹر فریڈرک سلبی کے متعلق جدید معلومات حاصل کرنے کی امید پر آئے تھے انھون نے تمام مسافرون کو مقتول کے حال سے اُسی طرح ناواقف پایا جیسا خود تھے۔ ایوننگ کا مبٹ کے نامہ نگار نے کمال دانشمندی سے ایک مسافر کو پہچان لیا جو مسٹر فریڈرک سلبی کے واقعات بتا سکتا تھا وہ مسٹر اسٹنٹین سے ملا اور بیان کیا۔

مجھے لورپول اسٹیشن سے ٹیلیگرام ملا ہے کہ آپ مسٹر فریڈرک کا حال بتا سکتے ہین وہ آپ اُنکے ہم سفر اور ہم وطن ہین۔ مسٹر اسٹنٹین نے ہزار طرح سے اپنا پیچھا چھڑانا چاہا لیکن نامہ نگار ہاتھ دھو کر پیچھے پڑگیا۔

اسٹنٹین۔ آپکا یہ خیال اتنا صحیح نہین جتنا آپ سمجھے ہوئے ہین مسٹر فریڈرک سلبی سے اور مجھ سے شناسائی ضرور تھی لیکن اسقدر نہ تھی کہ مین اُنکے تمام وکمال حالات سے واقف ہون بفرض محال جانتا بھی ہون تو آپ سے کیون بیان کرون۔

نامہ نگار۔ بیشک آپ پر زور نہین ڈالا جاسکتا کہ ضرور اپنی معلومات سے آگاہ کیجئے لیکن اخلاقاً دریافت کرنا بُرا بھی نہین مسٹر فریڈرک سلبی کے قرابت دار یا دوست احباب انگلینڈ مین ہین یا نہین یہ کوئی بھی نہین کہہ سکتا نہ یہی بتایا جاسکتا ہے کہ وہ کسوجہ سے انگلستان کا سفر کر رہے تھے تاہم اسپشل ٹرین پر بصد شان شوکت سفر کرنے سے احتمال ہے کہ وہ یا تو خود کوئی دولتمند شخص تھے یا کسی دولت مند کی سرکار سے متعلق تھے خیر کچھ بھی ہو لیکن آپکے ہم وطن تھے جو ہمارے ملک مین اس بیدردی سے قتل ہوگئے۔ ہم لوگ اُنکے قاتل کا

پتہ لگانے کے لئے بھیجے ہین مگر جب تک اُنکے حالات سے واقف نہ ہونگے اسوقت تک کامیابی کی کوئی صورت معلوم نہین ہوتی اگر آپ چند باتین بتا کر اپنے ہموطن کے قاتل کی تلاش مین سہولت پیدا کر دین گے تو کیا کچھ نقصان ہے۔

اسٹنٹین۔ پلیٹ فارم سے باہر ٹہلتے ہوئے "مین مسٹر فریڈرک سیلبی کی نسبت کوئی ایسی بات نہین جانتا جس سے آپ لوگ اس قتل کے متعلق کوئی مفید بات معلوم کر سکین اگر آپ میری زبانی انکے وہ حالات جو مجھے معلوم ہین سننے کے واسطے مُصر ہین تو میرے ہمراہ امریکن ہوٹل تشریف لے چلئے وہان اطمینان سے بیٹھکر جو کچھ جانتا ہون عرض کر دونگا۔

دونون آدمی ٹہلتے ہوئے اسٹیشن سے باہر نکلے اور گاڑی کرایہ کر کے قلیون سے چھت پر اسباب رکھوایا اور خود اندر بیٹھکر امریکن ہوٹل کی طرف روانہ ہوئے راستے مین مسٹر اسٹنٹین نے کہا۔

اسٹنٹین۔ آپ مسٹر فریڈرک کے متعلق مزید حالات معلوم کرنا چاہتے ہین لیکن مین نہایت افسوس سے کہتا ہون مجھ سے اُن سے بہت تھوڑی ملاقات تھی جو کچھ انکے باب مین بیان کرونگا ہرگز اس قابل نہ ہوگا کہ اخبار مین شایع کیا جائے مناسب تھا اگر آپ کسی ایسے سے ملتے جو انکی حالت سے پوری واقفیت رکھتا ہوتا۔

نامہ نگار۔ یہان اُنکی حالت سے کوئی واقف ہی نہین آپ جو کچھ بھی بیان کرین گے وہی ہمارے واسطے کافی ہے۔

اسٹنٹین۔ خیر اگر آپ مصر ہین تو مجھے بھی بیان کرنے مین عذر نہین مسٹر فریڈرک سیلبی امریکہ کے رہنے والے شریف آدمی تھے اور گورنمنٹ آفس سے تعلق رکھتے تھے انکے چال چلن اعلی تھے صرف انھین امارت کا خیال بہت زیادہ تھا نمائشی باتون کو پسند کرتے تھے انھین سرکار سے جو وظیفہ ملتا تھا اُسی مین اپنی بسر کرتے تھے انھین سیاحت کا بھی شوق تھا یورپ کے بڑے بڑے ملکون کی سیر کر چکے تھے۔ تین سال قبل جب مین اپنے فرم کے نمونے کر انگلینڈ آیا تھا اس زمانہ مین وہ بھی یہین موجود تھے مجھ سے اُن سے پہلی ملاقات اسی سرزمین پر ہوئی تھی چونکہ مین بھی اپنا کام ختم کر کے پیرس جانے والا تھا اور وہ بھی وہان کی سیر کا قصد رکھتے تھے لہذا مین نے ان سے اپنے ساتھ چلنے کی خواہش کی لیکن انھون نے اپنی عادت کے موافق اسپشل ٹرین چھڑوانے کا قصد کیا وہ ہر شخص سے ملتے

ہوئے گھبراتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انکے جاننے والے بہت کم اور شاذ ہین۔
نامہ نگار۔ تو کیا حقیقتاً وہ اسقدر دولتمند تھے۔
اسٹنٹین۔ عرض تو کرتا ہون وہ گورنمنٹ آفس مین ایک کلرک تھے لیکن پھر بھی اپنی ظاہری حیثیت امیرون کی طرح بنائے رکھتے تھے یہی واقعہ انکی عادت پر روشنی ڈالنے کو کافی ہو کہ کوئن روز فاسٹر پر رہکر بندرگاہ پہنچنے کا انتظار نہ کرسکے۔ کسی نہ کسی طرح اترکر اسپشل ٹرین سے لندن روانہ ہوگئے۔ جب تک جہاز مین رہے کبھی اپنے کیبن سے باہر نہ آئے شاید ایک آدہ بار چند منٹ کے واسطے ڈک پر آئے ہون تو آئے ہون، عام مسافرون کی طرح انھون نے کسی سے بات چیت بھی نہ کی۔ ہر وقت اپنے کمرے مین تنہا بیٹھے رہے ایک یا دو بار مین نے انھین جہاز کے خلاصیون سے کہتے ہوئے سنا ہو کہ مین نے لندن مین ہفتہ کی شام کو ایک حسین لیڈی کی دعوت کی ہو جس طرح بھی ممکن ہوا ٹھیک ٹائم پہ پہنچنے کی کوشش کرونگا شاید اسی وجہ سے اسپشل ٹرین بھی چھڑوائی ہو۔
نامہ نگار۔ سنا جاتا ہے انکے پاس واشنگٹن جہاز کمپنی کے افسر اعلیٰ اور نیز کسی باثر شخص کے خطوط بھی تھے جو انھون نے مطلب برآری کے لئے ایک جہاز کے کپتان کو اور دوسرا لورپول کے اسٹیشن ماسٹر کو دیا تھا ان خطون مین کیا عبارت تحریر تھی یہ معلوم نہ ہوسکا۔
اسٹنٹین۔ یہ تو کوئی مشکل مسئلہ نہین مسٹر فریڈرک سبھی افسرون کو خوش رکھنے کے طریقون سے آگاہ تھے اور امریکہ مین بہت زیادہ سفارشین کارآمد ہوا کرتی ہین، کیا عجب ہو مسٹر فریڈرک نے احتیاطاً چند سفارشی خطوط حاصل کرلئے ہون۔
نامہ نگار۔ مسٹر اسٹنٹین آپکی عنایت کا مشکور ہون آپ سے مجھے مفید وجدید حالات معلوم ہوئے۔ صرف ایک بات اور دریافت کرنا چاہتا ہون وہ یہ کہ کیا مسٹر فریڈرک کا کوئی مخالف بھی تھا ان سے کسی سے چشمک تھی یا نہین۔
اسٹنٹین۔ جناب من آپکا یہ گمان غلط ہو کہ محض عداوت ہی کی بناء پر خون کیا جاتا ہو اگر واقعات عالم پر نظر ڈالئے تو بکثرت نظیرین مل سکتی ہین کہ لوگون نے بغیر کسی پرخاش کے صرف روپیہ حاصل کرنے کی آرزو مین اکثر خون کئے ہین۔ مسٹر فریڈرک بھی یقینی روپیہ کی وجہ سے مارے گئے گو اخبارات مین انکے پاس روپیہ کم نکلنے کی خبر شایع ہوئی ہین لیکن مین کبھی تسلیم نہ کرونگا کہ انکے پاس روپیہ نہ تھا جو شخص اسٹرایہ

کرکے اپنے دیگر ہمسفرون سے پہلے کنارے پر آئے جو دو گھنٹے انتظار نہ کرکے اسپشل ٹرین چھڑوالے اسکے پاس روپیہ نہ ہو یہ تو بالکل عجیب بات ہے۔ البتہ یہ امر تعجب سے خالی نہین کہ اسقدر تیز جانے والی ٹرین پر قاتل کیونکر پہنچگیا اور اپنا کام کرکے کہان اور کیونکر اُتر گیا شائد چند روز مین آپکے یہان کی پولیس ان واقعات کو تاریکی سے نکال کر روشنی مین لے آئے گی۔

باب ۳

دریافت حال

عرض کرتا ہون جو حال دل مضطر تو وہ شوخ
چٹکیون مین مجھے ہنس ہنس کے اُڑا دیتا ہے
(خنجر لکھنوی)

مسٹر اسٹنفیلٹن کی مدلل باتین ایسی نہ تھین جو رپورٹر انکین تسلیم کرنے مین پس و پیش کرتا اسنے سوچا یہ باتین خلاف قیاس نہین، روپیہ کی طرح مین اکثر ایسے واقعات ہوتے رہتے ہین تاہم اسے اور بھی بہت کچھ دریافت کرنے کی امید تھی مگر مسٹر اسٹنفیلٹن سے زیادہ باتین نہ معلوم ہونے کا یقین کرکے وہ ان سے رخصت ہوکر اخبار کے دفتر مین آیا۔

شام کے اخبار مین اسکا آرٹیکل بہت زور مین شایع ہوا وہ باتین جو مسٹر اسٹنفیلٹن کی زبانی دریافت ہوئی تھین سارے لنڈن مین مشہور ہوگئین۔ شوقین طبع حضرات جو اس واقعہ کی معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے ان باتون سے اور زیادہ متعجب ہوئے اخبار بکثرت فروخت ہوا۔ نامہ نگار کا لکھا ہوا آرٹیکل مسٹر ہارلی ڈیڈیکٹو انسپکٹر نے پڑھا انکے دل مین بھی مسٹر اسٹنفیلٹن سے ملاقات کرنے کی ہوس پیدا ہوئی وہ اسیوقت امریکن ہوٹل پہنچے۔

اسوقت مسٹر اسٹنفیلٹن غسل کرکے کپڑے بدل چکے تھے اور آئینہ کے سامنے کھڑے کنگھی کر رہے تھے کہ مسٹر ہارلی داخل ہوئے اور بعد صاحب سلامت کے کہا۔

ہارلی۔ ہان اسطرح بغیر اطلاع آپکے یہان آنے کی معافی چاہتا ہون چونکہ معاملہ کی تحقیقات کی تعجیل ہے اس لئے اطلاع دینا طول عمل معلوم ہوا۔ مین گورنمنٹ برطانیہ کے محکمہ پولیس

کیجا تب سے بھیجا گیا ہون معتبر ذریعون سے معلوم ہوا ہے آپ مسٹر فریڈرک سلبی کو جانتے ہین شاید آپنے سنا ہوگا وہ اسپشل ٹرین پر لنڈن آرہے تھے کسی بدمعاش نے اثنائے راہ مین اسپشل ٹرین پر چڑھ کر انہین بیرحمی سے قتل کردیا۔

اسٹنٹیٹن۔ "ہان مین نے یہ واقعات سُنے ہین اور مسٹر فریڈرک سلبی کو بھی کسی قدر جانتا ہون اسی علم کی بدولت لنڈن آتے ہی مصیبت مین پھنس گیا ہون اسٹیشن ہی سے رپورٹرون نے جان ضیق مین کردی ہے۔ حال بیان کرتے کرتے دماغ پریشان ہوگیا ہے۔

ہارلی۔ جی ہان مجھے معلوم ہے مین نے وہ اخبار دیکھا ہے جس مین آپ کا حوالہ دیکر آرٹیکل شایع کیا گیا ہے۔

اسٹنٹیٹن۔ "بس وہی کافی ہے جسقدر مجھے معلوم تھا سب بتادیا اس سے زیادہ کچھ نہ بتا سکون گا۔

ہارلی۔ اس بیان سے قاتل کا پتہ چلنا تو بہت مشکل ہے۔

اسٹنٹیٹن۔ اس کا کیا علاج مین جسقدر جانتا تھا ایک مرتبہ نہین سیکڑون مرتبہ بیان کرچکا ہون۔

ہارلی۔ "مین صرف یہ پوچھنا چاہتا ہون وہ کیا کام کرتے تھے۔

اسٹنٹیٹن۔ یہ تو مین پہلے ہی بیان کرچکا ہون وہ امریکن گورنمنٹ کے آفس مین ملازم تھے۔

ہارلی۔ میرا مطلب ہے انکے متعلق کیا کام تھا کس محکمہ مین ملازم تھے۔

اسٹنٹیٹن۔ "صحت کے ساتھ بتانا تو مشکل ہے گمان ہوتا ہے صیغۂ آبکاری مین کام کرتے تھے۔

ہارلی۔ مہربانی فرماکر کیا آپ بتاسکتے ہین وہ پرائیوٹ خدمات بھی بجالاتے تھے یا نہین۔

اسٹنٹیٹن۔ نہین میرا جہان تک خیال ہے وہ بہت کھرے آدمی تھے بکھیڑون کے کام مین ہاتھ لگانا پسند نہ کرتے تھے انکے مزاج مین امارت بھی تھی شان وشوکت کے دلدادہ تھے

ہارلی۔ کم ازکم یہ تو ضرور ہی معلوم ہوگا انگلینڈ کس غرض سے آرہے تھے۔

اسٹنٹیٹن۔ گو اس سفر مین ہم اور وہ ایک ہی جہاز سے آرہے تھے تاہم ان سے ملاقات کی نوبت نہین آئی کیونکہ وہ شاذ ہی اپنے کیبن سے نکلتے تھے۔

ہارلی۔ آپنے رپورٹر سے اپنا خیال ظاہر کیا تھا مسٹر فریڈرک سلبی روپیہ کی وجہ سے مارے گئے لیکن اخبارون مین جو رقم انکے پاس سے برآمد ہونا لکھا ہے کیا اُس سے زیادہ رقم انکے پاس تھی۔

اسٹنٹیٹن۔ ہان مین وثوق سے کہہ سکتا ہون انکے پاس اس سے زیادہ رقم تھی جب تک وہ جہاز پر رہے انکا روپیہ جہاز کے خزانچی کے پاس امانتاً جمع رہا اور جب وہ آنے لگے تو اپنا روپیہ واپس لیا لیکن تعداد بتانا مشکل ہے۔

ہارلی۔ "چلنے کے واسطے کرسی سے اُٹھکر" مین خیال کرتا ہون ابھی چند روز لندن مین آپکا قیام رہے گا۔

اسٹنٹیٹن۔ ایک ہفتہ اور رہونگا، اپنے کارخانے کے نمونے یہان کے تاجرون کو دکھانا ہین اس کے بعد پیرس جاؤنگا اگر آپکو ضرورت ہو تو پیرس کے کنگ ہوٹل مین مجھ سے ملئے گا لیکن یہ واضح رہے مسٹر فریڈرک سلبی کے متعلق اس سے زیادہ کچھ نہین جانتا جو عرض کر چکا ہون۔

ڈیٹیکٹیو انسپکٹر مسٹر ہارلی سے رخصت ہوکر ہوٹل سے نکل گئے۔ ہنوز مسٹر جیمس اسٹنٹیٹن کرسی پر بیٹھنے بھی نہ پائے تھے کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی انھون نے اُٹھکر دریافت کیا کون ہے معلوم ہوا کوئی شخص کہتا ہے آپ مہربانی کرکے سات بجے شام کو اپنے کمرے مین رہین ملاقات کا ٹائم معلوم کرکے وہ کرسی پر آکر بیٹھے ہی تھے کہ بوائے نے ایک کشتی مین کسی کا کارڈ لاکر دیا مسٹر اسٹنٹیٹن نے کارڈ دیکھا اسپر لکھا تھا "مس لوسٹی ڈی کرویس" انھون نے ناگواری کے ساتھ کہا۔

اسٹنٹیٹن۔ انہین کمرے مین بٹھاؤ مین آتا ہون۔

بوائے۔ لیڈی صاحبہ کے ساتھ ایک صاحب اور بھی ہین انکا کارڈ اس کارڈ کے نیچے ہے۔

مسٹر جیمس اسٹنٹیٹن نے دوسرا کارڈ نہین دیکھا تھا بوائے کے کہنے سے اوپر والا کارڈ ہٹاکر دیکھا دوسرے کارڈ پر سر ولیم برنیڈ لکھا ہے۔ لوگون کے آنے سے نہایت پریشان ہوئے اور متفکرانہ لہجے مین زیرلب بول اُٹھے یہ کون صاحب ہین۔

بوائے۔ حضور یہ دونون صاحب ایک ہی گاڑی پر آئے ہین۔

اسٹنٹیٹن۔ اُنھین بٹھاؤ مین ابھی آتا ہون۔

لوسی کے جانے کے بعد کچھ دیر تک مسٹر جیمس اسٹنیٹن سر جھکائے کچھ خیال کرتے رہے پھر سگرٹ کیس نکال کر ایک سگار سلگایا اور منہ سے دھوئیں کے لچھے نکالتے ہوئے مس لوسی ڈی کروئیس اور سر ولیم برینڈ کے پاس پہنچے اور مصافحہ کے بعد ایک کرسی پر بیٹھ گئے۔

سر ولیم برینڈ۔ ہم لوگ معافی چاہتے ہیں ناوقت آکر آپکے کاموں میں مخل ہوئے ہیں چونکہ میری عزیز دوست مس لوسی ڈی کروئیس آپکی ملاقات کی خواہشمند تھیں اس لئے آپکو زحمت دی گئی ہے۔

لوسی۔ آپ کو شاید ہم لوگونکا آنا نہایت شاق گذرا ہوگا۔

اسٹنیٹن۔ مس صاحبہ آپ اس خیال سے محجوب نہ ہوں کہ میرے کاموں میں ہارج ہوئی ہیں۔ مجھے آپ سے مل کر بیحد خوشی ہوئی، فرمائے تشریف آوری کا کیا باعث ہے۔

لوسی۔ ابھی ایک اخبار دیکھنے سے معلوم ہوا ہے آپ مسٹر فریڈرک سلبی کے متعلق کافی معلومات رکھتے ہیں، صرف اس غرض سے تکلیف دی ہے شاید کوئی نئی خبر معلوم ہو جائے۔

اسٹنیٹن۔ میں حیران ہوں آپ سے کیا بات کہوں جو نئی ہو۔ جو کچھ جانتا تھا اخبار کے رپورٹر اسکاٹلینڈ وارڈ کے ڈیٹکٹو انسپکٹر مسٹر ہارلی سے بیان کرچکا ہوں۔ میرا گمان ہے شاید آپ سے اور مقتول مسٹر فریڈرک سلبی سے دوستانہ روابط تھے۔

لوسی۔ آپکا خیال درست ہے مجھے مسٹر فریڈرک سلبی کی خدمت میں نیاز حاصل تھا انکے دفعتاً قتل ہو جانے سے روحانی صدمہ ہوا ہے آج شام کے اخبار میں آپکے حوالہ سے ایک مضمون شایع ہوا ہے اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے آپنے وہ تمام باتیں رپورٹر سے نہیں بتائی ہیں جو آپ کو معلوم ہیں تاہم آپکو الزام نہیں دیا جاسکتا۔ بہت ایسے راز ہوتے ہیں جو بیان کرنا مناسب نہیں۔

اسٹنیٹن۔ درست ہے۔ میں نے مسٹر فریڈرک سلبی کو کہتے سُنا تھا۔ لندن میں ایک لیڈی کے ساتھ کھانا کھانا ہے کیا وہ آپ ہی ہیں۔

لوسی۔ جی ہاں وہ میں ہی ہوں انھوں نے امریکہ سے مجھے تار دیا تھا افسوس لندن پہنچنے کے پہلے ہی قتل کر ڈالے گئے، مہربانی فرما کر آپ جو کچھ جانتے ہوں بیان کر کے مطمئن فرمائیے۔

اسٹنیٹن - نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے میں اس سے زیادہ نہیں جانتا جو ایوننگ کا موٹ میں شایع کیا گیا ہو پھر بھی لوگون کا گمان ہے مسٹر فریڈرک سبلی میرے گہرے دوست تھے میں انکی نسبت بہت کچھ جانتا ہون حالانکہ یہ سراسر غلط ہو۔

لوسی - آپکے بیان سے معلوم ہوتا ہو لوگون نے آپکو زچ کر دیا ہو۔

اسٹنیٹن - کیا عرض کرون جسوقت سے آیا ہون کھانے پینے کی بھی مہلت نہیں۔

لوسی - تقریر کا رُخ بدلکر، مسٹر فریڈرک سبلی نہایت خوش خلق آدمی تھے وہ میرے ہمسایہ بھی تھے - جب مین امریکہ مین رہتی تھی اس زمانے مین میرا سن بہت کم تھا لیکن انھین دنون مین مجپر انکے اخلاق نے خاصہ اثر کیا تھا۔

اسٹنیٹن - اس زمانے کا حال تو نہین جانتا جب سے مجھ سے ملاقات ہوئی ہے مین نے انھین عجیب قسم کا آدمی پایا وہ کسی سے ملنا جلنا پسند نہ کرتے تھے کوئن روز فاسٹر پر بیشمار مسافر تھے لیکن مشکل سے دو تین آدمیون نے انھین دو ایک بار اپنے کیبن سے نکلتے دیکھا ہوگا۔

سر ولیم برینڈ - معلوم ہوتا ہے وہ نہایت گھُنے اور خلوت پسند آدمی تھے۔

اسٹنیٹن - آپکا خیال صحیح ہے وہ زیادہ بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے انکے مزاج مین انتہا کی خلوت پسندی تھی اُنکی ملازمت کو دس بارہ سال سے زیادہ زمانہ نہین گذرا تھا اور ابھی وہ کافی مدت تک محنت کرنے کے قابل تھے تاہم اُنھین پنشن حاصل کرنیکی بڑی آرزو تھی۔

ولیم برینڈ - امریکن باشندے اکثر اسی قسم کے ہوتے ہین لنڈن والے ہمیشہ ہنسی مذاق مین بسر کرتے ہین - بعض امریکن جب پیرس پہنچتے ہین تو انکے معاشرت مین بھی انقلاب ہو جاتا ہے - مسٹر فریڈرک سبلی اگر کچھ روز یہان رہتے تو غالبًا ہم لوگون کو انکی خاموش زندگی پر ریمارک کرنے کا موقعہ نہ ملتا - میرا خیال ہو کسی دشمن نے انھین موقعہ پاکر ہلاک کر دیا ہے۔

اسٹنیٹن - مین اس خیال کی مخالفت کرونگا وہ ایسے شخص ہی نہ تھے جو کوئی شخص انکی مخالفت پر آمادہ ہوتا۔

لوسی - کیا یہ ممکن نہین، بمقتضائے بشریت انسے اور کسی سے شکر رنجی ہو گئی ہو۔

اسٹنیٹن - جہانتک میرا خیال ہو انکا کوئی دشمن نہ تھا - بڑے افسوس کی بات ہو یہان کی پولیس
ابتک پتہ نہ لگا سکی اگر امریکہ کی پولیس یہان ہوتی تو ابتک قاتل گرفتار ہو چکا ہوتا -
سر ولیم برینیڈ - سمجھ مین نہین آتا انکے قتل کا کیا باعث ہوا یہ تو یقین نہین کیا جا سکتا کہ ڈاکو ون
نے صرف روپیہ کی لالچ سے انکی جان لی کیونکہ لاش کی تلاشی لینے پر جیبون سے روپیہ کافی
تعداد مین برامد ہوا اگر روپیہ ہی ہلاکت کا باعث ہوتا تو انکی جیبین خالی ہونا چاہیے تھین -
اسٹنیٹن - مجھے یقین کامل ہو روپیہ ہی انکی موت کا سبب ہوا، ممکن ہو قاتل کو اتنا موقعہ
نہ ملا ہو کہ انکی جیبون سے روپیہ بھی نکال سکتا، گرفتاری کے خوف سے بھاگ گیا -
لوسی - مسٹر اسٹنیٹن معاف کیجیے گا مین یہان بڑی آرزو لے کر آئی تھی میرا خیال تھا مسٹر
فریڈرک سلبی کے متعلق بہت سی نئی باتین سنونگی لیکن میری یہ تمنا پوری نہ ہوئی -
اسٹنیٹن - اس معاملے مین مین محض بیقصور ہون مجھے علم ہوتا تو بغیر عذر و حیلہ آپ سے
بیان کر دیتا -

باب ۵
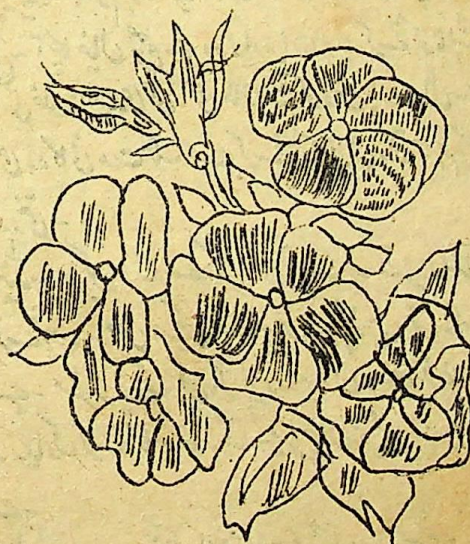
خفیہ ملاقات

اچھا ہوا کہ راہ محبت مین مٹ گئے
دو دن کی زندگی کا بھی کچھ اعتبار تھا (خنجر لکھنوی)

مس لوسی ڈی کرولیس اور سر ولیم بنیڈ کو رخصت کرکے مسٹر جیمس اسٹنٹن جب اپنے کمرے مین واپس آئے اسوقت کلاک کے سات بجائے تھے وہ کرسی پر بیٹھکر مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم کا انتظار کرنے لگے۔

تخمیناً پانچ منٹ بعد وہ کمرے مین داخل ہوئے اور پشت کیجانب سے مسٹر جیمس اسٹنٹن کے شانے پر ہاتھ رکھکر کہا۔

ہکٹر۔ اگر میرا قیاس غلطی نہین کرتا ہو تو غالباً آپ ہی کا نام مسٹر جیمس اسٹنٹن ہو۔

اسٹنٹن۔ رچرڈ ہکٹر گرہم کی طرف دیکھکر ہان آپکا قیاس صحیح ہو میرا ہی نام جیمس اسٹنٹن ہے۔

ہکٹر۔ ہاتھ ملاکر آپ سے نیاز حاصل کرکے مجھے بڑی مسرت حاصل ہوئی۔

اسٹنٹن۔ کہئے آپکے آفس کا کیا رنگ ہو۔

ہکٹر۔ اور تو سب ٹھیک ہو لیکن مسٹر جان فورڈ گرہم اس واقعہ سے بہت ہی پریشان ہین کیا آپ کچھ بیان کرسکتے ہین مسٹر فریڈرک بسلی کس قسم کے کاغذات لے کر آرہے تھے۔

اسٹنٹن۔ مین اُن کاغذات کے مضمون سے آگاہ نہین ہون لیکن اسکی نقل موجود ہو۔

ہکٹر۔ کیا کوئی روز فاسٹر پر کسی مخبر نے اُنکا تعاقب کیا تھا۔

اسٹنٹن۔ مجھے اسکا بھی علم نہین فریڈرک بسلی مجھ سے بالکل الگ تھلگ رہتے تھے اور مجھ سے پہلے اسپشل ٹرین سے روانہ ہوگئے تھے وہ جو کاغذات لا رہے تھے انکو ہر وقت اپنے کوٹ کے لائننگ والی خفیہ جیب مین رکھتے تھے۔

ہکٹر۔ چارون طرف دیکھ اور اطمینان کرکے اس معاملہ مین آج سہپر کو چند خبرین

موصول ہوئی ہین اسی واسطے مسٹر جان فورڈ گرہم نے مجھے آپکے پاس بھیجا ہے - سوچتے سوچتے انکے سر مین درد ہونے لگا ہی سمجھ مین نہین آتا اس قتل کا الزام کس پر لگایا جائے نہایت پیچیدار واردات ہوئی ہے -

اسٹنٹن - ہونے والی بات ہوکر رہی اب ہمین آئندہ کی فکر کرنا چاہیے مین نے رپورٹرون اور پولیس والون سے بیان کیا ہے مسٹر فریڈرک سلبی کے پاس بہت دولت تھی اسی سے لٹیرون نے موقعہ پاکر قتل کر دیا ہے -

ہکٹر - افسوس وہ کاغذات نہایت قیمتی ہونگے مگر اب کیا ہو سکتا ہے - خیر یہ بتائیے انکی نقل کہان ہے -

اسٹنٹن - میرے پاکٹ مین محفوظ ہے اس کا پاس رہنا خطرے سے خالی نہین جب سے مسٹر فریڈرک سلبی کے قتل ہونے کی اطلاع ہوئی ہے مجھے ہر وقت خطرا ہی خطرا نظر آتا ہے -

ہکٹر - اسوقت مین آپکا خطرہ دور کرنے کے لئے یہان آیا ہون لائیے وہ کاغذات عنایت فرمائیے -

اسٹنٹن - دو منٹ تامل کیجئے ابھی اپنے سونے کے کمرے سے لئے آتا ہون -

اتنا کہکر مسٹر جیمس اسٹنٹن دوسرے کمرے مین چلے گئے اور کوٹ کی جیب سے ایک معمولی سا لفافہ نکالا جو نہایت بے احتیاطی سے جیب مین پڑا ہوا تھا بظاہر کم توجہی اچھی نہ تھی مگر اس عنوان سے رکھنے مین انھون نے پوری دانائی سے کام لیا تھا کیونکہ کسی کو شک کی گنجائش نہ تھی البتہ احتیاط کرنے سے لوگون کی مشکوک نگاہین پڑتین -

انھون نے لفافہ نکال کر بکس سے ایک بھرا ہوا ریوالور نکالا اور جہان مسٹر ہکٹر گرہم بیٹھے تھے مع مذکورہ سامان کے آئے -

ہکٹر - یہان کوئی مشتبہ شخص تو نہین ہے -

اسٹنٹن - میرے علم مین تو نہین ہے - ہان آپ فرمائیے کیا اب بھی مجھے مسٹر جان فورڈ گرہم سے ملنے کی ضرورت ہے -

ہکٹر - نہین آپ خاموشی سے اپنا کام کئے جائیے ایک ہفتہ بعد پیرس چلے جائیے گا معاف فرمائیے گا مین زیادہ ٹھہر نہین سکتا اسوقت بہت سے کام کرنا ہین سب سے پہلے مسٹر گرہم کو تلاش کرکے ملنا ہے آج وہ کینسنگٹن دعوت مین گئے ہین مہربانی فرماکر ایک تیز گاڑی منگوا دیجئے

مسٹر جیمس اسٹنٹین نے باسے کو گاڑی لانے کا حکم دیا۔ لندن میں سواریوں کی کمی نہیں فوراً گاڑی مل گئی۔ مسٹر رچرڈ ہکر گرہم اور جیمس اسٹنٹین باتیں کرتے ہوئے ہوٹل کے دروازے تک آئے۔ رچرڈ ہکر گرہام تو گاڑی پر سوار ہو کر ایک طرف روانہ ہوا اور اسٹنٹین اپنے کمرے میں واپس آکر اپنے پوشیدہ کاموں کی نسبت غور کرنے لگا۔

گاڑی لندن کے پر رونق اور آباد راستوں سے ہوتی ہوئی ساڑھے سات بجے کے قریب کینسنگٹن گرام کے میل بران اسکوائر پہنچی اسوقت سڑک پر موٹروں اور بگھیوں کی اسقدر کثرت تھی کہ اسے چند منٹ کے لئے ٹھہرنا پڑا اس سے قبل بھی دو ایک موٹروں پہ پولیس نے احتیاطاً گاڑی رکوائی تھی کہ زیادہ کثرت سے کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔ چند منٹ بعد جب گاڑی پھر روانہ ہوئی تو سامنے کھڑے ہوئے پولیس کانسٹبل نے گاڑی روکنے کا حکم دیا اسوقت راستہ بھی صاف تھا گاڑی رکوانے کی کوئی وجہ نہ خیال کر کے کوچبان نے کہا۔

کوچبان۔ گاڑی کیوں روکوں میں تو خلاف قانون گھوڑوں کو تیزی سے دوڑا بھی نہیں رہا ہوں۔

کانسٹبل۔ سواری کہاں سے لائے ہو۔

کوچبان۔ امریکن ہوٹل سے۔

کانسٹبل۔ گاڑی کے پائدان پر کھڑا ہوکر، تمہاری گاڑی میں جو صاحب سوار تھے انہیں کسی نے قتل کر دیا ہے کینسنگٹن پولیس اسٹیشن پر میرے ساتھ چلو۔

پہلے تو کوچبان حیرت سے پولیس مین کا منہ دیکھتا رہا پھر اس کی بات کا یقین نہ کر کے خود نیچے اتر کر دیکھا گاڑی میں مسٹر رچرڈ ہکر گرہم مرے ہوئے پڑے تھے۔ انکے گلے میں ایک ریشمی رسی کا پھندا لگا تھا اور جسم بالکل سرد تھا۔

باب ۲

ڈچیس آف پورٹس موتھ
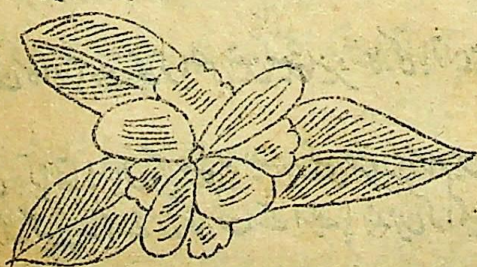
انکے آنے کا جو ساماں شب غم کرتے ہین
دل کے بہلانے کی تدبیر یہ ہم کرتے ہین
(خنجر لکھنوی)

جسوقت مذکورہ بالا واقعات پیش آئے ہین اُسیوقت لندن کے مشہور و معروف کارونیش ہوٹل مین ڈچیس آف دی پورٹس موتھ انکی صاحبزادی مس جولیا مرٹن اور مس لوسی ڈی کروبیس بیٹھے ہوئے باہم باتین کر رہی تھین گو اس کمرے مین اور بھی بہت سے خوش باش لوگ جمع لیکن یہ تینون لیڈیان گویا سب کی روح روان تھین انکی پوشاکین نہایت نفیس اور بیش تھین جو پیرس کے نامی کارخانون کی سلی ہوئی تھین زیورات قیمتی اور خوبصورت تھے جو حسن کو دوبالا کر رہے تھے۔ شاید ہی لندن مین چند ایسی لیڈیان ہون جو انکے حسن کی برابری کر سکین۔ انکی گفتگو سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی کا انتظار کر رہی ہین۔

ڈچیس۔ ساڑھے سات بجے شام کو کھانا کھانے مین کسی قدر تکلیف ہوتی ہے پھر بھی یہ مشکل ہے ایک بڑے آدمی کو دعوت دی ہے کھانا کھاتے کھاتے نو بج جائین گے اور ساڑھے نو بجے تھیٹر شروع ہو جائے گا (گھڑی دیکھکر) اُسکے آنے کا ٹائم ختم ہو گیا آخر ابتک نہ آنے کی کیا وجہ ہے۔

لوسی۔ مسٹر ریجیوڈ ہکٹر گرہم تو سختی سے وقت کے پابند ہین۔ معلوم نہین اس تاخیر کا کیا سبب ہے۔

جولیا۔ تمھین انکی باتون کا اعتبار ہے مجھے تو بالکل نہین کہین سیر و شکار کی باتون مین پھنس گئے ہونگے۔

لوسی۔ نہین پیاری جولیا تمھارا خیال صحیح نہین ہے یقینی وہ کسی ضروری کام مین اُلجھ گئے

ڈچیس۔ پرنس ابتک کیون نہ آئے وہ تو وقت کے ایسے پابند ہین کہ ایک سکنڈ اد

اُدہر نہین ہوا۔ اُسروز لوسی نے انکے ساتھ خشک برتاؤ کیا تھا شاید یہ وجہ ہو لیکن انھین ایسا لازم نہ تھا اگرچہ پرنس ہمارے ہموطن نہین تاہم وہ نہایت خلیق اور سنجیدہ آدمی ہین انہین مذاق صحبت بھی ویسی ہی ہے جیسے ہم لوگ پسند کرتے ہین۔

لوسی۔ مین دیکھتی ہون پرنس کی باتون نے آپ لوگون پر بہت اثر کیا ہو مین تو یہ جانتی ہون غیر ملکی آدمی کیسا ہی خوش خلق اور لطیفہ گو ہو لیکن اس سے مراسم بڑھانا اچھا نہین۔

ڈچیس۔ لوسی اگر کسی اور پردیسی کی نسبت تم یہ خیال ظاہر کرتین تو مین مان لیتی لیکن شاہ جاپان کے بھائی پرنس اولیفنٹ کی نسبت اسے سچ مان لینا ممکن نہین مشرقی ممالک مین وہ پیدا ہوئے ہین لیکن انکی معاشرت بالکل ہم لوگون سے ملتی جلتی ہو وہ نہایت شجاع غیور اور کریم النفس ہین۔

یہان یہی مذکور تھا کہ جنرل جان گرمنڈ آگیا یہ انگلینڈ کی فوج مین ملازم تھا اور چند سرحدی لڑائیان بھی لڑچکا تھا اس کے مزاج مین انتہا کی رنگینی اور عیش پرستی تھی وہ سیر و شکار کا بہت دلدادہ تھا گورنمنٹی ملازم ہونے کے علاوہ اس کی ذاتی دولت ثروت اس کی عزت و وقعت کو کافی تھی اس کے آتے ہی یہ تینون لیڈیان کرسیون سے کھڑی ہوگئین اور گرمجوشی سے مصافحہ کرکے ایک کرسی پہ بٹھایا۔

ڈچیس۔ اسوقت ہم لوگ پرنس اولیفنٹ کے منتظر ہین کیا آپ انہین جانتے ہین۔

گرمنڈ۔ ہان بہت اچھی طرح جانتا ہون آجکل مین روس و جاپان کی جنگ پہ ایک رسالہ لکھ رہا ہون اگر وہ لکھ گیا تو آپ اس مین پرنس کا نام جگہ جگہ پہ پائین گی، سچ یہ ہو اس معرکہ مین پرنس کے برابر کوئی بہادری نہ دکھاسکا۔

ڈچیس۔ مس لوسی سنتی ہو جنرل جان گرمنڈ کیا کہہ رہے ہین۔

لوسی۔ آپ لوگون کے خیال سے مجھے یہ ناگوار ذکر بھی سننا پڑتا ہو ورنہ مجھے غیر ملکیون کے ذکر مین دلچسپی نہین۔

گرمنڈ۔ مس لوسی تمھین یہ کارنامے سننا چاہیئین تم شجاع قوم کی لڑکی ہو شجاعت و شہامت کے بیان مین دلچسپی لینا ضروری ہو جہان تک مین نے تجربہ کیا ہو جاپانیون کو نہایت جری اور ثابت قدم پایا ہو وہ خوف و ڈر کا نام بھی نہین جانتے۔ روس و جاپان کی جنگ کا ایک واقعہ مین تمام عمر فراموش نہ کرونگا۔ جب پرنس اولیفنٹ نے مختصر سی فوج لے کر روس کی

بہت بڑی فوج پر حملہ کیا اور ایسی شجاعت دکھائی کہ وہ لوگ مقابلے مین نہ ٹھہر سکے بدحواسی سے بھاگ نکلے اہا وہ بھی کیا دلکش سمان تھا جب جاپانی بہادر اپنے چھوٹے چھوٹے قد کے گھوڑون پر سوار ہوکے روسی افواج کے دریا مین گھس گئے تھے اور اپنی برق وش تلوارین مار مار کر انھین منتشر کردیا تھا۔ پرنس بجد مجروح ہوگئے تھے لیکن انھون نے جس شجاعت و دانائی سے جنگ کرتے ہوئے اپنی حفاظت کی تھی یہ آجتک میری سمجھ مین نہ آسکا وہ جسوقت بجلی کے مانند اپنا گھوڑا چمکا کر فوجون کو لڑا رہے تھے اسوقت دشمنون کے آلات حرب سے انکا جسم پاش پاش ہوچکا تھا جابجا سے خون کی دھارین جاری تھین میرا تو خیال ہو اس حالت مین بہادر سے بہادر شخص بھی گھوڑے پر نہین رہ سکتا تھا۔

بات ختم ہوتے ہی جنرل گرمنڈ کی نظر اپنے چند دوستون پر پڑگئی وہ کچھ دیر اور نہ بیٹھ سکا ڈچس سے اجازت لے کر چلا گیا اس کے جاتے ہی پرنس اولیفنٹ آگئے ڈچس نے نہایت تپاک سے مصافحہ کرکے ہنستے ہوئے کہا۔

ڈچس۔ مین حضور کی نہایت مشکور ہون کہ تشریف لاکر عزت افزائی فرمائی مین نے سنا تھا۔ بنصیب دشمنان کسی قدر طبیعت ناساز ہوگئی ہو اسوجہ سے خیال پیدا ہوا تھا ممکن ہے حضور آج کی دعوت مین نہ شریک ہوسکین گے۔

پرنس اولیفنٹ کا اصل وطن جاپان ہو انکی عمر تخمیناً پینتیس سال کی ہو قد نہ بہت لانبا ہے نہ ٹھنگنا اوسط درجے کے آدمی ہین۔ رنگ گورا اور زردی مائل نہاد انگریزی ہو انکی آنکھین اور چہرے کی ساخت سے انکا جاپانی نژاد ہونا ثابت ہوتا ہو۔ وہ انگریزی زبان مین نہایت بے تکلفی سے بات چیت کرسکتے ہین۔ انکے والد نے انگلستان آکر ایک دولتمند انگریزی خاتون سے شادی کرلی تھی اسی کے بطن سے پرنس اولیفنٹ کی ولادت ہوئی یہی وجہ ہے ان مین بہت سی ایسی باتین ہین جو انگریزون سے ملتی جلتی ہوئی ہین۔ انگریز قوم کی لڑکی کے بطن سے پیدا ہونے سے انگریزی سوسائٹی مین بھی انکی آو بھگت ہوتی تھی بالخصوص انگلستان کی نفیس صحبتون مین انھین جو مزا آتا تھا وہ دوسرے ملکون مین نہین آتا تھا۔

جسوقت انھون نے اپنی معزز میزبان ڈچس آف دی لوپنٹس کو متوجہ دیکھا مذکورہ بالا الفاظ سنے تو مسکرا کر کہا۔

پرنس۔ آپنے میری طبیعت کے متعلق جو کچھ سنا بالکل صحیح ہو لندن کی ہوا میرے مزاج کے موافق نہین پھر بھی مجھے جیسا آرام اور لطف یہان ملتا ہو کہین نہین البتہ سورج نہ دیکھنے ہو کسی قدر طبیعت اکتا جاتی ہو۔

یہان یہی تذکرہ تھا کہ سر ولیم برینڈ بھی آگئے لیکن ابھی تک مسٹر ریچرڈ ہکٹر گرہم کا پتہ نہ تھا ڈچیس بہت پریشان ہوئی اسنے سب سے کہا۔

ڈچیس۔ ریچرڈ ہکٹر گرہم کا انتظار کرنے سے مفت وقت ضایع ہوگا۔ ساڑھے سات بجے ہین ہم لوگون کو کھانے کی میز پہ چلنا چاہیے ہو وہ جب آئین گے سیدھے وہین چلے آئینگے سب لوگ کرسیون سے اٹھکر چلنے ہی والے تھے کہ ایک بوائے نے ایک رقعہ لاکر دیا جو ریچرڈ ہکٹر گرہم نے بھیجا تھا اسمین لکھا تھا۔

مجھے ایک ضرورت سے دیر ہوگئی ہو شاید کھانے مین آپ لوگون کے ساتھ شریک نہ ہوسکونگا آپ صاحبان میرا انتظار نہ کرین مین تھیٹر مین آکر ملونگا۔

رقعہ پڑھکر سب لوگ کھانے کے کمرے کی طرف روانہ ہوئے راہ مین پرنس اولیفنٹ نے ڈچیس سے دریافت کیا۔

پرنس۔ کیا مسٹر ریچرڈ ہکٹر گرہم آپکے بہت گہرے دوست ہین۔

ڈچیس۔ جی نہین مجھسے ان سے بہت کم شناسائی ہو اس دعوت مین وہ مس لوئسی کی وجہ سے مدعو کئے گئے ہین مگر سر ولیم برینڈ بھی لوئسی کے بہت دوست ہین میرا تو خیال ہو لوئسی کو بھی ان سے محبت ہے لیکن لوئسی نے آجتک مجھسے اس کا تذکرہ نہین کیا ہو۔

پرنس۔ واقعی مس لوئسی نہایت حسین اور دانشمند ہین اور یہ ان لوگون کی خوش نصیبی ہے کہ وہ ان سے محبت والفت سے ملتی ہین۔ ڈچیس صاحبہ معلوم نہین کیا وجہ ہے مس لوئسی مجھسے کشیدہ رہتی ہین۔

ڈچیس۔ حضور اسکا خیال نہ فرمائین لوئسی کی خلقی عادت ہے وہ ہر ایک سے بخلق نہین مل سکتی جس طرف اسکا خیال ہوتا ہو وہین زیادہ دلچسپی لیتی ہے۔

اب یہ لوگ کھانے کے کمرے مین پہنچ گئے جہان بہت بڑی میز نہایت سلیقے کیساتھ سجی ہوئی تھی اسپر ولایتی مذاق کی لذیذ و مرغن غذائین اور لطیف اچار و مربے قرینے قرینے سے رکھے ہوئے تھے۔

اپنی اپنی جگہ پر ہر شخص نے ٹھیک کھانا شروع کیا پرنس اولیفنٹ کی کرسی کے داہنے طرف مس جولیا مرٹن اور بائین طرف لوسٹی ڈی کر ولیس تھی اور لوسٹی کے برابر ڈچیس تھی اسنے پرنس کو مخاطب کر کے کہا۔

ڈچیس۔ مین نے سُنا ہی حضور نے مستقل طور پر لنڈن کو اپنا مستقر بنانا طے کر لیا ہی بعض اخبارات نے حضور کی مختصر سوانحعمری شایع کی ہی اور نیز آئندہ کی نسبت جو حضور کے خیالات ہین انکا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی لکھا ہی۔

پرنس۔ ڈچیس صاحبہ اس کے متعلق مین نے کبھی نہین خیال کیا تاہم اکثر ذکر اذکار مین مین نے لنڈن کی مدح سرائی کی ہی علی الخصوص اپنے انگریز دوستون کی مسافر نوازی اور مہمانداری کا تہ دل سے مشکور ہون۔

ڈچیس۔ درست ہے ہان آپنے آج شام کے اخبارات ملاحظہ فرمائے یا نہین معلوم ہوتا ہی ابھی تک قاتل کا پتہ نہین لگا ہی۔

سر ولیم برینڈیڈ۔ صبح کو جو اطلاع شایع ہوئی تھی اس کے علاوہ کوئی تازہ خبر نہین چھپی ہے۔

ڈچیس۔ یہ تو بڑا اندھیر ہے پولیس ابتک قاتل کو گرفتار نہ کرسکی لٹیرون کے حوصلے اور بھی بڑھ جائینگے اور ہم لوگون کو اپنی جان و دولت بچاتے نہ بنے گا۔

پرنس۔ مین دیکھتا ہون آپ لوگ جان کو بہت زیادہ عزیز رکھتے ہین کسی قابل قتل ملزم کی موت سُنکر بھی آپ لوگ غمگین اور پریشان ہوجایا کرتے ہین چہ جائیکہ بقصور کی موت۔

ڈچیس۔ حضور یہ سچ ہی ہم لوگ قتل و غارت سے متنفر ہین بلکہ ڈرتے ہین لیکن کیا ہمارا یہ طریقہ نامناسب ہی۔

پرنس۔ مین یہ نہین کہتا یہ طریقہ برا ہی۔ میرا مقصد یہ تھا آپ لوگ زندگی صرف عیش کے لئے دوست رکھتے ہین مگر جب مصیبت آتی ہی تو وہ موت سے زیادہ سخت اور آزار دہ معلوم ہوتی ہے۔ ہم جاپانیون کا یہ طریقہ نہین ہم لوگ جانتے ہین ایک روز سب کو مرنا ہے اور موت ہی ایسی عمدہ نیند ہی جو ان مین جملہ آلام دنیوی سے نجات دے سکتی ہی جسطرح دن کی نورانی روشنی کے بعد رات کی تاریکی لگی ہوئی ہے اسی طرح چراغ حیات کے ساتھ موت کا جھونکا ہے۔ ہم لوگ ہر حال مین نہایت صبر و سکون اور اطمینان سے بسر کرتے ہین۔

لوئسی - حضور مین تو یہ جانتی ہون جو لوگ اپنے پیارے وطن کی بہبودی مین جانین لڑاتے ہین اور میدان جنگ مین سچے وفادار بہادر کی طرح تلوارون پر گلے رکھتے ہین ان کی موت بہترین موت ہوتی ہو لیکن جو لوگ روپیہ کی لالچ یا کسی خاص عداوت کی وجہ سے دغا و فریب کر کے کسی کو قتل کر ڈالے اسے بُرا کہنا نامناسب نہین۔

پرنس - مس صاحبہ جسم انسانی ایک میدان ہو جہان زندگی و موت مین جنگ ہو رہی ہو معلوم نہین کس وقت کون فتحیاب ہو اور کسے شکست ملے آدمی خواہ تلوار سے مرے یا بستر علالت پر بہر نوع انجام ایک ہی ہے ہم نہین کہہ سکتے کسوقت ہماری زندگی کو موت مغلوب کر لے مسٹر فریڈرک سلبی بھی جانتے ہونگے کہ موت انکی تاک مین ہو پھر انکے قتل ہو جانے پر تعجب کیا ہو۔

ڈچس - حضور مین آپ سے یہ دریافت کرنا چاہتی ہون آپکے ملک مین بھی اس قسم کی وارداتین ہوتی ہین یا نہین۔

پرنس - کیون نہین ہوتین فرق اتنا ہے ہم لوگ سمجھتے ہین موت کا کوئی وقت معین نہین اس لئے ہر شخص مرنے پر تیار رہتا ہو جس طرح عیش پسند لوگ نرم تکیون پر سر رکھکر نیند کا انتظار کرتے ہین ہم لوگ خواب مرگ کے منتظر رہتے ہین۔

اب کھانا ختم ہو چکا تھا سب لوگ اُٹھ اُٹھکر باہر آئے دروازے پر گاڑیان کھڑی تھین یہ لوگ سوار ہو کر تھیٹر روانہ ہو گئے، ایک گاڑی پر سر ولیم برینڈ لوئسی ڈی کرولیس، دوسری گاڑی پر پرنس اولیفنٹ ڈچس اور مس جولیا مرٹن تھین راہ مین سر ولیم برینڈ نے کہا۔

ولیم برینڈ - لوئسی مین دیکھتا ہون تم پرنس کی عجیب و غریب باتین کچھ اس طریقہ سے سنتی ہو جو تمھاری عادتون کے خلاف ہے معلوم نہین اس جاپانی شاہزادے سے تعشق ہے یا کدورت۔

لوئسی - مین کسی غیر ملکی سے کبھی محبت نہین کر سکتی چاہے وہ بادشاہ ہی کیون نہ ہو۔

گاڑیان تھیٹر کے دروازے پر پہنچگئین کئی لڑکے ایوننگ کا موٹا اخبار کی کاپیان فروخت کر رہے تھے۔ سر ولیم برینڈ نے ایک کاپی خریدلی پرنس کو کسی قدر تاخیر ہوئی - وجہ یہ تھی انکے چند ملاقاتی مل گئے اور وہ گاڑی سے اُترتے ہی ان سے باتین کرنے لگے تھے - جب وہ تھیٹر کے دروازے کی طرف بڑھے تو سر ولیم برینڈ کو اخبار لئے استادہ

پاپا انھون نے سر ولیم برینڈ کے شانون پر محبت سے ہاتھ رکھکر کہا،،
پرنس ۔ سر ولیم برینڈ میرا خیال ہی آپنے صرف اس نیت سے اخبار خریدا ہی کہ بکس مین بیٹھکر پڑہین گے لیکن مین اسے مناسب نہین سمجھا۔
سر ولیم برینڈ ۔ تعجب سے کیون!
پرنس ۔ یورپ کی لیڈیان نہایت کمزور دل کی ہوتی ہین ذرا ذرا مین ڈر جایا کرتی ہین اور خصوص اُسوقت جب کسی اپنے ہموطن کی نسبت کوئی خلاف امید خبر سنتی ہین تو بہت زیادہ پریشان ہوجایا کرتی ہین ۔ مس لوسی ڈی کرولیس اور مسٹر رچرڈ ہکر گرہم بھی ہموطن ہین ۔
سر ولیم برینڈ ۔ کیا اس اخبار مین رچرڈ ہکر گرہم کے متعلق کوئی خوفناک خبر درج ہے
پرنس اولیفنٹ نے اِن باتون کا کچھ جواب نہ دیا گویا یہ الفاظ انکے کانون تک پہنچے ہی نہین لیکن مس لوسی ڈی کرولیس نے سر ولیم برینڈ کی تمام باتین سُن لین ، مگر اُسوقت کچھ ذکر نہ کیا اتنے مین مس جولیا مرٹن آکر بولی ۔
جولیا ۔ سر ولیم برینڈ کا خیال ہی ہم لوگ بکس مین چل کر بیٹھ جائین مسٹر رچرڈ ہکر گرہم کا انتظار نہ کرین وہ ٹھیٹر مین ہمین تلاش کرلین گے ۔ تماشہ شروع ہونے والا ہی آپ پروگرام کے دو تین کاغذ لے آئیے ۔
یہ کہکر وہ اُلٹے پاؤن واپس ہوئی اس کے ساتھ پرنس اولیفنٹ اور مس لوسی بھی چلی گئی ۔ سر ولیم برینڈ پروگرام لینے کے لئے ٹکٹ گھر کی طرف بڑھے انکے دل مین پرنس کی گفتگو سے عجیب عجیب توہمات بھرے ہوئے تھے ۔ ٹکٹ گھر مین لگی ہوئی برقی لائٹ کے پاس کھڑے ہوکر اخبار پڑہنا شروع کیا ۔
ادہر بکس مین بیٹھکر لوسی ڈی کرولیس نے پرنس اولیفنٹ سے مخاطب ہوکر کہا ۔
لوسی ۔ حضور نے سر ولیم برینڈ سے جو باتین کین تھین اتفاق سے مین نے بھی سُن لی ہین ۔ جب سے بہت پریشان ہون مہربانی فرماکر بتائیے مسٹر رچرڈ ہکر گرہم کے متعلق آپنے کیا سنا ہی ۔
پرنس ۔ میری خوشی نہ تھی کہ تھیٹر مین آپ وہ باتین سنین لیکن اتفاقیہ آپ کے کانون مین بھنک پڑگئی اب ڈچس صاحبہ سے بھی کہدینا چاہئیے آج شام کو ساڑھے سات بجے

مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم کو ایک خوفناک واقعہ پیش آیا ہے یعنے اُنہین بھی کسی نے مسٹر فریڈرک سلبی کی طرح مارڈالا ہے۔

یہ سنتے ہی لوئسی ڈی کرولیس کے سارے جسم مین رعشہ پڑ گیا وہ خوف و غم کی وجہ سے تھر تھر کانپنے لگی۔ اگر پرنس اور لیفٹنٹ ہاتھ تھام کر سنبھال نہ لیتے تو یقیناً گر پڑتی۔

پرنس۔ آہستہ سے،، مس صاحبہ آپکی یہ حالت مجھ سے دیکھی نہین جاتی علاوہ ازاین تھیٹر مین چندان مناسب بھی نہین مہربانی کر کے اپنی طبیعت کو سنبھالئے۔

گویا لوئسی کو سوتے سے جگا دیا اسنے بمشکل اپنی طبیعت کسی قدر سنبھالی تاہم اسکے چہرے کی زردی اور آنکھون کی ڈری ہوئی آواز سے اسکا حال آئینہ ہو رہا تھا اسنے ڈچس کو مخاطب کر کے کہا۔

لوئسی۔ اسوقت مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم کے متعلق نہایت وحشت اثر خبر سننے مین آئی ہمیرا یہان دل نہین لگتا مین سر ولیم برنیڈ کے ہمراہ مکان جاتی ہون۔

باب ۷

تحقیقات

داغ ناکامی ہے یا خار علائق دل میں ہو
آدمی زندہ ہے جبتک اک نہ اک مشکل میں ہے
(خنجر لکھنوی)

مسٹر فریڈرک سلبی کے قتل کے بعد سے ولایتی اخبارون کی اشاعت بہت بڑھ گئی تھی ہر متنفس اس پُراسرار واردات کی حقیقت معلوم کرنے کے لئے اخبارات خریدتا تھا اگرچہ مسٹر فریڈرک سلبی لندن کے باشندے نہ تھے نہ انکا انگلینڈ کے باشندون سے تعلق تھا تاہم افواہًا یہ مشہور تھا وہ واشنگٹن سے امریکن گورنمنٹ کے کچھ پرائیوٹ کاغذات لارہے تھے - انگریزون سے انکا بالکل سلسلہ نہ تھا - اس واقعہ کے چوبیس گھنٹہ بعد لندن کی عام شاہراہ پر مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم کے مارے جانے نے شہر مین کھلبلی ڈالدی یہ مسٹر فریڈرک کی طرح لندن مین اجنبی نہ تھے اس شہر مین انکا قیام عرصۂ دراز سے تھا اور بڑے لوگون سے گہرا میل جول تھا، امریکن سفیر کے سکریٹری ہونے سے حکامون سے بھی رواسم دوستانہ تھے - لوگون کو انکے اس طرح مارے جانے سے سخت تعجب تھا وہ نحیف و ناتوان نہ تھے ان مین جسمانی قوت بہت اچھی تھی ہاتھ پاؤن ورزشی پُرازگوشت تھے موقعہ پڑجانے سے دس پانچ آدمیون پر تنہا کافی تھے - اس واقعہ کو جو سنتا تھا حیران رہ جاتا تھا سمجھ مین نہ آتا تھا - سیل برن اسکوائر سے آباد مقام پر قاتل کسطرح ان کی گاڑی پر پہنچا اور انہین کیونکر ایسا بے بس کیا کہ وہ ہاتھ پاؤن بھی نہ ہلاسکے اور قاتل نے اپنا کام کرلیا سب سے زیادہ تعجب یہ تھا گاڑی والا اس واقعہ سے بالکل بے خبر تھا اپنے اظہار مین بیان کیا جب تک پولیس مین نے مسٹر ہکٹر کے مرنے کی اطلاع نہ دی تھی مجھے گمان بھی نہ تھا ایسا سنگین حادثہ پیش آیا ہے۔

ڈیٹکٹو سب انسپکٹر کی تحقیقات سے معلوم ہوا وہ امریکن تاجر سے ملنے امریکن ہوٹل گئے تھے اس کے بعد ڈچس آف ڈی پورٹس موقعہ نے تھیٹر کی دعوت دی تھی وہان جانا چاہتے تھے لیکن راہ مین قاتل نے ہلاک کردیا۔

جب سے انگلینڈ کے اخبارات مین مسٹر ہکٹر کے قتل کی بابت مضامین شایع ہونے لگے لندن والون کی بیچینی مین اور بھی اضافہ ہوگیا - بعض کمزور دل شخصون نے بازار کا نکلنا اور راتون کا سونا ترک کردیا انکے علم و یقین مین اب سے پہلے کبھی ایسے اہم واقعات نہین پیش آئے تھے ہر سوسائٹی ہر صحبت مین یہی ذکر یہی چرچے تھے لوگون کو قاتل کے خیال سے خوف معلوم ہوتا تھا، جب ہکٹر جیسے زبردست آدمی کو جنبش لینے کا بھی وقت نہ مل سکا تو معمولی آدمیون کی کیا ہستی ہو -

ہفتہ کی شام کو مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم مارے گئے تھے اتوار کے روز ڈیٹکٹیو انسپکٹر مسٹر ہارلی مس لوئسی ڈی کرولیس سے ملنے ڈیوک آف پورٹس موتھ کے مکان پر گئے -

مسٹر ہارلی کے جانے سے مس لوئسی کسی قدر برداشتہ خاطر ہوئی وہ کسی طرح پسند نہین کرتی تھی کہ پولیس ان خوفناک اور نفرت انگیز معاملات مین اس سے مل کر گفتگو کرے مسٹر ہارلی اس کے انداز سے دلی راز سمجھ گئے اور نہایت نرم لہجہ مین بولے -

ہارلی - مس لوئسی - مین آپ کو کبیدہ خاطر دیکھکر نہایت غمگین ہون مجھے یہ بھی معلوم ہے آپ مجھ سے ملاقات کرنا پسند نہین کرتین کیونکہ میرا تعلق پولیس سے ہے تاہم مین یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہون کہ مین وردی نہین پہنے ہون - عام شرفا کی طرح آپکے دولت کدہ پر حاضر ہوا ہون - نیز یہ بھی گذارش کردینا ضروری ہو میرے آپکے جو گفتگو ہوگی وہ صیغۂ راز مین رہیگی سوا میرے اور آپکے تیسرا شخص نہین جان سکتا امید کرتا ہون آپ مہربانی فرماکر میرے چند سوالات کا جواب دیدین گی -

لوئسی - مین نہین خیال کرسکتی آپ مجھ سے کیا دریافت کرنا چاہتے ہین، مسٹر فریڈرک کے متعلق جو کچھ جانتی تھی کارونیشن ہوٹل مین آپ سے کہہ چکی ہون اس کے علاوہ اور کچھ جانتی نہین جو آپ سے کہون بار بار آپ تشریف لاکر مفت اپنا وقت ضایع کرتے ہین -

ہارلی - مس صاحبہ مین آپکو امداد دینے کی تکلیف نہ دونگا، مین جانتا ہون میری جو کچھ خواہش ہو وہ آپ سے پوری ہونے والی نہین تاہم یہ تازی واردات بھی بعینہٖ ویسی ہی ہے جیسی پہلے ہو چکی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے دونون شخصون کے قتل کے (ب) ایک ہی ہین مگر قاتل نے کچھ ایسی ہوشیاری سے قتل کا ارتکاب کیا ہو کہ ہماری عقلین حیران ہین اسکاٹ لینڈ کے تمام جاسوس بحر تفکر مین غوطہ زن ہین ابتک خاک بھی سمجھ مین نہ آیا کیونکر اس

مقدمہ کی تفتیش کرنا چاہیئے۔

لوسی۔ بھوین سکیڑکر۔ آپ لوگون کی کارروائی اور دانشمندی ان واقعات سے ظاہر ہوگئی ہی مین پوچھتی ہون۔ ....

ہارتی۔ بات کاٹ کر۔ مہربانی فرماکر جب تک میری سب باتین نہ سُن لیجئے مجھ سے کوئی سوال نہ کیجئے۔ ہان تو مین نے ابھی عرض کیا تھا دونون واقعہ ایک ہی صورت سے وقوع پذیر ہوئے اور جو لوگ مارے گئے وہ دونون بھی امریکن ہی تھے مین سمجھتا ہون یہ جرم قتل کسی معمولی آدمی نے نہین کیا ہی جہانتک خیال ہی کسی بڑے اور صاحب اقتدار شخص کا کام ہی۔

لوسی۔ کیا آپکا خیال ہی یہ دونون قتل خاص راز رکھتے ہین اور ایک واقعہ کو دوسرے سے لگاؤ ہے۔

ہارتی۔ ہم لوگ بھی انہین باتون پر غور کررہے ہین ابتک یقین کے ساتھ کوئی رائے قائم نہین کرسکے ہین قیاساً بہت سی باتین کہی جاسکتی ہین اور انہین ملحوظ رکھکر تفتیش بھی کرتے ہین اسوقت آپکی خدمت مین حاضر ہونے کا سبب یہ ہی جو بغیر کسی پس وپیش کے عرض کرتا ہون۔ آپ کو یاد ہوگا آپ نے بیان کیا تھا مسٹر فریڈرک نے آپکو امریکہ سے کارونیشن ہوٹل مین کھانے کے لئے مدعو کیا تھا وہ آپکے ہموطن اور دوست تھے وہ بھی اسروز آپکے ہمراہ تھیٹر جانے والے تھے مگر آپ تک نہ پہنچ سکے۔ میل برن اسکوائر مین انہین کسی نے مار ڈالا یہ دونون وارداتین ایک ہی طرح انجام پذیر ہوئین اور دونون مقتولون کا آپ سے دوستانہ برتاؤ تھا کیا آپ کے نزدیک یہ باتین مشکوک نہین۔

مسٹر ہارتی نے یہ کہکر معنی خیز نگاہون سے مس لوسی ڈی کرولیس کی طرف دیکھا اسکا چہرا جلد جلد رنگ بدل رہا تھا اور دل کے دھڑکنے کی آواز صاف سنائی دیتی تھی، گو وہ اپنی حالت کو سنبھالنے کی پوری پوری سعی کررہی تھی پھر بھی چالاک جاسوس کی نگاہین اس کے اضطراب کو تاڑ گئین۔

لوسی۔ شائد آپنے اس امر کا اندازہ نہین کیا ان ہر دو واقعون سے میرے دل پر کیسا گہرا زخم لگا ہے اگر آپ کو میرے دلی صدمات کی اطلاع ہوتی تو غالباً ایسی ناگوار باتین زبان پر نہ لاتے

ہارتی۔ مس صاحبہ آپ کچھ اور نہ خیال فرمائین مین یہان آپکو ان جرائم کا متہم کرنے نہین آیا ہون بلکہ یہ عرض کرنے آیا ہون کہ آپکو ہماری امداد کرنا چاہیئے۔ دونون مقتول صرف آپکے

ہموطن ہی نہ تھے دوست بھی تھے، یہان اُنکا کوئی عزیز موجود نہین جو اُنکے خون کا عوض لینے مین کد و کاوش کرتے صرف آپ ہی کی ذات ہے جو ان مرحومین کی روحون کو اُنکے قاتل سے انتقام لے کر خوش کر سکتی ہے۔

لوسی۔ اگر آپ یہ خیال کرتے ہین مین جان بوجھکر آپ کو دہوکا دے رہی ہون اور کچھ بتاتی نہین تو یہ خیال آپکا محض بے بنیاد اور غلط ہے۔ سچ عرض کرتی ہون قاتل کو سزایاب ہوتے دیکھکر جو مسرت مجھے حاصل ہوگی وہ لندن مین کسی اور کو نہین ہو سکتی لیکن مین بالکل مجبور ہون اس امر مین مجھے ذرا بھی علم نہین۔

ہارلی۔ مس صاحبہ میرا مطلب تو یہ ہے آپ مجھ سے صرف وہی باتین بیان کرین جو جانتی ہین گو ان باتون کے دریافت کرنے سے بادی النظر مین کوئی فائدہ نہین معلوم ہوتا لیکن مجھے یقین ہے آخر مین وہی باتین بہت زیادہ مفید اور ضروری ثابت ہونگی، اسوقت ہم لوگ گویا اندھیری کوٹھری مین بند ہین جہان کچھ سجھائی نہین دیتا ہے۔ ہاتھون سے ٹٹول ٹٹول کر راستہ تلاش کرتے ہین اسوقت ہمین ذرا سا سہارا بھی بہت ہے کیا عجب ہے ٹٹولتے ٹٹولتے دروازے تک پہنچ جائین اسوقت تک غور کرنے سے یہ بات سمجھ مین آئی ہے جس شخص نے مسٹر فریڈرک سلبی کو قتل کیا ہے وہی مسٹر رچرڈ ڈکٹر گرہم کا بھی قاتل ہے۔

لوسی۔ کیا تحقیقات سے ثابت ہو گیا ہے۔

ہارلی۔ نہین ہنوز کوئی بات تحقیق نہین ہوئی اسوقت تک محض قیاس ہی قیاس ہے جسوقت ذرا بھی ثبوت ملے گا پھر قاتل کو گرفتار کرنے مین رُکاوٹ نہ ہوگی۔

لوسی۔ آپ کو جو جو باتین کہنا ہون مہربانی کر کے جلد کہدیجئے مجھے ضروری کام سے جانا ہے۔

ہارلی۔ مس صاحبہ کیا آپ بتا سکتی ہین مسٹر فریڈرک سلبی اور مسٹر رچرڈ ڈکٹر گرہم مین مراسم دوستانہ تھے یا نہین۔

لوسی۔ سونچکر، جہان تک میرا خیال ہے ان دونون مین دوستی تو دوستی جان پہچان بھی نہ تھی مین نے کبھی ان لوگون کی زبان سے ایسے الفاظ نہین سُنے جس سے باہمی یگانگت کا شک کر سکتی۔

ہارلی۔ کم از کم یہ تو ضرور ہی آپ کو معلوم ہوگا دونون ایک ہی قسم کے شوق رکھتے تھے یا نہین

لوسی۔ مسٹر فریڈرک سلبی کا حال نہین معلوم البتہ رچرڈ ڈکٹر گرہم گھوڑ دوڑ پولو اور بعض کھیل تماشون

کے بہت شوقین تھے انکے مزاج مین رنگینی بدرجہ اتم موجود تھی۔
ہارلی۔ مسٹر ہکٹر تو امریکن سفیر کے سکریٹری تھے۔
لوسی۔ جی ہان۔
ہارلی۔ سُنا جاتا ہو مسٹر فریڈرک سلبی بھی صیغہ سفارت سے متعلق تھے۔
لوسی۔ یہ غلط ہو کو مسٹر فریڈرک واشنگٹن گورنمنٹ آفس مین ملازم تھے لیکن سفارت سے انکا تعلق نہ تھا۔
ہارلی۔ ابھی تک معلوم نہوا وہ کیا کام کرتے تھے کس محکمہ مین ملازم تھے جس سے سُنا یہی سُنا گورنمنٹ آفس مین ملازم تھے خاص اسی کام کے لئے ایک جاسوس امریکہ بھیجا ہے اس کا سراغ لگانا نہایت ضروری ہے کہ مسٹر فریڈرک سلبی کس لئے انگلینڈ آرہے تھے ممکن ہو ان باتون کے معلوم ہونے پر قاتل کی تلاش مین کسی قدر سہولت ہو۔ عجیب معاملہ ہو پہلے خیال ہوتا تھا لٹیرون نے روپیہ کے واسطے ارتکاب قتل کیا ہو لیکن مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم کے قتل ہونے سے وہ خیال جاتا رہا جسوقت وہ مارے گئے ہین اسوقت انکے پاس نقد روپیہ موجود نہ تھا اگر یہ کہا جائے کسی دشمن کا فعل ہے تو بھی عقل قبول نہین کرتی۔ مسٹر ہکٹر کا کوئی دشمن بھی نہ تھا لہذا معلوم ہوا وہ کسی خاص کام کے حامل تھے جن لوگون کو اس کام سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا انھون نے موقعہ پاکر قتل کر ڈالا اور بالکل اسی طرح کا واقعہ مسٹر فریڈرک سلبی پر بھی گذرا ہے۔
لوسی۔ تو آپ کو یقین ہو روپیہ کی وجہ سے یہ جانین ضایع نہین ہوئین۔
ہارلی۔ ہرگز نہین روپیہ کے واسطے کوئی شخص ایسے اہم کام نہین کرسکتا یہ کوئی بہت بڑا راز ہے جسے سلجھانا فی الحال مشکل ہے مجھے اُمید تھی آپ سے بہت کچھ معلوم ہوسکے گا افسوس دیکھتا ہون آپکی رائے معلوم کرنا محال ہو۔
لوسی۔ افسوس آپ کو میرے کہنے کا اعتبار نہین مجھے وہ الفاظ نہین ملتے جن کے ذریعہ سے آپ کو اپنی لاعلمی کا یقین دلا سکون۔
ہارلی۔ اس معاملہ مین کم سے کم آپکی رائے معلوم ہونا ضروری ہو۔
لوسی۔ مسٹر ہارلی آپ مدت العمر پولیس محکمہ مین رہے ہین ہزارون وارداتون کی تحقیق اور تفتیش کی ہو ہزارون مجرمون کو تلاش کرکے سزا دلائی ہو بھلا آپ سے زیادہ کون سمجھ

سکتا ہے لیکن آپکے مُصر ہونے سے مین اپنا خیال ظاہر کئے دیتی ہون۔ مسٹر فریڈرک سلبی واشنگٹن سے انگلینڈ آرہے تھے راہ مین اسپیشل ٹرین پر کسی نے انہین مار ڈالا، یہ امر تسلیم شدہ ہی کہ قاتل نے کسی وجہ سے ارتکاب قتل کیا ہو اگر یہ مان لیا جائے کہ اسنے روپیہ نہین لیا تو حتمی کچھ کاغذات انکے پاس ہونگے جسے حاصل کرنے کے لئے قاتل نے سر ہتھیلی پر رکھ کر اسپیشل ٹرین پر انکی جان لی اور قتل کے بعد ان کاغذات پر قبضہ کرلیا۔ مسٹر رچرڈ وہکر گرہم مسٹر جیمس اسٹینٹن سے ملنے امریکن ہوٹل گئے تھے یہ واضح رہے مسٹر جیمس اسٹینٹن وہی ہین جو کوئین روز فاسٹر جہاز پر مسٹر فریڈرک سلبی کے ہمسفر تھے، بہت ممکن ہی مسٹر جیمس اسٹینٹن مسٹر فریڈرک سلبی کے راز سے ماہر ہون بلکہ ان کاغذات کا بقیہ حصہ جو مسٹر فریڈرک کے پاس تھے انکے پاس ہو اور انھون نے مسٹر رچرڈ وہکر گرہم کو بُلا کر وہ کاغذات دے ہون نیز وہ باتین بیان کی ہون جس لئے مسٹر فریڈرک سلبی لندن آرہے تھے۔ وہ لوگ جو ان کاغذات کو اپنے حق مین مُضر سمجھتے ہین تاک مین ہون اور یہ معلوم کرتے ہی کہ مسٹر رچرڈ وہکر گرہم ان کاغذات کے حامل ہین میل برن اسکوائر مین انہین قتل کر ڈالا۔

ہارمی۔ مس صاحبہ آپکے خیالات قرین قیاس اور قابل تسلیم ہین۔

لوسی۔ یقین کے ساتھ تو کوئی بھی نہین کہہ سکتا لیکن یاد رکھئے یہ بات یقینی ہے مسٹر فریڈرک سلبی واشنگٹن گورنمنٹ کے نوکر تھے اس نقطہ کو ملحوظ نظر رکھکر غور فرمائے تو صاف معلوم ہوجائیگا یہ قتل ملکی معاملات پر مبنی ہین اور شاید اس طریقے سے کامیابی کی امید زیادہ پائی جاتی ہو۔

ہارمی۔ مس صاحبہ مین آپکا مشکور ہون آپکے گرانقدر خیالات سے مجھے بہت کچھ مدد ملے گی یقین ہی آپکی بتائی ہوئی راہ پر چلنے سے مجرم کا پتہ لگا سکونگا مین آپ سے معافی کا بھی خواستگار ہون میری وجہ سے آپ کو زحمت اُٹھانا پڑی اب شائد آئندہ تکلیف نہ دونگا۔ اچھا رخصت۔

باب ۸

امریکن ہوٹل

کسی کی جستجو ہے اور مین ہون
ہجوم آرزو ہے اور مین ہون
(خنجر لکھنوی)

مسٹر جیمس اسٹنیٹن کو امریکن ہوٹل مین مقیم ہوئے پانچ یوم ہو چکے تھے ایک روز پانچ بجے سہ پہر کو جب لندن کی بڑی بازارین راہگیرون سے بھری ہوئی تھین اور ہوٹل کے صدر دروازے پر بیشمار موٹر کارین گاڑیان اور بائسکلین کھڑی تھین مسٹر ہارڈی ڈیٹکٹیو انسپکٹر مسٹر جیمس اسٹنیٹن سے ملنے آئے اور انکے کمرے مین پہنچکر بولے۔

ہارڈی۔ مسٹر اسٹنیٹن معاف فرمائے گا، دوسری مرتبہ پھر آپکی سمع خراشی کو حاضر ہوا ہون اس مرتبہ زیادہ زحمت نہ دونگا کیا مہربانی فرماکر دس پانچ منٹ مجھ سے گفتگو کر سکتے ہین۔

اسٹنیٹن۔ کچھ ہرج نہین یہ بھی آپکا گھر ہے دس پانچ منٹ کیا معنے ضرورت ہو تو گھنٹون بات کر سکتے ہین اسوقت مین بھی بیکار ہون کوئی کام نہین ہے (یہ کہکر جیب سے سگار کیس نکالا اور انسپکٹر کی طرف بڑھا کر کہا) لیجیے سگار حاضر ہے۔

مسٹر ہارڈی نے ایک سگار لے کر سلگایا اتنے مین بوائے آگیا اُسے مسٹر اسٹنیٹن نے ایک گلاس وہسکی اور ایک گلاس ھائیبل کا لانے کو کہا جب وہ چلا گیا تو بولے۔

اسٹنیٹن۔ کہئے مسٹر فریڈرک سلبی کے قاتل کا سراغ ملا۔

ہارڈی۔ میرا قصد تو تھا اس جھگڑے مین نہ پڑون لیکن نوکری سے مجبور ہون زبردستی اس مقدمہ کی تفتیش میرے سپرد کی گئی۔

اسٹنیٹن۔ ایک ہفتہ کے قریب ہوگیا تعجب ہے ابتک قاتل کا سُراغ نہ ملا معاف فرمائے گا مین آپ لوگون کو الزام دینا نہین چاہتا لیکن آپ لوگون کی سُستی سے معلوم ہوتا ہے اس معاملے مین پولیس کو دلچسپی نہین ہے اگر ہمارے یہان کی پولیس ہوتی تو ابتک قاتل کو گرفتار

کر چکی ہوتی۔
ہارفی۔ آپ شوق سے اپنا خیال ظاہر کیجئے واقعی ہم لوگ خود اس معاملے مین مجبور ہین تاہم یہ تو آپ بھی مانین گے یہ معاملہ بہت پیچیدہ اور پُراسرار ہی۔
اسٹینٹن۔ اسوقت میرے دل مین ایک خیال پیدا ہوا ہے چونکہ صاف گو آدمی ہون اس کے ظاہر کرنے مین ذرا بھی باک نہین سمجھتا ہون۔ آپ لوگ عمداً اس معاملے کو اہمیت دے رہے ہین گو آپ لوگون نے بہت کچھ تحقیق کر لیا ہی تاہم اپنی تحقیقات شایع کرنا نہین چاہتے اب تک اخبارات مین جو اطلاعین شایع کی گئی ہین انکے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی پولیس اب تک ذرا بھی سراغ نہین لگا سکی ہی شائد کسی وجہ سے یہان کی پولیس دہوکا دیکر قاتل کو مطمئن کرنا چاہتی ہی کہ گرفتاری مین آسانی ہو۔
ہارفی۔ آپ کا خیال کسی قدر درست ہی ہم لوگون نے تھوڑا بہت پتہ لگا لیا ہی ابھی یہ تحقیق نہین کر سکے ہین قاتل کون ہے ہفتہ کی رات کو مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم کے قتل ہونے سے اہمیت بڑھ گئی ہی معاملہ پیچیدہ تو تھا ہی اب اور بھی پیچیدہ ہو گیا ہی۔
اسٹینٹن۔ مین روزانہ اخبار نہین پڑہتا مہربانی فرما کر بتائے کیا مجرم گرفتار ہوا یا نہین۔
ہارفی۔ ابھی تو اس خون کے متعلق کوئی گرفتاریان عمل مین نہین آئی ہین شائد آپنے اس واقعہ کا حال اخبار مین دیکھا ہو گا۔
اسٹینٹن۔ جی ہان۔
ہارفی۔ مسٹر اسٹینٹن فضول باتون مین وقت ضایع ہو رہا ہے۔ جس غرض سے آپ کو تکلیف دی تھی اس کی نسبت گفتگو نہین ہوئی، مجھے بعض ذریعون سے معلوم ہوا ہی آپ صرف مسٹر فریڈرک سبلی کو ہی نہین جانتے تھے مسٹر ہکٹر گرہم سے بھی شناسائی رکھتے ہین، وہ آپ کے پاس سے اُٹھکر جا رہے تھے جو میل برن اسکوائر مین مارے گئے۔
اسٹینٹن۔ مجھے اس ملاقات سے انکار نہین ہی اس کمرے مین اسی کرسی پر جسپر آپ بیٹھے ہین مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم آکے بیٹھے تھے تقریباً نصف گھنٹے تک باتین کرتے رہے۔
ہارفی۔ درست ہے، یہی خبر پاکر آپ کے پاس آیا ہون امید ہی آپ وہ باتین من وعن بیان کرین گے جو ہفتہ کے دن سہ پہر کو مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم سے ہوئی تھین۔
اسٹینٹن۔ بیان کرنے مین مجھے کوئی عذر نہین۔ ان باتون سے آپکو فائدہ پہنچنے کی اُمید

نہین ہے اُن سے اور مجھ سے محض اتفاقیہ ملاقات ہوگئی تھی اگر وہ مارے نہ جاتے تو غالبًا اِس
ملاقات کو ملاقات کہنا بھی درست نہ ہوتا افسوس مجھے معلوم نہ تھا، لندن پہنچکر اپنا کام چھوڑ کر خون
کے مقدمہ مین شہادت دینا پڑے گی - میرا قصد ہے بہت جلد اپنا کام ختم کرکے پیرس چلا جاؤن
ہارپی یہ سنکر - مہربان یہ تو دُنیا کے واقعات ہین جو ہوا ہی کرتے ہین یون پریشان ہو جانے
سے کچھ حاصل نہین مجھے یقین ہو آپ وہ باتین بیان کرنے مین کچھ بھی پس و پیش نہ کرین گے کیونکہ
مُلکی آئین کی پاسداری ہر شخص کا فرض ہو -
اسٹنیٹن - مجھے اس کے اظہار مین عذر نہین غالبًا یہ تو آپ کو معلوم ہی ہے مین نیویارک کی
ایک کمپنی کا حصہ دار ہون اس طرف ہمارے کارخانے مین اعلیٰ قسم کا کپڑا بنا ہو اسکا نمونہ
بھیجکر لندن اور فرانس مین لوگون کو اپنے کارخانے کا خریدار بنانا چاہا لیکن یہان مسٹر لائڈ
جارج نے نیا قانون تیار کیا ہو جس کی نسبت مجھے کچھ بھی علم نہین، ہماری کمپنی نے امریکن
سفیر سے چند امور مین مشورہ لینا چاہا لیکن مسٹر جان فورڈ گرہم کو فرصت نہ تھی جواب مین
تاخیر ہونے سے ہم لوگ پریشان ہوئے اور اپنی کمپنی کی طرف سے مین خود یہان آیا کہ
بلکر جلد امور دریافت کرون روز مسٹر جان فورڈ گرہم سے تقاضے کرتا ہون ٹیلیفون دیتا
جلد جواب دیجئے، آخر میرے تقاضون سے تنگ آکر ہفتہ کے دن سہ پہر کو انھون نے
سکریٹری مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم کے ہاتھ نئے قانون کی نقل معہ اپنی رائے کے لکھکر بھیجی تھی
ہارپی - اگر کچھ ہرج نہ ہو تو وہ نقل مجھے بھی دکھا دیجئے -
جیمس اسٹنیٹن فورًا بغلی کمرے مین چلا گیا اور چند منٹ بعد ایک بڑا لفافہ ہاتھ مین
واپس آیا اور مسٹر ہارپی کو دیدیا، انسپکٹر نے اسے دیکھا تو اسٹنیٹن کے بیان کی تصدیق
ہوگئی یہ جان فورڈ گرہم کا خط تھا جس مین اسنے نئے قانون کی نقل کے ساتھ اپنی
رائے ظاہر کی تھی کہ اگر وہ اپنی کمپنی کا پیٹنٹ لینا چاہے گا تو کسی صورت مین نفع حاصل
کرسکتا ہو -
ہارپی - مہربانی فرماکر میرے ایک سوال کا جواب دیدیجئے، کیا اس ملاقات کے قبل
آپ مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم کو جانتے تھے یا نہین -
اسٹنیٹن - بالکل نہین، وہ بڑے آدمی تھے تاہم مجھے ان سے ملنے کا کبھی اتفاق
ہوا تھا - مین نے سُنا ہے اس خون کے متعلق کارونر کی عدالت مین جو پیشی ہوگی

مجھے بھی بطور گواہ کے حاضر ہونا ہوگا حالانکہ مین اس معاملہ مین بالکل انجان ہون۔
ہارڈی۔ ان باتون کا جواب نہ دیجئے۔ مسٹر اسٹنیٹن آپ مس لوسی ڈی کرولیس کو بھی جانتے ہین۔
اسٹنیٹن نے ان باتون کو اس طرح اڑا دیا گویا سنا ہی نہین خاموش رہ کر سوچنے لگا کیا جواب دینا چاہئے ہر تھوڑی دیر خاموش رہکر پھر انسپکٹر نے کہا۔
ہارڈی۔ مس لوسی ڈی کرولیس امریکن لیڈی ہین کچھ مدت سے اپنی صاحب آزار خالہ کے ساتھ پارک لین مین مقیم ہین ڈچیس کورٹس موتھ بھی انکے رشتے کی خالہ ہوتی ہین اس لئے وہان مس موصوف کی آمد و رفت بہت زیادہ ہے وہ اکثر ڈچیس کے ہمراہ امرا کی دعوتون اور جلسون مین شریک ہوتی ہین۔
اسٹنیٹن۔ ہان وہ ایک مرتبہ تھوڑی دیر کے واسطے سر ولیم برینڈ نامی ایک امیر کے ساتھ مجھ سے ملنے تشریف لائی تھین انھون نے اخبار مین وہ نوٹ دیکھا تھا جو مجھ سے دریافت کرکے رپورٹر نے لکھا تھا انکا خیال تھا شاید مین اُنھین اور کچھ نئی باتین بتا سکونگا۔
ہارڈی۔ کیا اس سے قبل آپ اُنکو نہین جانتے تھے۔
اسٹنیٹن۔ جی ہان وہ پہلی ہی ملاقات تھی اصل تو یہ ہے مین اُنھین لوگون کو جانتا ہون جو فی الحال امریکہ مین مقیم ہین اُن لوگون کو بالکل نہین جانتا جو کسی وجہ سے ممالک غیر مین آباد ہوگئی ہین۔
ہارڈی۔ کیا آپ نے لوسی سے کوئی نئی بات کہی تھی جواب تک اور کسی کو نہین بتائی ہے
اسٹنیٹن۔ جو کچھ رپورٹر نے اپنی رپورٹ مین شایع کیا تھا اس سے زیادہ مجھے بھی وقفیت نہین انھین نئی خبر کیونکر بتا سکتا تھا۔
ہارڈی۔ تو اب آپ سے کچھ اور دریافت کرنا ہی فضول ہو معاف فرمائیے گا آپ کو بڑی زحمت دی اب اجازت چاہتا ہون۔
اسٹنیٹن۔ میرے خیال مین اب تو آپ کو کوئی اور کام نہ ہوگا یہین کچھ دیر بیٹھکر ایک گلاس اور پی لیجئے۔
ہارڈی۔ نہین مجھے اجازت ہی دیجئے تو بہتر ہے چراغ جلنے سے پہلے ایک مرتبہ تھانے جانا ضروری ہے
اسٹنیٹن۔ اگر ناگوار خاطر نہ ہو تو عرض کرون مس لوسی ڈی کرولیس کے متعلق آپنے مجھ سے

کیون سوالات کئے تھے۔

ہارنی۔ مس لوسی اُن دونون مقتولون کو جانتی تھین اس لئے مین نے دریافت کیا تھا شاید معلوم ہو جائے مقتولون سے اور اُن سے کس قسم کے تعلقات تھے۔

اسٹینٹن۔ جس طرح مین دونون مقتولون کو جانتا ہون غالباً اسی طرح وہ بھی جانتی ہونگی آپ کو خیال تھا شائد وہ کچھ زیادہ جانتی ہین مگر بتاتی نہین ہین۔ خیر کچھ بھی سہی مس لوسی نہایت حسین عورت ہین۔

ہارنی۔ حق تو یہ ہے آپ کے وطن کی تمام عورتین حسن مین ساری دنیا سے افضل و اعلیٰ ہین۔

یہ کہکر مسٹر ہارنی نے جیمس اسٹینٹن سے ہاتھ ملایا اور ٹوپی اُٹھاکر کمرے سے نکل گئے انکے جانے کے بعد کچھ دیر تک تو وہ ساکت وصامت کھڑا ہوا دل ہی دل مین کچھ سوچتا رہا پھر زیر لب کہا۔

امریکن جاسوسون کا یہ طریقہ نہین یہ تو بڑا احمق ہی ہے۔

باب ۹

امریکن سفیر

جو قلزمِ اُلفت سے نکالے دُرِ مقصد
ایسا کوئی دنیا میں شناور نہیں ملتا
(خنجر لکھنوی)

مسٹر برن فورڈ گرہم امریکن سفیر نہایت دانشمند اور نکتہ رس آدمی تھے اور اپنے وطن کے سچے خیر خواہ انکی زندگی کا بیشتر حصہ ملک و قوم کی فلاحیت کی نذر ہوا تھا آئندہ بھی انھون نے اپنی زندگی کے آخری ایام تک ملکی خدمت کرنے کو مقصد حیات بنا لیا تھا یون تو عموماً وہ غور و خوض کرنے کے عادی تھے لیکن آجکل قتل کے دو واقعون نے انکا عیش و آرام حرام کر دیا تھا، رات دن عقدہ کشائی کے خیال مین مستغرق رہتے ہین، ہنوز یہ گتھی نہین سلجھی ہے انہین اپنے زمانۂ سفارت مین کبھی ایسے پیچیدہ معاملات پیش نہین آئے تھے، ایک وہ زمانہ تھا جب امریکہ اور برطانیہ کے درمیان مخالفت کی آگ بھڑک اُٹھنے کا اندیشہ کیا جاتا تھا اسوقت بھی مسٹر جان فورڈ گرہم کو ایسی مشکلات کا سامنا نہ ہوا تھا اور اب تو انکا خیال تھا وہ باتین خواب و خیال ہو چکی ہین دونون سلطنتون مین رابطۂ اتحاد قائم ہو چکا ہے۔ تاہم انہین آسمان کے ایک گوشہ مین خفیف سا ابر چھایا ہوا محسوس ہونے لگا ہے خیال ہوتا ہے ایک زمانہ وہ آنے والا ہے جبکہ ناسازگار ہوائین اس ابر کو پھیلا کر دنیا پر محیط کر دین گی اور یکایک شدید ژالہ باری ہونے لگے گی۔ جس کا پیش خیمہ ان دونون قتلون کو سمجھنا چاہئے مقتول امریکن نہایت ضروری کاغذات لے کر آ رہے تھے چالاک قاتل نے انہین قتل کر کے وہ کاغذات اوڑا لئے اور اب تک انگلینڈ کی پولیس خونیون کا پتہ نہ لگا سکی۔ یہ واقعات امریکنون کو برانگیختہ کرنے کو کافی ہین اگر وہ چاہین تو اس بنا پر دول یورپ سے جواب طلب کر سکتے ہین۔

لیکن مسٹر گرہم تہ دل سے کوشان تھے کہ دول یورپ سے بگاڑ نہ ہو وہ حتی المقدور صفائی کے کوشان تھے۔ اسوقت بھی وہ اپنے مکان کی لائبریری مین سرنگون بیٹھے ہوئے غور کر رہے تھے کہ ملازم نے آکر ایک لیڈی کے آنے کی اطلاع دی۔ خبر پاتے ہی وہ ملاقات کے کمرے

مین پہنچے جہان مس لوسی ڈی کرولیس انکے انتظار مین بیٹھی تھی۔
گریہم۔ مس لوسی معاف کرنا مین نے تمھین یہان آنے کی تکلیف دی تم جانتی ہو آجکل مین کس قدر افکار مین مبتلا ہون گذشتہ ہفتہ کے المناک واقعات نے میرا دماغ پراگندہ کردیا ہے واشنگٹن سے برابر ٹیلیگرام پر ٹیلیگرام آرہے ہین اور ایک بہت بڑا حکم نامہ بھی صادر ہوا ہے علاوہ ازین مجھے تم سے خاص ضرورت بھی تھی۔
لوسی۔ کیا عرض کرون مجھے مسٹر رچرڈ ہکٹر گریہم کے مارے جانے سے کیسا روحانی صدمہ پہنچا ہے آہ مجھکو خیال آتا ہے انکی موت کا سبب مین ہی ہون مین نے ہی اُنھین وہ کاغذات لانے کی ترغیب دی تھی۔
گریہم۔ تمھارا قصور نہین انھین مین نے وہان جاکر کاغذات لانے کا حکم دیا تھا ہمارے آفس مین اُن سے زیادہ اور کوئی اعتبار دار اور قوی الجثہ آدمی نہین تھا اس کے علاوہ اُنہین امریکن ہوٹل بھیجنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی وہ اکثر اپنی خواہش سے بھی وہان جاتے آتے رہتے تھے میرا خیال تھا اس مرتبہ بھی انکا وہان جانا بے غرض سمجھا جائے گا۔
لوسی۔ تعجب تو یہ ہے ان کاغذات کا چُرانے والا کون ہے۔
گریہم۔ میرے خیال مین ان لوگون کے سوا کوئی نہین ہے جن کی مخالفت مین وہ کاغذات لکھے گئے تھے یورپیون کا یہ کام نہین ہوسکتا نہ اس سے قبل کبھی ایسے واقعات پیش آئے ہین یقیناً کسی غیر ملکی آدمی نے ہمارے ہموطنون کو قتل کیا ہے۔
لوسی۔ آپ نے مجھے کس لئے بلایا ہے ارشاد ہو مین تعمیل حکم کے لئے بسر وچشم حاضر ہون۔
گریہم۔ مسٹر فریڈرک سلبی اور مسٹر جیمس اسٹنیٹن امریکہ سے جو ڈسپیچ لارہے تھے اس مین یہ عبارت تھی کہ جاپان کی طرف جو جنگی بیڑا بھیجا جارہا ہے دراصل اس سے جنگ مقصود نہین بلکہ دیگر کام نکالنا ملحوظ خاطر ہے نیز یہ فائدہ بھی مضمر ہے کہ جاپان ہماری بحری قوت کا اندازہ کرکے سمجھ لے وقت پڑنے سے ہم لوگ کتنی عظیم طاقت سے مقابلہ کرسکتے ہین لیکن امریکن گورنمنٹ کو ان امور کا اعلان منظور نہ تھا اس لئے کاغذات دستی روانہ کئے تھے۔
مس لوسی تمھین معلوم نہین ہے مشرقی سمندر مین ایک نئی قوم جسنے روس کو زک دیکر قوت حاصل کی ہے ہمارے مقابلے کو آمادہ ہے۔ لیکن چند وجوہ سے جنگ رُک گئی ہے۔ جاپانیون نے

فرانس سے قرضہ لینا چاہا تھا مگر کسی مصلحت سے روپیہ دینے سے انکار کر دیا ہے، معاملے کی دوسری صورت اختیار کرنے سے ہمارے جنگی بیڑے کو یوکوہاما سے ٹیلیگرام بھی دیدیا گیا ہے۔ اِن باتون پر غور کرنے سے غالبًا تمھین معلوم ہو جائے گا کہ ہم لوگون نے ایسا کیون کیا ہے۔

لوئسی۔ آپ کی باتین سُنکر گویا میری آنکھین کھُل گیئن اور وہ راز جو ابتک تاریکی مین تھا سمجھ مین آنے لگا ہے۔

گرہم۔ لوئسی جب تم بالکل بچہ تھین اُسوقت سے مین تمھین اور تمھارے خاندان کو جانتا ہون تم یہ نہ خیال کرنا لندن مین اگر ہمارا اپنا میل جول قائم ہوا ہے مین خوب واقف ہون تم نہایت سنجیدہ اور معاملہ فہم ہو کئی بار تمھاری معرفت مجھے مُلکی کامون مین مدد ملی ہے مسٹر فریڈرک سلبی جو کاغذات لارہے تھے وہ مجھ تک تمھاری ہی معرفت آتے لیکن وہ لنڈن آنے سے پہلے ہی ضایع ہوگئے اِس بارے مین مجھے تمھاری مدد درکار ہے، مجھے معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ پرنس اولیفنٹ سے اور تم سے سلسلہ آمد و رفت اور دوستی ہے واقعی پرنس دوستی کے قابل ہین اگر انہین فخر جاپان کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔ انکے دل مین وطن کی سچی محبت ہے وہ اپنی قوم پر جان نثار کرتے ہین اگر وہ امریکہ مین پیدا ہوتے تو مین امریکہ کی خوش نصیبی خیال کرتا۔ افسوس آجکل جاپان اور امریکہ مین چشمک ہے۔

لوئسی۔ مسٹر گرہم آپکا خیال کسیقدر غلط ہے مجھ سے اور پرنس سے ذرا بھی دوستی نہین مین تو انہین غیر مُلکی ہونے کی وجہ سے نفرت کی نظر سے دیکھتی ہون تاہم اس سے انکار نہین پرنس عقیل دور اندیش اور خلیق ہین انکا چال چلن بہت اچھا ہے۔

گرہم۔ میرا یہ مطلب نہین تھا جو تم نے خیال کیا مین تو یہ کہتا ہون ایک خیر خواہ مُلک و قوم اپنے وطن کے لئے بعض نازیبا اور خوفناک کام کر سکتا ہے اور ان کامون سے اُسپر کوئی الزام بھی عائد نہین ہوسکتا وطن پرستی جملہ معائب کی پردہ پوش ہے کیا ممکن نہین اپنے وطن کی بھلائی کے خیال سے پرنس نے دونون امریکنون کو مار کر وہ کاغذات حاصل کر لئے ہون۔

لوئسی۔ ممکن ہے۔

گرہم۔ پرنس اولیفنٹ لنڈن مین محض تفریحًا نہین آئے ہین مین نے سُنا ہے اُنھین شاہ جاپان نے کسی خاص ضرورت سے بھیجا ہے آجکل دول یورپ اور حکومت جاپان باہم نیا عہد نامہ لکھنے والے ہین گو ان باتون کو اُن کاغذات سے سروکار نہین تاہم مجھے یقین ہے یہ دونون واردات

انھین کے پیچھیر مین ہوئی ہین۔
لوسی۔ معاف فرمائیے گا اگر مین یہ سوال کرون کہ ایسا سنگین جرم عاید کرنے کا ثبوت کیا ہی۔
گریہم۔ ثبوت کافی ہین شاید مین نے تم سے کہا تھا اوّل اوّل جنگ کے خوف سے جاپانی ڈر گئے تھے اب انھین یقین ہوگیا ہی امریکہ کی جنگی تیاریان محض نمائشی ہین وہ جنگ کے لئے تیار نہین ہین آخر انھین کیونکر معلوم ہوگیا ہم لوگ لڑائی کے لئے مستعد نہین علاوہ ازین جس طریقے سے ہمارے دو آدمی مارے گئے اس طرح لندن مین کوئی شخص خون نہین کرسکتا رہا یہ خیال جاپانی سفیر یہ کام کرسکتا ہے تو مین کہونگا ملکی مصالحہ اس بات کے مقتضی نہین ہوسکتے جاپانی سفیر اور اسکا تمام عملہ ایسے امور سے محترض رہے گا۔ پرنس اولیفنٹ بظاہر تو سفیر سے کوئی تعلق نہین رکھتے لیکن دراصل دونون ایک ہین۔ یہی وجہ ہے بلا اعلان ملتے جُلتے نہین یقیناً پرنس کے اشارے سے ہمارے دو آدمی مارے گئے اور وہ کاغذات انکے ہاتھ لگ گئے افسوس جن لوگون سے چھپانے کی شدید ضرورت تھی انھین لوگون کو سب سے پہلے ہمارے ارادون کی اطلاع ہوگئی۔
لوسی۔ بالفرض یہ سچ بھی سہی تو مین کیا کرسکتی ہون، پرنس سے مجھ سے زیادہ بے تکلفی نہین ملاقات ہوجانے سے معمولی صاحب سلامت ہوجاتا یا ہنسکر ایک آدہ بات کرلینا ایسا نہین کرین اُن سے ان واقعات کی نسبت دریافت کرسکون اگر راہ و رسم بھی ہو تو امید نہین وہ ان باتون کا جواب دینے پر تیار ہون۔
گریہم۔ پُرمعنی نگاہون سے دیکھکر۔ مس لوسی مین نے تین چار مرتبہ پرنس کو تمھارے پاس بیٹھے دیکھا ہی اُنکی نگاہین بہتر محبتانہ پڑنے کی عادی ہوگئی ہین جب تک تم انکے سامنے موجود رہتی ہو وہ تمھین سے باتون مین مخاطب رہتے ہین اس طریقے سے انھین وہی مسرت حاصل ہوتی ہی۔
لوسی۔ ممکن ہے انکا ایسا ہی خیال ہو مین تو ہمیشہ اُنکی صحبت سے بچتی رہتی ہون۔
گریہم۔ ہان ایسا ہی ہے اگر تم کوشش کرو تو غالباً معلوم ہوسکتا ہی۔ جاپان نے کن وجوہ سے یقین کرلیا کہ امریکہ کی نیت لڑنے کی نہین ہی مسٹر فریڈرک سلبی اور مسٹر رچرڈ ٹکر گریہم کے پاس جو کاغذات تھے وہ جاپانی سفیر کو پہنچ گئے یا ابتک پرنس اولیفنٹ کے پاس موجود ہین نیز یہ بھی دریافت ہوسکتا ہے جاپان جنگ کی تیاریان کررہا ہے یا نہین اور اس باب مین

پرنس کی کیا رائے ہے۔
لوسی۔ آپ نے جو کچھ فرمایا یہ باتین معلوم کرنا مشکل بلکہ محال ہین اوّل تو پرنس مجھ سے اسقدر بے تکلف نہین بالفرض ہوتے بھی تو یہ باتین نہ کہتے۔
گرہم۔ یہ مین بھی جانتا ہون لیکن بس لوسی محبت آدمی کی آنکھون پر پٹی باندھ دیتی ہر بڑے بڑے دانایان روزگار عشق کے ہاتھون کیا سے کیا کر بیٹھتے ہین کوشش کرنے کے پہلے ہی ہمت ہار جانا مناسب نہین باتون باتون مین بہت کچھ حال معلوم کیا جا سکتا ہے۔
لوسی۔ اُنکی نسبت تو سُنا جاتا ہے بہت جلد وطن واپس جائین گے۔
گرہم۔ اسی وجہ سے تو چاہتا ہون جس قدر جلد ممکن ہو کچھ نہ کچھ دریافت کر لینا چاہیئے تمھین ایک منٹ کا تساہل بھی نہ کرنا چاہیئے تم سمجھدار عورت ہو کسی نہ کسی طرح گفتگو چھیڑ دینا لیکن اُنھین یہ نہ معلوم ہونے پائے کہ تم مجھ سے بھی کبھی کبھی ملا کرتی ہو ورنہ بھڑک جائینگے
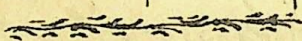
باب ۱۰

ڈنر پارٹی

کھلین گے جوہر تیغ زبان آہستہ آہستہ
کرین گے وہ ہمارا امتحان آہستہ آہستہ
(خنجر لکھنوی)

ڈیوک آف پورٹس موتھ نے اپنے احباب کو بہت بڑا ڈنر دیا ہے انکا عالیشان محل طرح طرح کے آرائشی سامانون سے دلہن بنا ہوا ہے کمرون مین اطراف عالم کے کاری گرون کی صناعیون کا سامان سجایا گیا ہے۔ سیکڑون برس کی بنی ہوئی تصویرین اور پتھر کی مورتین مکان کی رونق دوبالا کر رہی ہین۔ خوشبویات سے مکان مہکا ہوا ہے۔ برقی روشنی نے رات کو دن سے زیادہ منور کر دیا ہے محل کے پائین باغ مین بھی کسی قدر تکلف سے کام لیا ہے نادر دون مین ممالک غیر کے پھولون کے پودھے قرینہ قرینہ سے رکھے ہین ایک طرف فوارہ جاری ہے اسکا پانی گھڑی گھڑی رنگ بدلتا ہے کبھی سُرخ کبھی سبز کبھی زرد اور کبھی سفید

ہوجاتاہے جو نظروں کو نہایت خوشگوار معلوم ہوتا ہے، ناچ کا کمرہ خاص اہتمام سے سجا گیا ہے۔ ایرانی قالین کا فرش ہے بیش قیمت پردے دروازوں مین لٹک رہے ہین۔ یورپ کی ناز آفرین ہوشین نفیس نفیس پوشاکون مین بجلی کے مانند ادہر سے اودہر چمکتی پھرتی ہین انکے تعاقب مین چند نوجوان محبت مزاج اپنے چوشیلے دلون کو دبائے گھوم رہے ہین اور موقعہ ملجانے سے درد دل کا اظہار بھی کر دیتے ہین۔ چراغ جل چکے ہین مس لوسی ڈی کرولیس بھی آگئی ہین اور بال روم کے ایک گوشہ مین اپنے ساتھ ناچنے والے کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لئے ہوئے ایک ادا سے خاص سے کچھ باتین کر رہی ہین انکی آنکھون سے ایک کشش عیان ہے جو زبردستی دلون کو پہلو سے نکالے لیتی ہے پوشاک کی خوشنما اور سڈول تراش خراش نے ملائک فریب حسن کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا ہے ایکا عاشق زار سر ولیم برینڈ جو انکے ساتھ ناچنے والا ہے انکی سج دھج دیکھکر بولا۔

سر ولیم برینڈ۔ آج کے ڈنر مین لوگ کیسی کیسی فوق البھڑک اور نظرون کو خیرہ کرنے والی پوشاکین پہن کر آئے ہین۔

لوسی۔ ہان اس کی وجہ یہ ہے کہ پرنس او لیفٹنٹ نے اپنی جبلی خشک مزاجی چھوڑکر مجلس عیش مین شریک ہونا منظور فرمایا ہے۔

سر ولیم برینڈ۔ کسی قدر غمگینی سے۔ آخر تم انہین کیون ہر بات مین شامل کر دیتی ہو تمھاری ان باتون سے معلوم ہوتا ہے پرنس نے تمھارے دل پر قبضہ کر لیا ہے۔

لوسی۔ جس چیز کو آنکھین دیکھنے کی طاقت نہین رکھتین اکثر اسی طرف گمان جاتا ہے۔

سر ولیم برینڈ۔ پہلے تو تم پرنس سے نفرت کرتی تھین معلوم نہین اس قدر جلد کیون انقلاب ہوگیا۔ مسٹر ہرڈ بحر اگر ہم تمھارے منہ سے ایسے کلمات سنتے تو انکا کیا حال ہوتا ان کے نہ ہونے نے لطف صحبت پھیکا کر دیا۔

لوسی۔ مسٹر بحر کے قتل ہونے کے بعد میرا اس ڈنر مین شریک ہونے کا قصد نہ تھا لیکن غور کرنے سے سمجھ مین آیا اگر مین شریک نہ ہونگی تو کسی کا کیا نقصان ہے جو مر گیا ہے وہ زندہ نہین ہو سکتا پھر کیا وجہ ہے مین اپنے عیش کو چھوڑ دون۔

سر ولیم برینڈ۔ مجھے بھی انکے مارے جانے کا بڑا ملال ہے لیکن اپنی معمولی باتون مین فرق

ڈالنا اچھا نہین معلوم ہوتا، آج نو بجے سو کر اُٹھا کچھ دیر گاف کھیلا وہین صبح کا ناشتہ بھی کیا درزی کو پوشاک سِلنے کو دی یہ فیشن بالکل نیا نکلا ہے تم دیکھو گی تو بہت پسند کروگی، پھر کلب مین جاکر بلیرڈ کھیلا - کارونیشن ہوٹل مین کھانا کھایا وہان سے امپائر تھیٹر گیا مختصر یہ ہے انہین دلچسپیون مین دل بہلایا پھر بھی طبیعت کی افسردگی رفع نہ ہوئی -

اثنائے گفتگو مین لوسی کی نظر ایک طرف اُٹھ گئی اسنے دیکھا پرنس اولیفنٹ نفیس کپڑے پہنے ہوئے کچھ آدمیون کے ساتھ پارک مین گھوم رہے ہین اسنے اُسی طرف دیکھتے ہوئے سر ولیم برینڈ سے کہا -

لوسی - معلوم ہوتا ہے پرنس ناچنا نہین جانتے میرا خیال صحیح نہ ہوتا تو یقینی وہ بال روم مین موجود رہتے -

سر ولیم برینڈ - مجھے معلوم نہین کہو تو اُن سے پوچھ آؤن -

لوسی - نہین ان سے دریافت کرنے کی چندان ضرورت نہین آؤ ہم تم چل کر ناچین -

یہ کہکر دونون اس مقام پر آئے جہان لندن کی عیش پسند و شوقین طبع جنٹلمین اور حسین و مہجبین جوان جوان لیڈیان داد عیش دے رہی تھین یہ دونون بھی ہاتھ ملاکر ناچنے لگے - مس لوسی ڈی کرولیس جیسی حسین اور خوبصورت تھی ویسی ہی عیش پسند اور فن رقص و سرود مین دستگاہ کامل رکھتی تھی اُس کے دل فریب انداز منظر کش ادائین اور ہوشربا کرشمون نے ساری مجلس کو اپنی طرف مخاطب کر لیا تھا -

دیر تک ناچنے سے اس کی سانس پھول گئی اور ناچنے کی قوت باقی نہ رہی اسنے سر ولیم برینڈ کے کان مین کہا -

لوسی - ناچتے ناچتے بالکل تھک گئی ہون چلو پارک مین بنچ پر بیٹھکر ہوا کھائین جب تازہ دم ہو جائین گے تو واپس آئین گے -

یہ کہکر تیز رو ہرنی کی طرح بال روم سے طرارہ بھر کر نیچے پہنچ گئی اور ایک حوض کے کنارے جہان گلاب کے درخت لگے تھے اور ان کی شاخون مین لگے ہوئے سرخ و سفید پھول اپنی شادابی سے دماغ جان کو معطر کر رہے تھے ایک بنچ پر بیٹھ گئی اس کے بعد ہی سر ولیم برینڈ بھی آگیا اور اس کے برابر بیٹھکر بولا -

سر ولیم برینڈ - مس لوسی ناراض نہ ہو تو کہون چند روز سے تم کچھ برداشتہ خاطر

نظر آتی ہو بات بھی کرتی ہو تو رُکی رُکی آخر یہ معاملہ کیا ہی۔

لوئیسی۔ میری افسردگی کا سبب تو پوشیدہ نہین دو ڈیڑھ ہفتہ سے جو صدمات مجھ پر گذر رہے ہین کیا وہ اس کے مقتضی نہین کہ مین پریشان خاطر رہون۔

سر ولیم برنیڈ۔ میرے دل مین اس قسم کا خیال پیدا ہونے کا دوسرا سبب ہی مجھے یقین تھا امریکن قوم جاپانیون سے خوش نہین ہے لیکن تجربہ سے معلوم ہوتا ہی تم اس کلیہ سے مستثنیٰ ہو۔

لوئیسی۔ تمہارا مطلب میری سمجھ مین نہین آیا بہر نوع اگر تمہارا خیال صحیح بھی ہو تو اس سے کیا۔

سر ولیم برنیڈ۔ مجھے کیا، کچھ نہین۔ تاہم مین سمجھتا ہون تم قومیت کا خیال چھوڑ دینے والی ہو۔

لوئیسی۔ نہین سر ولیم برنیڈ۔ مین قومیت کا خیال نہین چھوڑ سکتی البتہ یہ ضرور ہے کہ ہر جاپانی ایکسان نہین ہوتا بہت ایسے ہوتے ہین جو ہمارے اخلاق اور عادتون کے موافق ہوتے ہین اُن سے خلا ملا رکھنا مجھے ناگوار نہین ہوتا۔

سر ولیم برنیڈ۔ شاید اُنہین لوگون مین پرنس اولیفنٹ بھی ہین، اب سے چند روز پہلے تم اقرار کر چکی ہو کہ اُن سے تمھین تنفر ہے۔

لوئیسی۔ سچ ہے اُن سے تنفر کا کوئی خاص سبب تھا جس کا مجھے خود علم نہین۔

سر ولیم برنیڈ۔ تو کیا اپنے پہلے خیال کو بھول کر۔ ....

لوئیسی۔ خیر جو کچھ بھی ہو پرنس نہایت خلیق سمجھدار اور فہیم ہین اُنھین آداب صحبت اور علم مجلس پر پورا عبور حاصل ہی وہ ہر کام بڑی مستعدی اور ہوشیاری سے کرتے ہین، اُنکی مستقل مزاجی کبھی انہین تھکنے نہین دیتی شاید یہی وجہ ہے کہ میرا دل اُنکی طرف کھنچتا ہی دیکھو وہ سامنے سے آرہے ہین اب خاموش رہو کچھ کہنا نہین۔

چند ہی منٹ کے توقف مین پرنس اولیفنٹ ڈچیس آف دی پورٹس موتھ کے ہاتھ مین ہاتھ دیے ٹہلتے ہوئے اِن لوگون کے قریب پہنچگئے پہلے تو ڈچیس نے لوئیسی سے دو چار باتین کین پھر سر ولیم برنیڈ سے مخاطب ہوگئی۔ پرنس نے لوئیسی کے ہاتھ سے اس کے ناچ کا پروگرام لے کر کہا۔

پرنس۔ مس لوئیسی کیا آپ میرے ساتھ ناچنے کی زحمت گوارا کر سکتی ہین۔

لوسی۔ آپ منظور فرمائین تو بسروچشم حاضر ہون۔
ڈچیس۔ مسکرا کر۔ پرنس سے، کیا آپ مس لوسی کے ساتھ ناچین گے۔
پرنس۔ جی ہان مس لوسی جسقدر حسین ہین ویسی ہی ناچنے مین بھی فرد ہین اور صرف ناچ ہی پر کیا موقوف ہے کوئی فن ایسا نہین جسمین انہین کمال نہ حاصل ہو۔
ڈچیس۔ مین حضور کے ارشاد کی تائید کرتی ہون۔
پرنس۔ آپ لوگون کی مہمان نوازی نے مجھے گستاخ کردیا ہے اس لئے ایک سوال کرنا چاہتا ہون گو مجھے کوئی حق نہین تاہم مین پوچھنا چاہتا ہون کیا مس لوسی بہت جلد اپنی شادی کرنے والی ہین۔
ڈچیس۔ غالباً ایسا ہی ہے سر ولیم برینڈ عرصہ سے مس لوسی کی خواستگاری کر رہے ہین جلد یا دیر انہین سے مس لوسی کی شادی ہوگی۔
پرنس۔ بہت خوشی کی بات ہے واقعی سر ولیم برینڈ نہایت فیاض منش انسان ہین۔
اس کے بعد انھون نے مس لوسی ڈی کرولین کے ناچنے کے پروگرام مین چار جگہ اپنا نام لکھکر مس لوسی کو دکھایا۔
لوسی۔ پڑھ کر۔ مجھے عذر نہین ہے۔
اب ڈچیس اور پرنس او لیفٹنٹ جس طرف سے آئے تھے اُسی طرف ٹہلتے ہوئے چلے گئے سر ولیم برینڈ نے لوسی سے کہا۔
سر ولیم برینڈ۔ مس لوسی تم پرنس کے ساتھ چار مرتبہ ناچوگی۔
لوسی۔ یہ تو صرف چار ہی مرتبہ کا پروگرام ہے اگر وہ کہین تو مین آٹھ بار ناچنے سے عذر نہ کرون۔
سر ولیم برینڈ۔ اپنی اضطراری کیفیت ضبط کر کے، مین نہین سمجھتا دفعتاً کیا طلسم ہوگیا کہ تم پرنس سے نفرت کے بدلے محبت کرنے لگین۔
لوسی۔ یہ میری خوشی ہے تمھین دریافت کرنے کا کوئی حق نہین ہے۔
اتنے مین سامنے سے پھر پرنس او لیفٹنٹ آتے دکھائی دیئے انھین دیکھکر سر ولیم برینڈ چلا گیا۔ پرنس معمولی رفتار سے آہستہ آہستہ ٹہلتے ہوئے لوسی کے قریب آئے انکا چہرہ اسی طرح روشن اور بارونق تھا جیسا ہمیشہ رہتا ہے انکے انداز یا چہرے سے کوئی شخص ان کی

دہی باتون کا اندازہ نہین کرسکتا تھا انھون نے قریب آکر کہا۔
پرنس۔ مس لوسی مجھے معاف کیجئگا مین نے اپنی حماقت سے آپ کے پروگرام کو خراب کردیا ہی
مین ناچنا نہین جانتا لیکن آپ سے خواہ مخواہ بھی ناچنے کا وعدہ کرلیا۔
لوسی۔ کچھ ہرج نہین ہے مین بھی دیر تک ناچتے رہنے سے پست ہوگئی ہون اگر آپکے ساتھ
بھی ناچتی تو اور زیادہ خستہ ہوجاتی۔ آئیے ہم آپ یہان بیٹھکر کچھ دیر باتون مین جی بہلائین۔
پرنس۔ باتین کرون یا نہ کرون ہنوز یہ تصفیہ نہین کرسکا ہون بعض اوقات دوستون کے
پاس خاموش بیٹھکر بھی وہی حظ حاصل ہوتا ہی جو اکثر پُر مذاق و دلچسپ گفتگو مین ملتا ہی۔
لوسی۔ حضور نے یہ تو میرے دل کی بات کہی ادہر ڈیڑھ ہفتہ سے میرا بھی یہی حال ہی کسی سے
بات کہنے کو دل نہین چاہتا یقین مانئے گا یہ زمانہ مین نے تنہائی اور خاموشی مین بسر
کیا ہے۔
پرنس۔ واقعی آپ مفت مین راندھی گئین مین نہین سمجھا یہان کا قانون کیسا ہے پیشیون مین
عدالت کے سامنے عورتون کے حاضر رہنے کی کوئی ضرورت نہین انکا صرف یہ کہدینا کافی ہی
مین اس مقدمہ مین کچھ نہین جانتی۔
لوسی۔ اصلیت بھی یہی ہے مجھے اس معاملہ مین مطلق علم نہین۔
پرنس۔ میرے نزدیک تو زندگی کی کچھ وقعت نہین تاہم ہمین کسی حال سے بے خبر نہ رہنا چاہئی
اسی لئے مین نے سیاحت اختیار کی، شاید آپ یقین نہ کرین گی کہ مین نے اپنی تمام عمر جاپان
ہی مین بسر کی ہی اور بہت کم وقت سیر و سفر مین گذرا ہی تو بھی مجھے یہان کی باتین عجیب و غریب
معلوم ہوتی ہین جو ہمارے مذاق کی منافی ہین مس لوسی ایک طرح مین یورپ سے ویسا
ہی نہین ہون جیسا خیال کیا جاتا ہون، میری والدہ انگریز قوم کی عورت تھین اس لئے
اگر مین بھی یورپ مین شامل ہونا چاہون تو ہوسکتا ہون لیکن سچ عرض کرتا ہون مجھے
اپنے وطن سے بہت محبت ہی اور مین وہان کی ہر بات کو عزت اور پیار کی نظر سے دیکھتا ہون
اور یورپ کی بہت سی باتین ناپسند کرتا ہون۔
لوسی۔ کون کون بات ناپسند فرماتے ہین۔
پرنس۔ یہان کی یہ رسم مجھے پسند نہین عورتین ملکی معاملات مین دخل در اندازی کرین میرا خیال
ہے عورتین ایک ایسا پھول ہین جو موسم بہار کی سرسبز شاداب شاخ مین کھل کر حسن کی بہار

دکھائے تو بہتر ہے انکا مقصد حیات عیش و آرام کو بڑھانا ہو نہ کہ مردون کی طرح دیگر معاملات مین حصہ لینا۔ ان باتون سے آپ مجھے نادان نہ خیال فرمائے گا مین اپنی دلی کیفیات کا بیان لفظون کے سانچے مین ڈھال رہا ہون، کیون آپکی کیا رائے ہو۔

لوسی - واقعی آپکا خیال درست ہو۔

پرنس - اسیوجہ سے مردون کے درمیان کھڑے ہوکر آئین ملکی مین آپ لوگون کو گفتگو کرتا دیکھکر ملال ہوتا ہے، آپ ان باتون سے یہ نہ خیال کیجئے گا مین آپ لوگون کی مصلحتون مین عیب نکالتا ہون اور آئین ملکی مین نکتہ چینی کر رہا ہون۔

لوسی بالکل خاموشی کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ پرنس اولیفنٹ بھی گفتگو کا سلسلہ ختم کرکے چپ ہوگیا۔ فوارہ اسی طرح جاری تھا اسکا مختلف رنگ بدلنے والا پانی اُسی ادائے دلکشی کے ساتھ اُچھل رہا تھا۔ لوسی کا دل زور زور دھڑکنے لگا اسنے خیال کیا۔ کیا پرنس کو معلوم ہوگیا ہے کہ امریکہ سے جو خفیہ پیغام آتے ہین وہ میری ہی معرفت جان فورڈ گرہم تک پہنچتے ہین، یہ خیال سچ ہے تو بڑے اچنبہ کی بات ہے، کیا وہ اس راز سے ماہر ہین کہ جان فورڈ گرہم مجھے ملکی معاملات مین نہایت چالاک کارکن خیال کرتے ہین۔

اسے یہ خیال کرکے خوف معلوم ہوا شاید پرنس میرے اس ارادے سے واقف ہوگئے ہین جس کی جان فورڈ گرہم نے ترغیب دی ہے ایسا ہے تو غضب ہوگیا۔

بہت دیر تک سر جھکائے سوچتے رہنے کے بعد پرنس اولیفنٹ نے سر اُٹھاکر کہا۔

پرنس - مجھے جو باتین یورپ کی ناپسند تھین بے تکلفی سے کہدین معلوم نہین اُن سے آپ خوش ہوئین یا ناراض چونکہ آپکی خدمت مین مجھے زیادہ نیاز حاصل ہے۔ اس لئے جو باتین کسی دوسرے سے کہنے کی جرات نہین کر سکتا تھا آپ سے بے تکلف کہہ گذرا۔

لوسی - شائد آپ میری تعریف کرکے خوش ہوتے ہین۔

پرنس - واقعی آپ نہایت فہیم اور ہوشیار عورت ہین ہمارے ملک مین ایسی عورتین بالکل نہین - اس دماغ کی عورت شاید یہان بھی نہ ہو - مین آپ کو اخلاق کی دیوی سمجھتا ہون

لوسی - کیا آپ عورتون کے اس اخلاق کو پسند کرتے ہین۔

پرنس - پسند کرتا ہون یا ناپسند۔ اس کی نسبت کچھ نہین کہا جاسکتا - آپ نکتہ رس ہین اس لئے آپ سے باتین کرنے مین لطف آتا ہو - دوسری وجہ یہ بھی ہو کہ مین بہت جلد اپنے وطن جانے

والا ہون۔ یہانکی مہمان نوازی دوستون کی پر لطف صحبتین اور کھیل تماشے وطن پہنچکر ہمیشہ یاد کرتا رہونگا چونکہ آپ لوگ میرے حال پر بہت زیادہ نوازش فرماتے ہین اس لئے مین اپنے اصلی خیالات ظاہر کر دیا کرتا ہون۔

لوسی۔ کیا بہت جلد جانے کا قصد ہے۔

پرنس۔ جی ہان جسقدر جلد ممکن ہوگا واپسی کی کوشش کرونگا مین جس غرض سے لندن آیا تھا پوری ہوگئی اب کوئی کام باقی نہین جس لئے یہان رہون۔

لوسی۔ کسی قدر غمگینی سے، کیا پھر کبھی لندن آنے کا قصد نہین ہے۔

پرنس۔ اس کے متعلق کچھ نہین کہہ سکتا مین اپنے بادشاہ اور اپنے ملک کا خادم ہون اگر کوئی کام نکلے اور وہ حکم دین تو یقینی آنا پڑے گا۔

لوسی۔ یہ افواہین جو مشہور تھین کہ آپ لندن مین مستقل سکونت اختیار کرنے والے ہین غلط تھین۔

پرنس۔ بہ تعجیل۔ بالکل غلط مس صاحبہ کیا آپ نہین جانتین بچہ ہمیشہ ماں ہی کے آغوش مین آرام پاتا ہے مین جاپان کا باشندہ ہون وہان کی زمین میری ماں ہے پھر مین ماں سے کیونکر جدا رہ سکتا ہون۔

لوسی۔ معاف کیجئیگا اگر مین یہ کہون بہت سے جاپانی مستقل طور سے یہان مسکن بنائے ہوئے ہین کیا اُنھین اپنی مادر گیتی کی محبت نہین۔

پرنس۔ ٹھنڈی سانس لے کر۔ مس صاحبہ ضرورت ہر شخص کو مجبور کر دیا کرتی ہے یاد رکھئے ہم مشرقی لوگ مغربی باشندون کی طرح پردیس مین کبھی شاد و خرم نہین رہ سکتے یہ ایک عذاب ہے جو ناسا عدت زمانہ سے ہم لوگون پہ نازل ہوتا ہے۔ آپ کسی جاپانی کو نہ پائین گی جو اپنے پیارے وطن کی محبت مین مستانہ دکھائی دیگا وہان کا ہر ایک متنفس چاہے جہان ہے اپنا وطن جاپان ہی خیال کرتا ہے اس بارہ خاص مین ہماری قوم سب پر فوق لے گئی ہے کسی قوم مین وطن پرستی کی ایسی روح نہ ہوگی جو ہم لوگون کے جسمون مین ودیعت ہے ہر جاپانی جب وطن سے قدم نکالے گا تو اپنے وطن کی بہبودی کا خیال دل پر آرزو مین چھپائے ہوگا۔

لوسی۔ لہٰذا آپ بھی اسی غرض سے آئے ہونگے۔

پرنس۔ یقینی۔

لوسی۔ آپنے اتنے دنون کے قیام مین اپنے وطن کو کیا فائدہ پہنچایا۔

پرنس نے اس سوال کا جواب نہ دیکر معنی خیز نگاہون سے لوسی کی طرف دیکھا وہ پرنس کی ترچھی نظرون سے کانپ گئی ایسا معلوم ہوا تیز تیز نگاہین تیر کی طرح کلیجے مین اتر گئین اور ان چھپے ہوئے رازون کو دیکھ لیا جو گوشۂ دل مین دبکے دبکائے بیٹھے تھے جس طرح آسمان پر چمکنے والے تارون کو چھوٹے بچے دیکھکر کچھ سمجھ نہین سکتے حیران ہوہو کر دیکھا کرتے ہین، لوسی بھی اسی طرح اپنے تئین نادان سمجھ کر پرنس کا منہ دیکھنے لگی۔

پرنس - پیاری لوسی - آپ مجھ سے اسکی نسبت دریافت نہ فرمائین بہت باتین ایسی ہین جو کہنا مناسب نہین گو میرا انکار آپکو ناگوار ہوگا - یقین جانئے جس وطن کو مین دنیا کی تمام چیزون سے مقدم سمجھتا ہون اسکا نیا دور شروع ہوگیا ہے اور وہ وقت آنے والا ہے کہ دنیا مین انقلاب عظیم واقع ہو - مجھے صاف نظر آرہا ہے کہ آسمان پر کالی کالی گھٹائین اٹھ رہی ہین اور دنیا پر محیط ہوتی جاتی ہین ہمین کیونکر اس خون آشام بارش سے بچنا چاہئے یہی ہلوگون کا مقصد حیات ہے (کھڑے ہوکر) مجھے ڈچس نے آپ کے پاس بھیجا تھا کھانے کی میز تیار ہے چلئے۔

یہ کہکر دونون آدمی ہاتھ مین ہاتھ دئے بغیچہ سے گذرتے ہوئے بال روم اور وہان سے بالاخانے پر جانے کے لئے سیڑہیان چڑہنے لگے جب کھانے کے کمرے کے دروازے پر پہونچے تو لوسی نے کہا۔

لوسی - شاید آپ اخبارات کا مطالعہ نہین فرماتے مین نے آج ہی ایک اخبار مین دیکھا ہے پولیس نے مسٹر فریڈرک سیلبی کے قتل کے مقدمہ کا تھوڑا بہت سراغ لگایا ہے۔

پرنس - ترچھی نظرون سے دیکھکر "ہان سراغ لگایا ہے۔

اس کے بعد اسنے پھر کچھ سوال نہ کیا مس لوسی پرنس کی اس لاپرواہی کا خیال نہ کر کے بولی۔

لوسی - ہان کچھ کچھ پتہ لگالیا ہے ولنگٹن محلے کے قریب سے ایک ریلوے لائن گئی ہے جہان ایک زخمی آدمی دیکھا گیا تھا۔ ایک ڈاکٹر نے جو اسی محلے مین رہتا ہے اپنے اظہار مین کہا ہے کہ مین نے جس رات کو مسٹر فریڈرک سیلبی قتل ہوئے ہین اس زخمی کا علاج کیا ہے۔

پرنس خاموشی سے لوسی کی گفتگو سنتے رہے انکے ماتھے پر ایک شکن بھی نہ پڑی جس سے لوسی کوئی مطلب نکال سکتی وہ حیرت سے پرنس کا منہ دیکھا کی شاید وہ کچھ بھی کہنا چاہتی تھی کہ ایکایک خانساماں

نے آکر پرنس سے عرض کیا۔

خالنساماں۔ حضور کو ڈچیس صاحبہ نے بارہ نمبر کمرے مین بلایا ہے۔

پرنس۔ اچھا کہو آتا ہون (لوسی سے) سامنے بہت مجمع ہے شاید آپ کو لوگون کے ہٹانے مین تکلیف ہو اس لئے مین آگے چلتا ہون آپ میرے عقب مین تشریف لائین۔

باب ۱۱

مریضہ کے خیالات

مین بھی راضی ہون اسی مین کہ مزا ملتا ہو
ستم آمیز ہے اے چرخ ہر اک بات اسکی
(خنجر لکھنوی)

کھانے سے فارغ ہوکر پرنس اولیفنٹ مس لوسی ڈی کرویس کو اسکی بیمار خالہ کے یہان پہنچا آئے جو ڈیوک آف دی پورٹس موتھ کی دعوت مین شریک ہونے کے لئے بمشکل آکر ایک کمرے مین لیٹی ہوئی تھی۔

پرنس کے جانے کے بعد مریضہ کچھ دیر تک لوسی کا منہ دیکھتی رہی اسوقت مریضہ کے دل مین عجیب عجیب خیالات جوش مار رہے تھے اسنے غمگین لہجہ مین کہا۔

مریضہ۔ لوسی ڈی کرویس نیویارک مین جب تمھین پرنس کے ساتھ لوگ سیر کرتے دیکھین گے تو دل مین کیا خیال کرین گے۔

لوسی۔ یقینی وہ لوگ مجھ سے نفرت کرین گے۔

اتنے مین ڈچیس آف دی پورٹس موتھ بھی آگئی اور ان لوگون کی گفتگو سننے لگی اس سے مخاطب ہوکر مریضہ بولی۔

مریضہ۔ شائد اب جاپانیون سے اور ہم لوگون سے جنگ نہ چھڑے گی لیکن چند روز قبل تو سنا گیا تھا بہت جلد لڑائی شروع ہو جائے گی۔

ڈچیس۔ جنگ چھڑتی تو ہمارا ہی نقصان تھا جاپانیون سے اور ہم لوگون سے تازہ ہی عہدنامہ

لکھا گیا ہے اسے شکست کرنے کے بعد کچھ فائدہ نہ ہوتا، امریکہ والے بڑے دانشمند ہین جو اُنھون نے جنگ کرنا ملتوی رکھا ہے پرنس آو نیفنٹ نصف انگریز ہین انکی والدہ لارڈ برڈووڈ کی اکلوتی صاحبزادی تھین جس زمانے مین لارڈ موصوف سرکار برطانیہ کے سفیر تھے ان دنون مین انکی صاحبزادی کی شادی موجودہ شاہ جاپان کے چھوٹے بھائی سے ہوئی تھی۔ مین سمجھتی ہون جاپان کا انگلینڈ کے ساتھ وہ پہلا ہی عقد تھا اس کے قبل کبھی انگریز قوم کی لڑکی جاپانیون کو بیاہ کر نہین گئی تھی۔

لوسی۔ اس طریقے سے پرنس آدھے انگریز ہین مگر انکا امتحان لیا جائے تو معلوم ہوجائے انکے دل مین انگریزی خیالات کا گذر بھی نہین وہ ٹھیٹھ جاپانی ہین۔

ڈچیس۔ افواہاً سنا جاتا ہے پرنس یہان کسی پرائیویٹ کام سے آئے ہین خیر جو کچھ بھی ہو یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے ان سے پہلے اور کسی غیر ملکی نے ہم لوگون کی صحبت مین ایسا رسوخ نہین پیدا کیا تھا۔

یہی ذکر تھا کہ سر ولیم برینڈ آگیا اور مس لوسی کو مخاطب کر کے کہا۔

سر ولیم برینڈ۔ مس لوسی ابھی ایکبار ہمارا ناچ باقی ہے۔

یہ سنتے ہی مس لوسی اُٹھ کھڑی ہوئی اور سر ولیم برینڈ کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر روانہ ہوئی۔ راستے مین سر ولیم برینڈ نے کہا۔

سر ولیم برینڈ۔ کیا آپ پرنس کے ساتھ ناچینگی۔

لوسی۔ نہین (انگلی سے بتا کر) وہ دیکھو پرنس بھی آرہے ہین۔

اتنی دیر مین پرنس اونیفنٹ قریب آگئے اور مس لوسی سے مخاطب ہوکر بولے۔

پرنس۔ مین آپ سے شرمندہ ہون، آپکا وقت بہت ضایع کیا آپ دوستون سے ہنس بول کر جو لطف اُٹھاتین وہ میری وجہ سے برباد ہوگیا یہی حماقت کیا کم تھی کہ نہ تو خود ہی ناچا نہ آپ کو ناچنے دیا، آپکی مسافر نوازیون سے امید ہے معاف کیجئے گا۔

لوسی۔ ہنسکر۔ چلئے ہم لوگ پارک مین چل کر باتین کرین ابھی ہماری باتین ختم نہین ہوئی ہین۔

پرنس پارک کی طرف بڑھے انکے ساتھ مس لوسی بھی روانہ ہوئی۔ سر ولیم برینڈ کا دل نہ چاہتا تھا کہ پرنس کے ساتھ جائے لیکن لوسی کی خوشی نہ کرنا اس کے امکان سے باہر تھا

وہ بھی انکے عقب مین آہستہ آہستہ روانہ ہوا اور پہلے جہان ان لوگون مین بات چیت ہوئی تھی وہین پہنچکر اُسی بنچ پر سب کے سب بیٹھ گئے۔

لوئسی۔ پرنس سے "گو آجکی باتون سے معلوم ہوگیا ہے آپ بعض باتون کا جواب دینا ناپسند کرتے ہین پھر بھی ایک بات دریافت کئے بغیر مجھ سے رہا نہین جاتا۔

پرنس۔ شوق سے کہئے۔

لوئسی۔ کچھ دیر پہلے آپنے فرمایا تھا آپکا ملک گہرے گہرے بادلون سے گھرا ہوا ہے کیا یونائٹڈ اسٹیٹ اور جاپان سے جنگ چھڑنے کے خیال کو ملحوظ نظر رکھکر آپنے یہ خیال ظاہر فرمایا تھا۔

پرنس۔ مس لوئسیؔ مین نے جسقدر آپ سے کہا ہے وہی کافی ہو امید ہے مجھے اس کے جواب سے معاف رکھیگا، غالبًا آپکو یاد ہوگا ابھی مین نے کہا تھا مہربانی کرکے میرے وطن کے متعلق مجھ سے کوئی سوال نہ کیجئے گا ورنہ دوسری صورت مین سوالون کا جواب نہ دیسکونگا

لوئسی۔ کیون مجھ سے کہنے مین کیا ہرج ہے آپ خود تسلیم کرچکے ہین جو باتین کسی سے کہنے کے لائق نہین ہوتین وہ بھی تم سے کہدیا کرتا ہون۔

پرنس۔ سچ ہے کیا آپکو معلوم نہین آپ اُسی ملک کی عورت ہین جسے ہم لوگ نظر بھر کر دیکھنا بھی پسند نہین کرتے۔

لوئسی۔ کیا آپکا خیال ہے مین وہ باتین افشا کردونگی جو آپ بیان فرمائین گے۔

پرنس۔ کچھ سکوت کرکے مجھے معلوم ہے کئی قومین ملکر امریکن قوم بنی ہے تاہم آپ لوگ کسی نہ کسی طرح اپنے وطن کی نسبت دوسرون کے خیالات معلوم کرنا چاہتے ہین آپ لوگ یہ خیال نہین کرتے کہ ہم جن وسائل سے کام نکالنا چاہتے ہین وہ جائز ہین یا ناجائز۔

لوئسی۔ مین اُن لوگون مین نہین ہون۔

پرنس۔ پھر بھی احتیاط لازم ہے ہمین اپنے وطن کے رازون کو محفوظ ہی رکھنا مناسب ہو۔

پرنسؔ کی باتون سے لوئسیؔ خاموش ہوگئی وہ دل ہی دل مین کچھ سوچنے لگی پرنس بھی افسردگی اور حیرت سے ساکت وصامت بیٹھے رہے بہت دیر بعد لوئسیؔ نے کہا۔

لوئسی۔ آپ بڑے مستقل مزاج متین اور صاف گو آدمی ہین مین نے کبھی آپ کو دنیاداری کی باتین کرتے نہین دیکھا۔

پرنس۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو ہم لوگون نے صرف وطن پرستی کو اپنا مقصد زندگی سمجھ لیا ہو

ہماری جانین ہمارا مال ہمارا عیش و آرام وطن پر قربان ہو یہی وجہ ہے ہم لوگ بالکل صاف گو ہین جو کچھ دل مین ہوتا ہو بیدھڑک کہہ دیتے ہین ایک زمانے سے ہم لوگ کھیل تماشے ناچ کود اور جملہ راحت کے سامانون کو بھول گئے ہین۔

سر ولیم برینڈ۔ ٹیڑھی نظر سے پرنس کو دیکھتے ہوئے لوئسی سے۔ ولمٹ تمھارے منتظر ہین ناچ کا وقت قریب آگیا ہو۔

لوئسی۔ پرنس سے معاف فرمائے گا ناچ کا وقت آگیا ہو اس لئے جا رہی ہون آپ سے استدعا ہے جانے کے قبل ایک مرتبہ میری خالہ صاحبہ سے ملاقات کرلیجیگا۔

پرنس۔ کچھ مضائقہ نہین آپ تشریف لیجائین مین آپکی خالہ صاحبہ سے ضرور ملونگا اور ڈچیس صاحبہ کو نیز تمام احباب کو ایک مرتبہ اپنے مکان پر تکلیف دینا چاہتا ہون میرا قصد ہو بہت جلد وطن واپس جاؤن۔ لنڈن چھوڑنے کے قبل ایک مرتبہ آپ صاحبان کو زحمت دیکر وہ تمام سامان دکھانا چاہتا ہون جو میرے ملک کی اعلیٰ صنعت گری کا نمونہ ہے کیا مہربانی فرماکر آپ لوگ میری درخواست منظور فرمائین گے۔

لوئسی۔ ہم لوگ سر آنکھون سے چلین گے شائد میری خالہ نہ جاسکین انکی علالت روز بروز بڑھتی جاتی ہے آپ ڈچیس صاحبہ سے مل کر کوئی دن مقرر کرلیجیے۔

پرنس۔ میرے نزدیک کل ہی آپ لوگ تکلیف کرین تو بہتر ہے۔

لوئسی۔ کل کئی جگہ جانا ہے لیکن آپکا حکم ٹالنا آسان نہین مین ضرور چلونگی آپ ڈچیس سے بھی وعدہ لے لیجیے۔

پرنس اور لیفٹننٹ جب ڈیوک آف دی پورٹس موتھ کے مکان سے نکلکر اپنی دولت سرا روانہ ہوئے اسوقت صبح صادق کے آثار نمایان ہو چلے تھے تارے ایک ایک کرکے چھپ گئے تھے، چھوٹے چھوٹے ابر کے ٹکڑون کے درمیان سے نور سحر نمایان تھا۔

پرنس اور لیفٹننٹ اپنی موٹر سے اُترکر صبح کے سہانے منظر سے فرحت حاصل کرتے ہوئے پیادہ سینٹ جیمیس اسکوائر کی طرف روانہ ہوئے۔ ساری رات ناچ گانے کی صحبت مین بسر کرنے سے انکا دماغ مختل ہو رہا تھا لیکن صبح کی ٹھنڈی ہوانے مسیحائی کا کام کیا وہ کلفت اور سستی رفع ہوگئی۔ انکے مکان مین ایک پائین باغ تھا اس مین مالک غیر کے پھولون کے پودے منگواکر قرینہ قرینہ سے جائے گئے تھے ان کی شاخون مین لگے

ہوئے پھولوں کی مہک سارے پارک کو معطر و معنبر کئے تھی - گذشتہ شب کو کسی قدر بارش ہو جانے سے پھولوں پر غضب کی بہار ٹپکی پڑی تھی - جسوقت پرنس کے دماغ میں پھولوں کی خوشبو پہنچی اور دل کو فرحت حاصل ہوئی اسوقت انھیں اپنا وطن یاد آگیا - صبح کا سہانا سماں تھا، گھر کے ملازم ہنوز اپنے اپنے بستروں پر پاؤں پھیلائے چین سے میٹھی نیند سو رہے تھے ،لیکن ایک فلک ستائی ہوئی فاقہ زدہ فقیرنی اسوقت بھی آس لگائے دروازے پر موجود تھی پرنس اپنے دلی خیالات میں اُلجھے ہوئے پارک سے ہو کر مکان میں داخل ہونا چاہتے تھے کہ اس فقیرنی سے ٹکرا گئے فقیرنی خوف سے تھر تھر کانپنے لگی پرنس اس اتفاقیہ واقعہ سے نادم ہو گئے اور ٹوپی آتار کر اس سے معافی مانگی پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر تین چار اشرفیاں عنایت کیں۔

اسوقت انکا دل مختلف خیالات کا جولانگاہ بنا ہوا ہے انھیں پردیس کی مصیبتوں کا پورا اندازہ ہو گیا ہے وہ دل ہی دل میں وطن کی راحتوں سے اسکا تقابل کر رہے ہیں - انھیں یہ بھی خیال آیا شائد وہ مغربی ممالک کے باشندوں سے میل جول قائم نہ رکھ سکیں گے ایک روز انکی عیاش صحبتوں سے کنارہ کش ہونا پڑے گا - انھیں محسوس ہونے لگا کہ انگلینڈ کے باشندے مجھے محبت مروت اور دوستی کی رسیوں میں جکڑنے کی کوشش کر رہے ہیں کیا ان لوگوں نے میرے دلی رازوں کو معلوم کر لیا ہے خیر کچھ بھی ہو میں نے جو قصد کر لیا ہے اس سے نہ ہٹونگا خواہ میری جان ہی کیوں نہ جاتی رہے۔

انھیں باتوں پر غور کرتے ہوئے پرنس اوکیفہ مکان کے آخری پھاٹک تک پہنچے انکے یہاں جاپانی ملازمین کے سوا کوئی انگریزی نوکر نہ تھا۔ انکے ملازمین پرنس کی عدم موجودگی میں بڑی ہوشیاری اور مستعدی سے اپنی ڈیوٹی پر حاضر رہا کرتے تھے۔ رات بھر پرنس کے نہ آنے سے کئی آدمی ضرورت سے زیادہ جاگ کر گھر کی حفاظت میں مصروف تھے۔ پرنس کو آتے دیکھکر سب لوگ تعظیم کو کھڑے ہو گئے ایک آدمی نے دست بستہ جاپانی زبان میں کچھ عرض کی پرنس نے سر کے اشارے سے جواب دیکر لائبریری کی طرف قدم بڑھایا اور وہاں پہنچکر ٹیبل کے قریب والی کرسی پر بیٹھ گئے۔

ٹیبل پر ایک ٹیلیگرام رکھا تھا پرنس نے اسے اُٹھا کر پڑھا ہنوز تار ہاتھ ہی میں تھا کہ انکا سکریٹری مایو لائبریری میں داخل ہوا یہ پرنس کا نہایت معتبر اور خیر خواہ ملازم تھا صورتا

شکل مین بعینہ پرنس سے مشابہ تھا، کوئی نیا شخص پہلی نظر مین دونون کو دیکھکر امتیاز نہین کرسکتا تھا۔

مایو۔ حضور مین دیکھتا ہون بہت جلد کوئی واقعہ پیش آنے والا ہے کل حضور کی عدم موجودگی مین ایک یوروپین آیا تھا، آپ کے موجود نہ ہونے سے کارڈ دیکر چلا گیا ہے۔

پرنس۔ کارڈ پر مسٹر ہاری کا نام لکھا دیکھکر، "تم نے اُسے کیا جواب دیا۔

مایو۔ اُسنے انگریزی زبان مین بہت سے سوال کئے مگر مین انگریزی زبان بہت کم سمجھتا ہون اس لئے کچھ سمجھ نہ سکا وہ کل پھر آئیگا۔

پرنس۔ آئے گا تو آنے دو، مایو تم بالکل ہراسان نہ ہو جو ہوتا ہوگا ہو رہے گا مجھے ذرا بھی خوف نہین۔
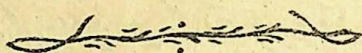
باب ۱۲

سینٹ جیمس اسکوائر

تم مہربان ہو ہمپر یہ لطف ہے تمھارا
ورنہ ہم اپنے ذوق باطل کو دیکھتے ہین
(خنجر لکھنوی)

ڈیوک آف دی پورٹس موتھ کی دعوت کے دوسرے روز سہ پہر کو مس لوئسی دی کروس ڈچس کے ہمراہ پرنس اور لیفٹننٹ کے دولت کدہ پر گئی۔ مکان کی آرایش و زیبائش دیکھکر اس کے تعجب کی حد نہ تھی اسنے حیرت سے پوچھا۔

لوئسی۔ حضور کے مکان کی آرائش دیکھکر مین متحیر ہون مجھے یقین نہ تھا حضور اس قدر سلیقہ پسند اور شوقین مزاج ہونگے۔ یہان کی چیزون سے حضور کی اعلیٰ قدر شناسی کا پتہ چلتا ہے۔

پرنس۔ مسکراتے ہوئے، باوجود اس شوقینی کے میرے ملک مین کوئی فضول خرچ نہین ہے

ہم لوگ جو روپیہ پیدا کرتے ہین اُنہین کچھ اور ہی طریقہ سے صرف کرتے ہین - آپ اسوقت میرے مکان مین جسقدر سامان ملاحظہ کر رہی ہین ان مین میری ذاتی کوئی چیز نہین ہے پشتہا پشت سے یہ چیزین میرے خاندان مین ایک کو دوسرے سے وراثتاً ملتی چلی آئی ہین - سامنے ٹیبل پر جو بر نجی رنگ کی تپلی رکھی ہے یہ تخمیناً چار صدیون سے میرے خاندان مین ہے دروازون پر جو پردے آویزان ہین یہ اسقدر پرانے ہین جب آپکے ملک مین شائد پردونکا رواج بھی نہ ہوگا۔

ڈچیس۔ حضور کے گردن کا وائیلٹ رنگ مجھے بہت مرغوب ہی۔

پرنس۔ آپ مجھپر خاص عنایت فرماتی ہین شائد اسی وجہ سے اس رنگ کی خوشنمائی اپنی اصلی حالت سے زیادہ بہتر دکھائی دیتی ہی۔

لوئسی۔ حضور کے یہان کی ہر چیز نرالی شان دکھاتی ہی طرفہ یہ ہی حضور نے کھڑکیان بند کرکے انکی دلکشی مین اور بھی اضافہ کر دیا ہی میرے خیال مین کبھی کبھی دروازون کا بھڑا ہونا مرغوبیت کی شان پیدا کر دیتا ہے لیکن ہر وقت کسی دل گرفتہ کی طرح بند رہنا بھی مناسب نہین -

پرنس - کھلی ہوا مفید اور مفرح تو ضرور ہوتی ہی لیکن آپ لوگون کے گورنمنٹ آفس سے جو ہوا آتی ہے وہ کسی قدر گرم اور پریشان کن ہوتی ہی - کھڑکیان بند رکھنے کا ایک سبب یہ بھی ہی کہ راہ کا شور وغل میرا دماغ پراگندہ کر دیتا ہے - اس جگہ کھڑکیان بند کرکے مین اطمینان و سکون قلب سے اپنے وطن کی نسبت مفید باتین سونچتا اور انپر غور کرتا رہتا ہون (ڈچیس سے) آپ میرے وطن کا میوہ کھاکر نہایت محظوظ ہونگی یہ پھل میرے وطن سے خاص میرے واسطے بھیجے گئے ہین - مغربی ممالک مین یہ چیزین پیدا ہی نہین ہوتین یہ سُنکر آپ اور بھی متعجب ہونگی کہ یہ پھل کیمیاوی ترکیب سے روانہ کیے گئے ہین ان پر ایک قسم کا روغن ملا گیا ہے جس کی وجہ سے عرصہ تک خراب نہ ہونگے - لندن والون کو پھلون کے محفوظ رکھنے کی تدبیرین معلوم نہین ہین یہ نسخہ ہمارے یہان کے طبیبون نے بڑی دماغ سوزی سے ایجاد کیا ہے - وہ پھل جسکا چھلکا زرد رنگ کا ہی بیحد لذیذ اور شیرین ہوتا ہی جاپان مین تو مشہور ہے اس پھل مین آب حیات کی سی تاثیر ہے نیز یہ بھی سنتا ہون اگر اس پھل کو کھاکر یکسوئی قلب سے گذشتہ باتون کا خیال کیا جائے تو گویا وہ منظر پیش نظر ہو جاتا ہی اور سب باتین ویسی ہی معلوم ہوتی ہین جو گذر چکی ہین۔

لوسی - جو زمانہ گذر گیا اس کی یاد فضول ہے آئندہ کیا ہوگا یہ دیکھنا چاہئے۔
پرنس - درست ہے گذشتہ زمانہ ہمارے ہاتھ سے نکل چکا ہے اسکا افسوس بیکار ہی سا ہے لیکن آئندہ کی نسبت ہم بہت سی مفید باتین سوچ سکتے ہین اور ان پر عمل کر کے مستفیض بھی ہو سکتے ہین۔
ڈچس - مین اس خیال کی تائید نہین کر سکتی، یہ صحیح ہے ہم سوچ سکتے ہین لیکن ہمارا خیال عملی صورت اختیار کرے ذرا مشکل ہے یہ کیا فرض ہے جو ہم سوچین اسے سارا زمانہ پسند کر کے قابل عمل سمجھے۔
پرنس - مسکرا کر - میرا تو یہی خیال ہے ہمارے کامون کو پورا ہونے مین بالکل دیر نہین لگتی اگر ہم مستعد ہو جائین تو پہاڑ کو اکھیڑ سکتے ہین۔ مس لوسی آپ جس سرزمین پر پیدا ہوئی ہین وہ سرزمین بالکل نو آباد ہے وہان کا تمدن بھی ویسا نہین جیسا اور ممالک کا ہے تاہم اسنے طے کر لیا ہے وہ ہر کام اپنی خواہش کے موافق کرے گی اور اسنے اس خیال پر عمل بھی شروع کر دیا ہے۔

اسوقت مس لوسی پردون کو دیکھ رہی تھی ان پردون مین بہت سی تصویرین بنی تھین جو جاپان کی پرانی تصویر کشی کا بہترین نمونہ تھین گو پردے میلے ہو گئے تھے مگر کوئی ایسی خرابی نہ ہوئی تھی جس سے قابل استعمال نہ سمجھے جاتے۔ پرنس نے لوسی کو ادہر متوجہ دیکھکر ایک ایک تصویر کا حال بیان کرنا شروع کیا۔ لوسی دیر تک انکی باتین سنتی رہی پھر کچھ خیال کر کے بولی۔
لوسی - جاپانی باشندے ہمیشہ گذشتہ باتون کو کثرت سے پسند کرتے ہین جس سے کوئی فائدہ متصور نہین اگر آئندہ کی نسبت کچھ سوچین تو کیا ہرج ہے۔
اس کے جواب مین پرنس کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن چند مہمانون کے رخصت طلب کرنے سے وہ جواب نہ دے سکے اور اخلاقاً انہین وداع کرنے دروازے تک گئے۔
پرنس کے جانے کے بعد لوسی کمرے مین ادہر ادہر ٹہل کر وہان کی ہر چیز کو غور سے دیکھنے لگی ایک چھوٹے ٹیبل پر ہاتھی دانت کا خوبصورت سا صندوقچہ رکھا تھا جس پر خوشنما مگر بھدا نقش و نگار بنا تھا وہ اس بکس کی صناعی پر غور کرنے لگی بنانے والے نے کچھ اس ترکیب سے بنایا تھا کہ بغیر سمجھے ہوئے کوئی اسے کھول نہ سکتا تھا لوسی نے اسے کھولنے کی بہت کوشش کی لیکن ناکام رہی۔
چند منٹ بعد جب پرنس جانے والے احباب کو رخصت کر کے کمرے مین واپس آئے لوسی

نے وہ بکس انہین دکھاکر کہا۔
لوئسی ۔ حضور جبوقت سے لوگون کو رخصت کرنے کے لئے باہر تشریف لے گئے تھے جبھی سے مین اس بکس کو کھولنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جس طرح جاپانیون کے دلی رازون کا معلوم کرنا دشوار ہے مجھے اس بکس کا کھولنا مشکل ہوگیا، ازراہ نوازش مجھے بھی یہ معمہ سمجھائیے۔
پرنس نے ہنسکر اس کے ہاتھ سے بکس لے لیا۔ بکس کے گوشہ مین بڑی دانائی سے ایک اسپرنگ لگایا تھا جسے دباتے ہی فوراً ڈھکنا کھل گیا۔
پرنس ۔ شاید یہ بکس خالی ہو۔
لوئسی ۔ مجھے عنایت فرمائیے دیکھون۔
پرنس نے بکس دیدیا لوئسی نے اس مین ہاتھ ڈال کر ایک سم آلود تیز اور چمکدار چھری اور ایک ریشمی رسی کا گولا نکالا۔ چھرا جاپان کا بنا تھا اس کی چمک مین نیلاہٹ نمایان تھی رسی بہت موٹی تو نہ تھی لیکن اسپر چکنا چکنا خشک مصالحہ مَلا ہوا تھا۔
لوئسی ۔ حضور یہ کیا ہے کیا یہی دونون چیزین جاپان کا آلات حرب ہین۔
پرنس نے جواب نہ دیکر مس لوئسی کے ہاتھ سے دونون چیزین لے کر بکس مین رکھدین اور بکس بند کردیا۔
لوئسی ۔ کیا میرے دیکھنے مین کچھ ہرج تھا جو حضور نے اُن دونون چیزون کو بند کردیا۔
مذکورہ بالا الفاظ کہتے وقت لوئسی کا سر چکرانے لگا آنکھون کے نیچے اندھیرا چھاگیا اور غشی سی طاری ہونے لگی۔ اسے یاد آگیا چند روز پیشتر ایسی ہی چھری کی تصویر اخبار مین شایع کی گئی تھی جس کے نیچے لکھا تھا اسی چھری سے مسٹر فریڈرک سلبی کا خون ہوا ہے اس قسم کی چھریان ممالک یورپ مین دکھائی نہین دیتین اسنے اخبار مین یہ بھی مطالعہ کیا تھا کہ قاتل نے مسٹر رچیرڈ ہیٹر گرہم کو پھانسی لگاکر قتل کیا ہو، کیا وہ رسّی جسنے مسٹر ہکٹر کی جان لی یہی ہے اس خیال سے اس کی حالت ابتر ہوگئی پرنس نے اس کی یہ حالت دیکھکر آہستہ سے کہا۔
پرنس ۔ میرا خیال تھا بکس خالی ہو افسوس اس غلطی سے آپکو تکلیف پہنچی آپ اُن چیزون کو دیکھکر خوف زدہ ہوگئین مجھے اپنی غلطی پر سخت ندامت ہے۔
لوئسی ان باتون کا جواب نہ دے سکی اسکا سر چکرا رہا تھا معلوم ہوتا تھا کہ ازدہ

زور گردش کر رہا ہے۔ پاؤن کے نیچے سے زمین نکلی جاتی ہے اسکا دم گھٹنے لگا خوف اس قدر بڑھا کہ وہ وہان کی آرائشی سامانون اور درو دیوار تک کو قاتل سمجھکر سہمنے لگی اپنے اپنی حالت کو زبردستی درست کرتے ہوئے ڈچیس سے کہا۔

لوسی۔ آہستہ سے، میری طبیعت بگڑ رہی ہے کچھ ہرج نہ ہو تو گھر چلئے۔

ڈچیس پہلے ہی گھر جانے کو آمادہ تھین فوراً کھڑی ہوگئین پرنس اُن کو رخصت کرنے دروازے تک آئے اور انھین رخصت کرتے ہوئے بولے۔

پرنس۔ مین آپ لوگون کا ممنون ہون آپ نے اپنی عنایت سے ایک دیسی کی عزت افزائی فرمائی ہے مین ہمیشہ آپکی اس نوازش کو یاد رکھونگا۔

ڈچیس۔ مجھے حضور کے یہان آکر صرف افتخار ہی نہین حاصل ہوا بلکہ دلی مسرت بھی ہوئی جسے بیان نہین کرسکتی جتنی دیر مین یہان رہی یہ نہین معلوم ہوا لنڈن مین ہون بلکہ یہی خیال رہا ہم لوگ جاپان مین بادشاہ کی محل سرا کا معائنہ کر رہے ہین۔

پرنس۔ یہ آپکی محبت ہے جو ایسا خیال کرتی ہین۔

مس لوسی دی کرولیس گاڑی پر بیٹھکر کسی قدر مطمئن ہوئی اسے جسوقت ان چیزونکا خیال آتا تھا روح کانپ جاتی تھی اُسے خیال ہوا شائد پرنس ہی نے دونون امریکنون کا خون کیا ہے۔ ڈچیس مس لوسی کا دلی اضطراب نہ سمجھ سکی اسنے دوسرے موضوع پر گفتگو شروع کی۔

ڈچیس۔ مس لوسی میری سمجھ مین نہین آتا تمھارے دل کی کیا حالت ہے لنڈن کا ذی عزت و دولت مند نواب سر ولیم برنیڈ تم سے شادی کرنے کا خواہشمند ہے تم انکی خواہشات کی پرواہ بھی نہین کرتی ہو۔ تم نے بارہا مجھ سے بیان کیا ہے پرنس کو جاپانی ہونے کی جہت سے نظر بھر کے دیکھنا بھی پسند نہین کرتین مگر چند ہی روز مین کایا پلٹ گئی دیکھتی ہون تمھارا خیال ہر وقت پرنس کی طرف مائل رہتا ہے گویا اس جاپانی پرنس نے تمپر جادو کر دیا ہے۔ لوسی مین اقرار کرتی ہون پرنس خوبصورت وجیہ دولتمند شجاع اور دور اندیش ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہونگی تمھین کوئی رائے قائم کرنے کے پہلے اچھی طرح غور کر لینا چاہیے جاپانی شاہزادہ سے محبت کرنا مناسب ہے یا نہین۔ پرنس انگلستان سے مفید مطلب معلومات تو یقیناً لیجائینگے لیکن محبت کر کے کسی عورت کو اپنے ساتھ لیجانا پسند کرین گے یا نہین اسکا جواب دینا مشکل ہے

لوئسی۔ افسردگی سے۔ مجھے امید ہو آپ اس باب مین زیادہ گفتگو کرکے مجھے آزار نہ پہنچاینگی۔ مین ایسی باتین سننا پسند نہین کرتی ہون۔

ڈچیس نے راستے بھر پھر کوئی بات نہ کی گھر پہونچکر اسنے ٹیلیفون سے سر ولیم برینڈ کو پکار کر کہا۔

ڈچیس۔ آج سہ پہر کو ہم لوگ پرنس اولیفنٹ کے یہان چار کی دعوت مین گئے تھے تم نے وہان نہ جاکر خوب نہ کیا معلوم نہین کیا سبب ہے لوئسی وہان سے بہت افسردہ اور اداس واپس ہوئی ہے راستے بھر خاموش بیٹھی رہی گھر پہنچتے ہی سیدھی اپنے کمرے مین چلی گئی ہے۔ میرا خیال ہے کسی خاص وجہ سے وہ پرنس سے ناراض ہو گئی ہو۔

سر ولیم برینڈ۔ مجھے اس افسوسناک خبر سے قلق ہوا۔

ڈچیس۔ آج شب کو تمھین یہان ضرور آنا چاہئے۔

ولیم برینڈ۔ ضرور حاضر ہونگا۔

اسی دن رات کو سر ولیم برینڈ ڈیوک آف ڈی پورٹس موتھ کے مکان پر آئے ڈیوک پولیٹکل کمیٹی مین گئے ہوئے تھے گھر پر ڈچیس انکی صاحبزادی مس جولیا مرٹن اور لوئسی ڈی کرولیس تھین کھانا کھانے کے بعد جب ڈچیس اور جولیا مرٹن بغیچہ مین ٹہلنے چلی گئین تو سر ولیم برینڈ نے لوئسی سے کہا۔

سر ولیم برینڈ۔ مس لوئسی اسوقت مین آپ کو بہت محزون دیکھتا ہون کیا آپ مجھ سے اسکا سبب بتا سکتی ہین۔

لوئسی۔ خاموش۔

سر ولیم برینڈ۔ کیا پرنس اولیفنٹ نے اپنی حماقت سے آپکو کوئی صدمہ تو نہین پہنچایا ہو۔

لوئسی۔ غصہ سے تم میرے سامنے انکا نام نہ لو مین انکا ذکر سننا پسند نہین کرتی۔

سر ولیم برینڈ۔ مجھے بھی اس جاپانی سے دلی تنفر ہے آپ مطمئن رہین پھر کبھی اسکا نام میری زبان سے نہ سنئے گا۔

لوئسی۔ بہت دیر تک خاموش رہکر۔ سر ولیم برینڈ تم نے مجھ سے متواتر شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی ہو۔

سر ولیم برینڈ۔ ہان آپکا خیال صحیح ہو مین پھر بڑی لجاجت کے ساتھ استدعا کرتا ہون مجھے

اپنی ناز برداری کے لئے قبول کیجئے۔

لوئسی۔ مین تھین قبول کرون گی مگر ایک شرط سے۔

سر ولیم برینڈ۔ خوش ہوکر۔ وہ شرط کیا ہے جلد بیان کیجئے۔ مین سننے کے پہلے ہی شرط منظور کرتا ہون۔

لوئسی۔ نہین پہلے سن لو۔ تھین کل ہی سب جگہ اس شادی کا اعلان کرنا ہوگا تاکہ سبکو معلوم ہوجائے مین تم سے شادی کرنے پر رضامند ہون لیکن عقد تین ماہ بعد ہوگا اس مدت مین تم مجھ سے کچھ کہہ نہین سکتے ہو۔

سر ولیم برینڈ۔ منظور ہے، یہ تو بتائے کیا یہ شرط خود آپنے تجویز کی ہے یا کسی دوسرے کی صلاح سے ایسا کہا ہے۔

لوئسی۔ سر ولیم حقیقت مین یہ خیال مجھے آج ہی بلکہ ابھی پیدا ہوا ہی۔
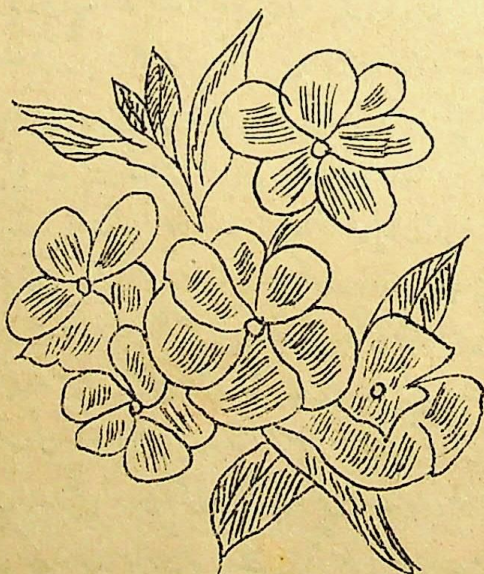
باب ۱۳

پارک لین

تو آشنا کسی کا اے بیوفا نہین ہے
تیری ہوس مین کیا کیا اہل ہوس ہے رہین
(خنجر لکھنوی)

باب ماسبق کے واقعات کے دوسرے دن مس لوئسی ڈی کرولیس پارک لین مسٹر جان نورٹو گرہم امریکن سفیر کے مکان پہنچی اسوقت اُس کے یہان چند احباب کی دعوت تھی وہ دوستون سے باتون مین مصروف تھا، لوئسی ملاقات کے کمرے مین سفیر کا انتظار کرنے لگی - ایک آدمی نے سفیر کو مس لوئسی کے آنے کی اطلاع دی وہ فوراً اُٹھکر اس کے پاس آیا۔

لوئسی - مسٹر گرہم مجھے آپ سے بہت زیادہ باتین کرنا نہین ہین اُس روز آپنے مجھ سے کہا تھا پرنس اولیفنٹ سے ملکر گم شدہ کاغذات کے متعلق دریافت کرون - مین نے آپ کے فرمانے کے بموجب اس باب مین اُن سے گفتگو کی آپکا خیال بہت صحیح تھا پرنس نے دونون امریکنون کو قتل کیا ہے مین نے اس کام مین پوری چالاکی سے کام لیا ہے طرح طرح کی باتین بناکر اسنے دریافت کیا انھون نے اس واقعہ کی چھان بھی نہ دی - کل چائے کی دعوت مین ہم لوگ انکے یہان گئے جہان مکان کا اور سامان دیکھنے مین آیا وہان لائبریری مین ایک ہاتھی دانت کا بکس بھی تھا جس کی ساخت عجیب تھی جسے اس کے کھولنے کی ترکیب معلوم نہ ہو وہ کسی طرح نہین کھول سکتا ہے مین نے پرنس سے اس کے کھولنے کی ترکیب دریافت کی شائد انھین یاد نہ تھا کہ اسمین امریکنون کو قتل کرنے کے آلات یعنے سم آلود چھری اور ریشمی ڈوری کا گولا رکھا ہے انھون نے میری خواہش کے بموجب بکس کھولا مین ان دونون چیزون کو دیکھتے ہی تاڑگئی انھین سے مسٹر فریڈرک سلبی اور مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم کی جانین لی گئی ہین چند روز پہلے اخبار مین مین نے چھری کی تصویر اور پھانسی لگاکر قتل کرنے کے متعلق ایک مضمون پڑھا تھا۔

گریہم - جب تم نے چھری اور رسی دیکھی تھی تو پرنس نے کچھ کہا تھا یا نہین۔
لوسی - انھون نے کچھ نہین کہا میرے ہاتھ سے دونون چیزین لے کر پھرتی سے بکس مین رکھکر ڈھکنا بند کر دیا جب مین نے انکے چہرے کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھا تو ایسا معلوم ہوا گویا وہ میرے دلی ارادون سے باخبر ہین ممکن ہے انھون نے خود ارتکاب قتل نہ کیا ہو لیکن یہ مسلمہ ہے وہ قاتل کو ضرور جانتے ہین۔
گریہم - مجھے پہلے ہی خیال تھا اب تمھاری باتین سُنکر یقین ہو گیا ہے، لوسی مین نے سُنا ہے تم سر ولیم برینڈ سے شادی کرنے والی ہو۔
لوسی - مسکرا کر - جی ہان لیکن ابھی زمانہ باقی ہو۔
گریہم - ابتو تمھین کچھ کہنا نہین ہے آج میرے یہان دعوت ہو سب لوگ جمع ہین پرنس اور لیفٹنٹ بھی آ گئے ہین اُن لوگون کے پاس جاتا ہون تم تھوڑی دیر بعد آنا۔
مسٹر جان فورڈ گریہم کمرے سے نکل کر چلے گئے انکے جانے کے بعد لوسی کچھ دیر اِدہر اُدہر ٹہلتی رہی پھر مسز گریہم کے پاس پہنچی وہ مہمانون کی خاطر تواضع مین مصروف تھین شہر کے بعض معززین کا مجمع تھا چند شوقین طبع جنٹلمین اور لیڈیان ناچ و رنگ مین مشغول تھین بعض لوگ فواکہات اور چائے نوش کر رہے تھے۔
لوسی ڈی کرولیس کی نگاہ سب سے پہلے پرنس پر پڑی اسکا دل دھڑکنے لگا پرنس نے اسے دیکھتے ہی کرسی سے اُٹھکر محبتانہ انداز سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا اور پیار کی نظرون سے اس کے خوبصورت مگر خوفزدہ چہرے کو دیکھنے لگے۔ لوسی انکی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھ سکی اسنے دل مین خیال کیا ابھی کچھ دیر قبل اس کی نسبت مین نے مخبری کی ہے اس خیال سے دل دہل گیا اسنے بھاگنا چاہا لیکن پاؤن نہ اُٹھ سکا۔
پرنس - کیا جو خبر مشہور ہے یہ سچ ہو۔
لوسی - مطلب سمجھکر - جی ہان مین نے سر ولیم برینڈ سے شادی کا اقرار کیا ہو۔
پرنس - نہایت خوشی کی بات ہے میری بھی یہی خواہش تھی سر ولیم برینڈ کو کسی چیز کی کمی نہین جس چیز کی کمی تھی وہ آپکے ساتھ شادی ہونے سے پوری ہو گئی۔
لوسی - دیکھتی ہون آپ کو تالیف قلوب کے منتر خوب یاد ہین مین نے کسی یورپین کی زبان سے ایسی باتین کبھی نہین سُنین۔

پرنس۔ آپکے یہان والے کہنے کی کوشش نہین کرتے ورنہ وہ بھی آسانی سے ایسی باتین کرسکتے ہین خیر جو کچھ بھی ہو کیا واقعی آپ سر ولیم برنیڈ سے شادی کرینگی۔

لوئسی۔ معلوم ہوتا ہے آپ کو ابھی تک شک ہے۔ وہ دولت مند و عزت دار شخص ہین انکی ہر دلعزیزی محتاج بیان نہین ورزش مین اپنا ثانی نہین رکھتے نشانے باز تو اتنے بڑے ہین کہ تمام یورپ انکے نام سے کان پکڑتا ہے۔ اتنے صفات ہونے پر بھی اُن سے شادی نہ کرونگی تو کس سے کرونگی۔

پرنس۔ واقعی وہ فخر یورپ ہین ان مین وہ تمام صفات موجود ہین جنھین آپلوگ پسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہین اور ساتھ ہی یہ بھی کہونگا وہ خوش نصیب بھی ہین۔

لوئسی۔ شاید آپ بھی انھین پسند کرتے ہین۔

پرنس۔ اُن سے اور مجھ سے گہرے تعلقات نہین نہ زیادہ تر ساتھ ہی ہوا ہے۔ بعض بعض باتون مین میری انکی طبیعت جداگانہ ہے تاہم آپ اُنسے محبت کرتی ہین اس لئے یقیناً وہ اچھے ہی ہین۔

لوئسی۔ کن کن باتون مین آپکی اور اُن کی طبیعت نہین ملتی۔

پرنس۔ اصل یہ ہے ہر ملک و ہر رسم بہت سی باتین ایسی ہین جنھین آپ لوگ پسند کرتے ہین انھین باتون کو ہم لوگ بُرا سمجھکر ترک کرتے ہین خیر اس ذکر کو جانے دیجئے پھر کسی موقعہ پر دیکھا جائے گا مین سمجھتا ہون اس شادی سے آپ خوش ہونگی گو آپ لوگ ایک ملک کے نہین ہین پھر بھی امریکن اور یورپین ایک درخت کی دو شاخین ہین آپ لوگون کے طبائع باہم مناسبت رکھتے ہین۔ آپ لوگون کی شادی سے مجھے اپنے والدین کی شادی یاد آگئی مجھے خیال ہے میرے والدین کی عمرین ناگوار واقعات سے پُر ہین اُنھین کبھی مسرت حاصل نہ ہوئی میرے والد جاپانی اور والدہ یورپین تھین۔ میرے والد جاپانی ہونے کی حیثیت سے جاپانی مذاق کے عادی تھے گو اُنھون نے بہت سے سفر کرکے ہر ملک کے مذاق مین تھوڑی بہت معلومات بہم پہنچائی تھی پھر بھی وہ ہمیشہ کے لئے اپنا مذاق طبیعت نہین چھوڑ سکتے تھے۔ یہی حال والدہ کا تھا جسقدر غور کرتا ہون معلوم ہوتا ہے ان لوگون نے شادی کی اور اسے نباہ دیا لیکن دلی خوشیان حاصل نہ ہوئین۔

لوئسی۔ شاید ان باتون کی یاد آپکے دل کو تکلیف پہنچاتی ہے۔

پرنس۔ نہین چند وجوہ سے مجھے رنج نہین ہے مین جاپانی ہون جاپان میرا پیارا وطن ہے

مولد و مسکن ہی میرے والد جاپان کے سچے خیر خواہ خادم اور وہان کے شاہزادے تھے گو میری رگون مین انگریزی خون بھی شامل ہے لیکن اس طرح جیسے سمندر مین شبنم کا قطرا ہوتا ہے پھر بھی مین اپنی والدہ کی عادتون سے نہین بچا ہون یہی وجہ ہے لندن کے اطوار و عادات طور طریقے مجھے ناگوار نہین کبھی کبھی مین بھی راحت طلب اور عیش و آرام کا شائق ہو جاتا ہون جو جاپانی عادتون کا عکس ہے انگریزی خون میرے جسم مین موجود ہونے سے یہ نقص واقع ہوا ہے - مس لوئسی معاف کیجئے گا مین نہایت صفائی سے گفتگو کر رہا ہون چونکہ شادی کا ذکر تھا اس سے یہ باتین یاد آ گئین -

پرنس نے مس لوئسی ڈی کرولیس کا ہاتھ چھوڑ کر ایک مُعمّر لیڈی سے باتین کرنا شروع کین - یہ لیڈی ان سے گفتگو کرنے کی خواہشمند تھی اور بار بار اس نیت سے انکی طرف دیکھتی تھی اور گھڑی گھڑی پرنس کے قریب آ جاتی تھی کہ پرنس مس لوئسی سے زیادہ گفتگو نہ کر سکین -

جسوقت پرنس اس بڑھیا سے باتین کر رہے تھے مس لوئسی اُن باتون پر خیال کر رہی تھی جو پرنس نے اس سے کی تھین اسے شک گذرا معلوم ہوتا ہے پرنس مجھ سے محبت رکھتے ہین اسے پرنس کے برتاؤ یاد آنے لگے ایسا خالص برتاؤ ایسے محبتانہ سلوک ایسی بیش قیمت رائین اسے کسی نے نہین دی تھین - اسنے خیال کیا پرنس نہایت خلیق بامروت اور محبت والے آدمی ہین وہ اچھون سے اچھے ہین افسوس ایسے دوست باوفا کو نقصان پہنچانے کی کوشش کیون کی ہائے مین نے بڑی غلطی کی جو انکی مخبری کی، جن رازون کو امریکن سفیر سے پوشیدہ رکھنا تھا اوسی کو افشا کر دیا - واقعی مین نے غلطی کی جو ہمیشہ دوستانہ سلوک کرے جو فائدے کے سوا نقصان نہ پہنچائے اسے محض سفیر کے کہنے سے مصائب مین پھنسانے کی کوشش کر کے مین نے اچھا نہ کیا آہ اب اسکی تلافی کیونکر کرونگی مناسب معلوم ہوتا ہے پرنس سے سب حال کہکر معافی مانگ لون - ہان ہان مین اپنی خطاؤن کا اعتراف کر کے پرنس سے رحم کی خواستگار ہونگی وہ رحیم ہین نیک نفس ہین میرے قصور کو غلطی پر محمول کر کے معاف کر دین گے لیکن اسے اتنا موقعہ نہ ملا جو پرنس سے مل کر اوسی وقت سب باتین ظاہر کرتی، دل ہی دل مین پیچ و تاب کھا کر رہ گئی -

باب ۱۴

دعوت کی صلاح

گمان کیونکر نہ ہو جنت پہ ہمکو بزم جانان کا
کہین شیشون کی قلقل ہے کہین ساغر کھنکتا ہے
(خنجر لکھنوی)

ڈچیس آف دی پورٹس موتھ اپنے لکھنے کی میز پر بیٹھی ہوئی چند خطوط لکھ رہی تھی ہنوز خط ناتمام تھا کہ ڈیوک آف دی پورٹس موتھ کمرے مین داخل ہوئے انھین دیکھتے ہی ڈچیس نے کہا،

ڈچیس۔ گڈ مارننگ امروز کیا آپ کو مجھ سے کچھ ضرورت ہی۔

ڈیوک۔ ہان امید ہے آپ پانچ منٹ مجھ سے باتین کرنے مین انکار نہ کرینگی۔

ڈچیس کی کرسی کے پاس ہی انکی پیشکار مس اسمتھ کھڑی تھین ڈچیس نے اپنا خط ختم کر کے لفافہ مین بند کیا اور مس اسمتھ کو دیکر کہا، "ابھی بھجوا دو" مس اسمتھ خط لیکر چلی گئی۔ میز کے پاس ہی رکھی ہوئی خالی کرسی پر ڈیوک آف دی پورٹس موتھ بیٹھکر بولے۔

ڈیوک۔ آئندہ ہفتہ مین ہم لوگ جو ڈنر دینے والے ہین اس کے متعلق کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہون

ڈچیس۔ آپنے خوب یاد دلایا اس بارے مین بغیر آپکی صلاح کے دعوتی کارڈ بھی تقسیم نہین ہو سکتے تھے۔

ڈیوک۔ اسی غرض سے حاضر ہوا ہون میرا قصد ہے اس دعوت مین زیادہ اژدہام نہ کرون صرف انھین منتخب اشخاص کو کارڈ دیے جائین جن سے زیادہ ربط ضبط ہے غیر ملکیون مین صرف پرنس اولیفنٹ ہونگے مین انھین اپنے یہانکا سامان عیش دکھانا چاہتا ہون۔

ڈچیس۔ مین دیکھتی ہون انگلینڈ والے پرنس کے کس درجہ ارادت مند ہو گئے ہین اسکی خاطر مدارات مین لکھو کھا روپیہ صرف کر رہے ہین اگر وہ جاپان کا ولیعہد ہوتا تو معلوم نہین کیا ہوتا چند ہی ہفتون مین لندن کی سوسائٹی مین اسکی اتنی وقعت بڑھ گئی ہے جس کی حد انتہا نہین ہے۔

ڈچیس آف دی پورٹس موتھ امریکن لیڈی تھی لوئسی ڈی کرڈلیس اور جان فورڈ گریم سفیر

امریکہ سے کچھ قرابت بھی رکھتی تھی چونکہ ڈچیس کے شوہر ڈیوک انگریز ہین اور اپنے وطن کے شیدائی
ہین انکی صحبت نیز امریکن سفیر کے میل جول سے اس کے دل مین وطنی جوش بھر گیا ہے اس
طرف امریکہ اور جاپان سے صفائی نہ تھی صرف یہی وجہ تھی کہ ڈچیس پرنس کو پسند نہ کرتی تھی۔
جبکہ امریکہ اور جاپان کی دوستی کی بنیادین متزلزل تھین اسوقت انگلینڈ سے جاپان کی
دوستی قائم تھی لیکن عہد ناموجات کا زمانہ ختم ہوچکا تھا اور جاپان دوستی قائم رکھنے پر مجبور نہ تھا
ان امور کو دیکھتے ہوئے انگلینڈ کا ہر باشندہ خواہشمند تھا کہ جاپان سے سلسلۂ اتحاد قطع
نہ ہونے پائے یہی وجہ تھی ہر شخص پرنس کی عزت و وقعت اور خاطر مدارات مین کمی نہ کرتا تھا
ڈیوک آف دی پورٹس موتھ لنکنچسٹر کے چانسلر تھے انکا مرتبہ گورنمنٹی کارکنون مین
بہت بلند تھا تاہم وہ حتہ المقدور ڈچیس کو خوش رکھنے کی فکر کرتے تھے ہر بات مین اس کی
خوشی مقدم سمجھتے تھے۔
ڈیوک۔ مارگریٹ آپ اندرونی معاملات سے باخبر نہین اس لئے ایسے خیالات رکھتی ہین۔
اس نوجوان پرنس کو ہاتھون مین لئے رہنا ہملوگون کا فرض اولین ہے کہین یہ نہ خیال کیجئگا
ان باتون سے میرا خاص مطلب ہے نہین میری پیاری ہم لوگ پرنس کو اپنے ملک کی بہتری
و نیز شاہی اغراض سے اسقدر سر چڑھا رہے ہین۔
ڈچیس۔ بات کی تہ کو نہ پہنچکر، اگر یہی خیال ہو تو مسٹر جان فورڈ گرسم سے کیون نہین۔ مسٹر
راہ پیدا کرتے وہ تو امریکن سفیر بھی ہین اور ہم لوگون سے میل جول بھی ہے۔
ڈیوک۔ آپ میرے کہنے کا مطلب نہین سمجھین پرنس کی عزت وقعت کرنے کا یہ باعث ہے انھین
کہ وہ لندن مین کسی پوشیدہ کام کی غرض سے آئے ہین ٹوکیو دار السلطنت جاپان کے مخبر و واقعہ
گو ہمارے مقیم ہین انکی رپورٹ سے یہ راز معلوم ہوا ہے، یاد رکھئے انگلستان فی
الحال جاپان کی دوستی کا خواہشمند ہے۔ دشمن کا بڑا زور ہے۔
ڈچیس۔ مسکراکر پیارے آمر و نہین نہین سمجھ سکتی پرنس کے خوش کرنے سے کہ مقتول اُف بھی نہ
کر سکے ہماری جانب سے کوئی کسر اُٹھا نہین رہتی لیکن پرنس اس مزاج کے ہی بعینہ اسی قوت سے ہر
تعیش سے خوش ہو سکین تاہم انھین خوش کرنے کے وسائل مین ایک منٹ سے زیادہ نہ صرف
کمی نہ ہوگی۔
ڈیوک۔ کیا ابھی تک آپنے کسی سے وعدہ نہین لیا وہ مین ہین، ابھی تک قاتل کا پتہ نہین چلا ہے

ڈچیس۔ نہین صرف مس لوئسی ڈی کرولیس کی خاطر سے سر ولیم برنیڈ کو مدعو کیا ہے۔

ڈیوک۔ بہت اچھا کیا اگر انھین دعوت نہ دیتین تو شاید لوئسی بھی شریک نہ ہوتی۔ لوئسی کا وہان موجود رہنا لازمی ہے پرنس اس سے بہت مانوس ہین کاش لوئسی یورپین ہوتی تو یقیناً پرنس اسکی زلف گرہگیر کا اسیر ہوجاتے اور یہ ہملوگون کے مفاد کا باعث ٹھہرتا۔

ڈچیس۔ ڈیوک کو بغور دیکھکر۔ آپ تو پرنس کے ایسے کلمہ گو ہو رہے ہین اگر جولیا مرٹن انکی محبت کا دم بھرنے لگے تو بھی آپکو ناگوار نہ ہو۔

ڈیوک۔ بیشک۔ ناگوار ہونا کیا معنے مجھے خوشی ہو اس لئے نہین کہ پرنس بڑے آدمی ہین جاپان کے شہزادے ہین بلکہ یہ باتین نہ ہونے پر بھی مین اُنھین بہت پسند کرتا ہون۔

ڈچیس۔ مین تو خوش نہین ہون.........

یہ کہکر کسی فوری آجانے والے خیال سے خاموش ہوگئی۔

ڈیوک۔ کہئے کہئے چپ کیون ہوگئین۔

ڈچیس۔ مین کہنا چاہتی تھی غیر ممالک کے باشندون پر اعتبار کرنا میرے امکان سے باہر ہے پرنس بھلے آدمی شریف خیال اور دولت مند ضرور ہین لیکن ہر لحاظ سے انہین اچھا سمجھنا نادانی ہے

ڈیوک۔ خیر اس ذکر کو چھوڑئے مجھے اور کچھ کہنا نہین صرف اتنا ہی کہنا تھا کسی غیر کو دعوت نہ دی جائے۔

ڈچیس۔ کیا آپ کہین تشریف لیجائین گے۔ باہر سے مس اسمتھ کو بھیجے جائے گا مجھے اس سے ہوتے ہے۔

ڈیوک۔ ایک بات اور بھی کہنا ہے وہ یہ کہ جہان تک ممکن ہو اس دعوت مین جاپانی مذاق نہ کرون ضرور آئے۔ پرنس اپنے ملک کے آداب صحبت اور رنگ ڈھنگ کو بہت پسند کرتے ہین۔ مین صرف پرنس

ڈچیس۔ مین ڈیوک آف دی پورٹس موتھ کمرے سے نکل گیا مکان کے دروازے مین اسکی خاطر مدارات مین لکھو کھا ترست گاڑی کھڑی تھی وہ سوار ہوکر پارلیمنٹ روانہ ہوا اثنائے راہ مین ڈاین ہوتا جیسے ہی ہفتون مین لندن سے ملاقات ہوگئی وہ ڈیوک کے انتظار مین تھا انہین دیکھتے ہی بولا اولیفنٹ کی دعوت ہوگی یا نہین۔

نہین سہی ہے۔

ڈچیس آف دی پورٹس موتھ اس سے وعدہ نہین لیا ہے مگر امید ہے اس دعوت کو وہ ترک نہ کرینگے بوستے انھون نے مجھ سے دعوت منظور کرنے کا

وعدہ کیا ہے۔
گریک۔ کیا اس دعوت مین مین اور مسٹر جارج لمبٹن بھی شریک ہو سکتے ہین۔
ڈیوک۔ بغیر آپ لوگون کے لطف ہی نہ آئے گا۔ اگر آپ لوگون کو رات کے وقت واپس ہونے مین زحمت کا خیال ہوگا تو وہین آرام بھی کیجئے گا سب سامان موجود ہی ہے دعوت مین زیادہ سے زیادہ آٹھ نو آدمی ہونگے اور وہان نشتر بچھتر کمرے ہین۔
گریک۔ وہان اطمینان سے بات چیت کرنے کا اچھا موقعہ ہاتھ لگے گا۔ معاملہ بہت نازک ہے۔ شاید آپ بھی اسکا اندازہ نہین کر سکتے جس روز سے قتل کی وارداتین وقوع پذیر ہوئی ہین دم لینے کی فرصت نہین ہر ڈاک مین امریکہ سے اسقدر خطوط آتے ہین کہ پڑھتے پڑھتے دماغ پراگندہ ہو جاتا ہے۔
ڈیوک۔ مقتولین امریکن تھے اور پھر ایک تو بہت باا‌ثر شخص تھا اس لئے معاملہ نے خوفناک صورت اختیار کر لی ہے۔
گریک۔ اندرونی باتین تو سمجھ مین نہین آتین۔ فریڈرک سلبی کون تھا کیا کرتا تھا امریکہ والے لوگون پر ظاہر نہین کرتا معلوم ہوتا ہے یہ بڑا راز ہے سچ تو یہ ہے ایسا تعجب خیز قتل کبھی لندن مین نہین ہوا تھا۔ تعجب تو یہ ہے عام شاہراہ پر شاید دو چار منٹ کے واسطے گاڑی رکی ہوگی اس قلیل عرصہ مین چالاک قاتل تمام راہگیرون کی آنکھ مین دھول جھونک کر انھین قتل کر گیا۔ مسٹر ہکٹر معمولی تن و توش کے آدمی نہ تھے انکا جسم نہایت طاقتور اور ورزشی تھا یکایک انھین زیر کر دینا آسان کام نہین تھا۔
ڈیوک۔ چُرٹ پیتے ہوئے۔ سچ تو یہ ہے مین نے اتنی عمر مین کبھی ایسا حیرت انگیز واقعہ نہ دیکھا تھا نہ سُنا۔
گریک۔ خیر جو کچھ ہو قاتل ایک ہی شخص ہے اور جو کوئی ہے نہایت ہوشیار اور شہ زور ہے۔ فریڈرک سلبی کی لاش دیکھنے سے معلوم ہوا ہے ایسا بھرپور ہاتھ مارا گیا ہے کہ مقتول اُف بھی نہ کر سکا ہوگا، چھری کلیجہ کو چیرتی ہوئی پشت کی ہڈی مین در آئی تھی بعینہ اسی قوت سے ہکٹر کے گلے مین پھانسی لگائی گئی تھی، خیال ہوتا ہے دم نکلنے مین ایک منٹ سے زیادہ نہ صرف ہوا ہوگا۔
ڈیوک۔ یہ تو بتائیے امریکن ہم لوگون سے مشکوک تو نہین ہین، ابھی تک قاتل کا پتہ نہین چلا ہے

شائد وہ اپنے دلون مین سوچتے ہون ہم لوگ عمداً ڈھیل ڈالتے ہین۔
گریک۔ اس بارے مین کوئی خبر نہین ملی ہے تاہم ہماری پولیس تفتیش مین ناکام رہی ہے معلوم نہین اس باب مین امریکہ والے کیا خیال کرتے ہین خیر ہمین ان معاملات مین سر و دماغ لڑانا مناسب نہین۔ اگر زحمت نہ ہو تو چند منٹ میرا انتظار کیجئے مین بھی آپ ہی کے ساتھ چلونگا۔
کچھ دیر مین گریک فیلڈ نے اپنا کام ختم کر کے ڈیوک آف ڈی پورٹس موتھ کے ساتھ چلنے کا قصد کیا جب یہ لوگ مکان کے برآمدے مین پہنچے تو اسنے کہا۔
گریک۔ کام کی زیادتی سے میرا دماغ تھک گیا ہے اگر آپکا ہرج نہ ہو تو پیدل چلئے تھوڑی تفریح ہو جائے گی۔
ڈیوک۔ کیا مضائقہ ہے۔
آگے آگے ڈیوک آف ڈی پورٹس موتھ اور گریک فیلڈ انکے عقب مین آہستہ آہستہ گاڑی روانہ ہوئی۔
گریک۔ تھوڑی دیر قبل ہم لوگ پرنس اولیفنٹ کے متعلق گفتگو کر رہے تھے واقعی آئندہ ہماری اور جاپان کی دوستی پرنس کی مرضی پر منحصر ہے۔
ڈیوک۔ کیا واقعی یہ صحیح ہے۔
گریک۔ مین بالکل صحیح عرض کر رہا ہون معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے پرنس اولیفنٹ انگلستان اس تجربے کے لئے آئے ہین کہ جاپان کو انگلینڈ سے عہدنامہ کی تجدید کرنا چاہئیے یا نہین اگر ہم لوگون سے صلح قائم رکھنا مناسب نہین تو یورپ کی کس سلطنت سے دوستی پیدا کرنا مفید ہے اسی لئے وہ سینٹ پیٹرس برگ برلن اور دیگر ممالک سے گھومتے پھرتے یہان پہنچے ہین اور چند ہفتون کے قیام مین رائے بھی قائم کر لی ہو غالباً انھون نے اس باب مین شاہ جاپان کو اپنے خیال کی اطلاع دینے کا قصد بھی کر لیا ہے لیکن وہ ایسے ضابطہ آدمی ہین کہ اس بارے مین انکی زبان سے ایک حرف بھی معلوم کرنا مشکل ہے مین نے کئی موقعون پر انکے ساتھ کھانا کھایا ہے اور عمداً یہ ذکر چھیڑ دیا ہے انھون نے کبھی ایک لفظ بھی نہین کہا۔
ڈیوک۔ انکے حرکات و اطوار سے معلوم ہوتا ہے پرنس ہم لوگون سے بہت کچھ موافق نہین

گریک۔ یہ بتانا مشکل ہے انھین جو کچھ کرنا مقصود ہوتا ہے اسکی بھنک بھی نہین دیتے وہ انگلینڈ کے مختلف صحبتون مین شریک ہوئے ہین جہان جیسا موقعہ دیکھا ویسی باتین کین سُنا ہے مینجر اسفلیڈ اور نیوکسل اور ریلینی سیسٹر سے انھون نے پرائیویٹ اطلاع بھیجی ہے۔ جسوقت کا یہ ذکر ہے پرنس تنہا تھے کوئی ہمراہی ساتھ نہ تھا۔

ڈیوک۔ جب تک پرنس صاف صاف نہ کہین گے ہم لوگ کچھ نہین سمجھ سکتے۔

گریک۔ آپ ڈچس صاحبہ اور مس لوسی ڈی کرولیس سے کہدیجئے گا وہ باتون باتون مین دریافت کرین گو یقین نہین پرنس کچھ قبولین تاہم انکے خیال کا شائبہ بھی معلوم ہونے سے ہم لوگون کو غور کرنے اور سمجھنے کا موقعہ ملجائے گا، کیا عجب ہے باتون باتون مین وہ ہمارے ملکی معاملات مین اپنی رائے کا اظہار کرین اس سے ہمین انکے دلی خیالات کا انداز کرنے مین بہت مدد ملے گی اگر ہم لوگ اُنسے دریافت کرنا چاہین گے تو کبھی نہ بتائین گے لیکن عورتون سے ایک آدہ بات کہدینا مشکل نہین۔

ڈیوک۔ عورتون سے یہ کام انجام پائے گا یا نہین یہ تو خدا ہی جانتا ہے مگر مین آپکے حکم کی تعمیل ضرور کرونگا۔ (کچھ سوچکر) میرے نزدیک تو یہ بہتر ہے پرنس کو کسی تنہا مقام پر لے جائین اور وہان اُنسے سوالات کرنا شروع کرین گے ممکن ہے اس عنوان سے کچھ حال معلوم ہوسکے

گریک۔ یہ بھی مین نے سوچا ہے اگر موقعہ ملا تو اس تدبیر پر بھی کاربند ہونگے دیکھئے ہماری کوئی تدبیر کارگر ہوتی بھی ہے یا نہین۔

ڈیوک۔ پرنس جس خلوص سے ہم لوگون سے ملتے جلتے ہین اس سے تو معلوم ہوتا ہے وہ ہم سے خلاف نہین ہین۔

گریک۔ معاف کیجئے گا مجھے انکی دوستی سے کھٹکا ہے۔

باب ۱۵

فرانس

یہ رنج ہی کہ کیا عرض حال کیون اُنسے
کہ سُن کے میری تمنّا اُنھین حجاب آیا
(خنجر لکھنوی)

مسٹر جیمس اسٹنیٹن چند روز لندن مین قیام کرکے پیرس چلے گئے اور گرنگ ہوٹل مین سکونت اختیار کی یہان جن لوگون سے انکا میل جول تھا اسمین ایک انگریز مسٹر پلیٹی بھی تھے جنھون نے اس سفر مین لندن سے انکا ساتھ اختیار کیا تھا اور رفتہ رفتہ اسقدر بے تکلفی پیدا کرلی تھی کہ ہر سیر و تفریح مین اسٹنیٹن کے ساتھ رہتے تھے۔

ایک روز ہوٹل کے کمرے مین بیٹھے ہوئے دونون دوست کسی موضوع پر باتین کررہے تھے رات کا وقت تھا اور ٹھنڈی ہوائین چل رہی تھین پُرلطف باتین ہونے کی وجہ سے شراب کباب کا شغل بھی ہورہا تھا وقت کی خوش آیند ہونے سے یہ رائے پاس ہوئی کہ اسوقت پیرس کی تفرج گاہون مین چلکر تفریح کرنا چاہیے۔

دونون دوست اُٹھ کھڑے ہوئے اور اپنی اپنی ٹوپیان پہنکر خوشنما شہر پیرس کی صاف ستھری سڑکون پر چلنے لگے دو چار بازارون اور سیر گاہون سے ہوتے ہوئے یہ لوگ بالٹا بائرن ہوٹل پہنچے یہان بھی شغل بادہ نوشی شروع ہوا جیمس اسٹنیٹن نے خوب تن تن کر شراب پی مسٹر پلیٹی نے چالاکی سے اسٹنیٹن کی نظر بچاکر اپنی شراب ٹیبل کے نیچے پھینک پھینک دی۔

تھوڑی دیر بعد اسٹنیٹن پر نشہ کا غلبہ ہونے لگا اور وہ بہک بہک کر باتین کرنے لگے مسٹر پلیٹی کو مطلق نشہ نہ ہوا اسنے دو چار باتین کرکے کہا۔

پلیٹی۔ مسٹر اسٹنیٹن آپکو نشہ ہوگیا ہے اگر آپکی جیب مین کچھ ہو تو مجھے دیدیجیے ایسا نہ ہو گر جائے۔

اسٹنیٹن۔ سچ کہتے ہو اچھا میری جیب سے تم خود نکال لو روپیہ تو زیادہ نہین ہے صرف

پچاس پاؤنڈ کے نوٹ ہین لیکن ایک نقشہ بہت قیمتی ہے اسے دس ہزار روپیہ ملنے پر بھی مین فروخت نہین کر سکتا ہون۔

پلیٹی۔ اس کی جیب سے روپیہ اور نقشہ نکالکر۔ تمھاری جیب مین کوئی قیمتی چیز نہین ہے میرا خیال تھا کچھ ضروری کاغذات بھی ہونگے۔

یہ سنتے ہی جیمس آسٹنیٹن کا نشہ کافور ہو گیا اسنے پلیٹی کے چہرے کو بغور دیکھکر کہا۔

اسٹنیٹن۔ بالفرض میرے پاس اس قسم کے کاغذات ہون بھی تو تمھین کیا۔

پلیٹی کا خیال تھا اسٹنیٹن سے حالت نشہ مین دریافت کر کے ان کاغذات کو حاصل کرونگا جن کی بدولت دو خون ہو چکے ہین لیکن وہ اس ارادے مین کامیاب نہ ہو سکا پھر بھی اسنے ہمت نہ ہاری اور متانت آمیز انداز سے کہا۔

پلیٹی۔ مسکراکر، دوست تمھین ہوشیار کرنے کے لئے مین نے اس قسم کی باتین کی تھین اگر تمھین میری جانب سے بدگمانی ہے تو اپنی چیزین شوق سے واپس لے لو۔

اسٹنیٹن۔ نہین تم سے بدگمانی نہین ہے اپنے دل مین کچھ اور خیال نہ کرنا چلو یہان سے کسی دوسرے ہوٹل چلین یہان نشہ ٹھیک نہین ہے مجھے اشتہا بھی معلوم ہو رہی ہے تمھین کچھ کھلانا پڑے گا۔

پلیٹی نے انکار نہین کیا اپنے ساتھ اسٹنیٹن کو لئے ہوئے پیرس کے ایک خوبصورت اور شاندار ہوٹل مین پہنچا۔ یہان ہر قسم کا کھانا شرابین اور ہر ملک کی ناچنے گانے والی عورتین ملتی تھین۔ دونون دوست ایک میز کے قریب بیٹھکر گوشت کیک اور بسکٹ کھانے لگے۔ پلیٹی نے بہت تیز وہسکی بھی منگا کر رکھ لی اور گلاس بھر بھر کر اسٹنیٹن کو پلانا شروع کیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر ملک اسپین کی چند نازک بدن حسین عورتون کو طلب کر کے انکا ناچ دیکھنے لگے۔

مسٹر اسٹنیٹن کا نشہ بہت تیز ہو گیا بات کرنے مین زبان لڑکھڑانے لگی آنکھین اوپر کیطرف چڑھ گیئن۔ اسنے ناچ موقوف کر کے عورتون کو رخصت کر دیا جب کمرہ خالی ہو گیا تو پلیٹی سے مخاطب ہو کر بولا۔

اسٹنیٹن۔ دوست سچ بتاؤ تمھارا کیا مطلب ہے لندن سے تم میرے ساتھ لگے ہو کیا میرا گلا کاٹنے کا قصد ہے یا سرکاری جاسوس ہو آخر تم ہو کون۔

ان باتون سے پلیٹی نے یقین کر لیا مسٹر اسٹنیٹن بیوقوف نہین ہے وہ کہتا ہی نشہ مین غین

کیون نہ ہو اپنے فرائض سے نہین چوکتا اس سے واقعات دریافت کرنا آسان نہین۔
پلیٹی۔ نہ مین جاسوس ہون نہ چور ڈاکو ایسے ناپاک کام میرے خاندان مین کبھی نہین کئے گئے تاہم تمھارا خیال کسی قدر درست بھی ہے مجھے تم سے ایک خاص ضرورت ہے اس لئے لندن سے تمھارے ساتھ ہون میرے ایک دوست آپ سے ایک راز معلوم کرنا چاہتے ہین لیکن کسی خاص مصلحت سے خود آپ سے ملکر بات چیت کرنا منظور نہین ہے۔ جو باتین وہ معلوم کرنا چاہتے ہین غالباً آپ سمجھ گئے ہونگے کیونکہ آپ بھی ان مین شریک ہین۔
اسٹنیٹن۔ اچھا کہے جاؤ ابھی تمھارا مطلب میری سمجھ مین نہین آیا ہے۔
پلیٹی۔ مسٹر فریڈرک سیلی لورپول سے لندن آتے وقت اسپیشل ٹرین پر مارے گئے انکی جیب مین کچھ کاغذات تھے جو قاتل نے لے لئے بس میرے دوست یہی معلوم کرنا چاہتے ہین، وہ کاغذ کس قسم کے تھے اُن مین کیا راز تحریر تھا اگر آپ وہ راز مجھے بتا دین گے تو میرے دوست پندرہ ہزار روپیہ اس صلے مین آپکو دین گے۔
اسٹنیٹن۔ میز پر ہاتھ مارکر۔ اوہ پندرہ ہزار معلوم ہوتا ہے تمھارے دوست بڑے دولتمند ہین۔
پلیٹی۔ مین خفیہ پولیس نہین ہون جو آپ ڈرتے ہین صرف اپنے دوست کی خوشنودی کے لئے یہ کام اپنے ذمہ لیا ہے انھون نے تہیہ کر لیا ہے بغیر یہ راز معلوم کئے چین نہ لین گے ابھی سے تیس ہزار روپیہ خرچ کرنے کو آمادہ ہین۔
اسٹنیٹن۔ اہا تم بڑے خوش نصیب اور اچھے آدمی ہو بھلا پیرس مین آنے کا سبب تو بتاؤ
پلیٹی۔ یہان آنے کا سبب یہی ہے کہ اپنے دوست جیمس اسٹنیٹن کے ساتھ سیرین ہونگی ہوٹلو مین شرابین اوڑین گی اور مزیدار باتین ہونگی۔
یہ کہکر اسنے بوتل سے دو گلاس بھرے ایک اسٹنیٹن کو دیا اور ایک خود پینے لگا اسنے گلاس کی سب شراب نہین پی آنکھ بچاکر ٹیبل کے نیچے پھینکدی، اسٹنیٹن گلاس منہ سے لگاکر ایک ہی سانس مین پی کر بولا۔
اسٹنیٹن۔ دوست مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تم پاگل ہو (ہنسکر) اگر پاگل نہ ہوتے تو ایسے مہمل سوالات نہ کرتے بھلا مین فریڈرک سیلی کی ان باتون کو کیا جانون جسے کوئی نہین جانتا ہے۔

پلیٹی ۔ مسٹر اسٹینٹن آپ اس بات سے انکار نہین کر سکتے خود ہی پولیس مین اظہار دے چکے ہین کہ فریڈرک سلبی کو جانتا ہون اور مسٹر رچرڈ ہچر گرہیم آپکے پاس سے اُٹھکر گئے تھے جو راہ مین مارے گئے ۔

اسٹینٹن ۔ اس سے یہ نہین ثابت ہوتا مین انکے قاتل کو بھی جانتا ہون اور اس راز سے بھی واقف ہون جس کے لئے قاتل نے انہین ہلاک کیا ہے ۔ مجھے جو کچھ معلوم تھا کارونر کی عدالت مین کہہ چکا اس سے زیادہ حال دریافت کرنے کی توقع کرنا فضول ہے ۔

پلیٹی ۔ یہ صحیح ہے اس معاملے مین آپنے پوری دانشمندی اور دوراندیشی سے کام لیا آپنے پہلے ہی سے وہ تمام سامان کر رکھا جو اس واقعہ کے بعد پیش آنے والا تھا آپنے اپنی صفائی کا بہت کافی ثبوت بھی دیا، باوجود ان چالاکیون کے بھی میرے دوست کی نکتہ بین آنکھون سے نہ بچ سکے انکا خیال آپکی نسبت اور ہی کچھ ہے خیر اس سے کیا مطلب یہ فرمائیے آپکو تیس ہزار روپیہ لینا منظور ہے یا نہین اگر یہ رقم راز بتانے کا معاوضہ نہین تو فرمائیے مین انعام مین کچھ اور اضافہ کرا دون ۔

اسٹینٹن ۔ یقینی تم گورنمنٹ کے جاسوس ہو ورنہ تمھارا دوست سودائی نہین ہے جو خواہ مخواہ دوسرون کا بھید دریافت کرنے کے لئے اتنا روپیہ پھینکدے ۔

پلیٹی ۔ اس سے آپکو کچھ مطلب نہین گورنمنٹ ہو یا رعایا آپکو روپیہ سے کام ہے، یہ رقم لینا منظور ہو تو وہ راز مجھپر ظاہر کر دیجئے مین زیادہ باتین دریافت کرنا نہین چاہتا بس اتنا بتا دیجئے جو کاغذات گم ہوئے ہین ان مین کیا لکھا تھا ۔ فریڈرک سلبی امریکن گورنمنٹ کے یہان کس محکمہ مین کام کرتے تھے اور آپ پیرس مین کس ضرورت سے تشریف لائے ہین ۔ مجھے قاتل سے کوئی سروکار نہین صرف اتنا ہی معلوم کرکے تیس ہزار روپیہ بغیر حیل حجت حاضر کر دونگا ۔

اسٹینٹن ۔ تم جو باتین مجھ سے دریافت کرنا چاہتے ہو اسکا جواب نہ پاؤگے مین ان معاملات کو کیا جانون مین ایک کپڑے کے کارخانہ کا حصہ دار ہون ۔ پشمینہ کا پیٹنٹ لینے یہان آیا ہون تمھارے دوست تیس ہزار تو کیا چیز ہین اگر لاکھ دو لاکھ بھی دین تو مین نہ بتا سکونگا ۔

پلیٹی ۔ مایوسی سے "مسٹر اسٹینٹن آپ بڑے ہوشیار ہین اور جس نے آپکو اپنے کام کے لئے منتخب کرکے یہان بھیجا ہے وہ بھی بڑا قیافہ شناس اور دانشمند معلوم ہوتا ہے مین آپسے ہار گیا ۔

باب ۱۶

لندن کا سفر

وہ اور پرسشِ دلِ بیمار جھوٹ ہے
ہو مائل وفا بت بیداد گر غلط
(خنجر لکھنوی)

واقعات گذشتہ کے ایک روز بعد مسٹر اسٹنٹین کو امریکہ سے آئے ہوئے کئی خطوط وصول ہوئے انھوں نے ہوٹل کی پانچویں منزل پر اپنے کمرے کے سب دروازے بند کر کے خطوں کو پڑھا اور اُسیوقت بوئے کی معرفت ہوٹل کا کل حساب بیباق کر کے اسباب باندھا۔ شام سے پہلے گاڑی پر اسباب رکھکر روانہ ہو گئے اگرچہ وہ نہایت مضبوط تجربہ کار اور عقلمند تھے لیکن بحری سفر کی تکان برداشت کرنا انکی قوت سے باہر تھا وہ باوجود جفاکش اور محنتی ہونے کے بھی جہاز کے سفر سے بہت گھبراتے تھے پانی کا ذراسا تلاطم بھی انھین سخت مضمحل کر دیا کرتا تھا، وہ پیرس سے لندن روانہ ہوتے وقت جہاز کا ایک کیبن رزرو کرنے کے لئے مضطرب تھے۔ جب جہاز کے کپتان سے ملکر انھون نے درخواست کی تو نفی مین جواب ملا مسافرون کی کثرت سے تمام کیبن بھرے ہوئے تھے صرف دو کیبن مسافرون سے خالی تھے انھین بھی دو آدمیون نے رزرو کر لیا تھا۔

کپتان سے سوکھا جواب سنکر اسٹنٹین نے ٹکٹ کلکٹر اور دوسرے کارکنون کو انعام کا لالچ دیکر کام نکالنا چاہا۔ اس طرح بھی مطلب براری کی صورت پیدا نہ ہوئی۔ جہاز پر جگہ نہ ہونے سے وہ لوگ ناچار تھے۔ مجبوراً اسٹنٹین نے عام لوگون کے مانند جہاز کے بالائی حصہ کا ٹکٹ خرید لیا اور اپنی جگہ اسباب رکھکر جا بیٹھے، وہین ایک شریف صورت شخص سے ملاقات ہو گئی جو قیمتی کپڑے پہنے تھا اور سردی کے وقت پہننے کے لئے ایک بڑا اور گرم لبادہ کاندھون پر پڑا تھا۔ جب انھین اسٹنٹین کی تکلیف کا سبب معلوم ہوا تو بڑی مہربانی سے کہا۔

شریف - جناب مین نے اپنے واسطے ایک کیبن رزرو کرایا ہے مین بالکل تنہا ہون ایک آدمی کے لئے ایک کیبن ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے - آپکو عذر نہ ہو تو شوق سے میرے ہمراہ آدھے کیبن مین رہ سکتے ہین - آجکل مطلع صاف ہے اور نہایت سہانی چاندنی کھلتی ہے شب کو مین بہت کم کمرے مین رہونگا، ایسے وقتون مین مجھے سیر کرنا بہت بھلا لگتا ہے - میرے جانے کے بعد آپ پورے کیبن مین رہ سکتے ہین -

اسٹنیٹن - آپکی عنایتون کا شکریہ - آپ نصف کرایہ مجھسے لینا پسند کرین تو مین بہت خوشی سے کیبن مین چلنے کو تیار ہون - مجھ مین یہ بڑا عیب ہے ادہر جہاز پہ قدم رکھا اور سر گھومنے لگا اُسوقت مین جامۂ انسانیت سے خارج ہو جایا کرتا ہون -

شریف - کرایہ تو کچھ ایسا نہین مگر آپ کیبن مین چلنے کے لئے یہ شرط پیش کرتے ہین تو مجھے قبول کرنے مین کوئی عذر نہین -

اسٹنیٹن نے خلاصیون سے اسباب اُٹھوا کر کیبن مین رکھوا دیا اور مطمئن ہو کر بیٹھے، جہاز چھوڑ دیا گیا پہلے تو وہ آہستہ آہستہ چلتا رہا لیکن بندرگاہ سے کچھ دور نکل جانے پر رفتار تیز ہوگئی - ہوا تیز تھی اور سمندر مین خفیف سا تلاطم بھی تھا - اسٹنیٹن کا سر گھومنے لگا - تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ تے آنا شروع ہوئی جب اس کو کسی قدر افاقہ ہوا تو نحیف آواز سے بولا -

اسٹنیٹن - جہاز چھوٹتے دیر نہین ہوئی میری حالت ابتر ہوگئی افسوس آپنے میرے ساتھ انسانیت برتی مگر میری ذات سے آپ کو شدید زحمت ہوئی -

شریف - جہاز کیسا ہی ہلے ڈلے کیسا ہی شدید طوفان آئے مجھے ذرا بھی تکلیف نہین ہوتی ہزارہا سفر کئے ہین آجتک نہ تو سر گھوما نہ تے ہوئی صرف سرد ہوا سے محفوظ رہنے کے لئے کیبن رزرو کر لیتا ہون مجھے آپکی ذات سے مطلق تکلیف نہین -

یہ کہکر مسکرایا اسٹنیٹن کو بے وقت ہنسی نے تکلیف پہنچائی اسنے کسی قدر افسردگی سے کہا،

اسٹنیٹن - تعجب ہے - آپ سا شریف الخیال وہمدرد میری تکلیف کا مضحکہ اُڑاتا ہے -

شریف - اگر در اصل آپ مرض مین مبتلا ہوتے تو مین ہنسنے کی جرأت نہ کرتا یہ کوئی بیماری نہین ہے مین نے بہت سے سفر کرکے سمندری آزارون کی بہت سے علاج معلوم کرلئے ہین - آپ خوب تیز برانڈی مین تھوڑا سا سوڈا ملا کر پی لیجئے ابھی یہ شکایت رفع ہوئی جاتی ہے

برانڈی اور سوڈا میرے ساتھ ہے آپ ایک گلاس پی کر دو چار بسکٹ کھا لیجئے فوراً نیند آجائیگی۔
یہ کہکر انھون نے چمڑے کے بیگ سے برانڈی کی بوتل اور گلاس نکالکر برانڈی بھری اسمین تھوڑا سوڈا ملاکر اسٹنیٹن کو پلادی۔

اسٹنیٹن۔ منہ بناکر۔ برانڈی بہت تیز اور تلخ تھی۔
اسٹنیٹن کی بات کا جواب دیئے بغیر وہ کیبن سے نکلکر ڈوک پر چلے گئے نصف گھنٹہ ہواکھانے کے بعد پھر واپس آئے۔ مسٹر اسٹنیٹن نشہ اور تکان کی وجہ سے بالکل غافل تھے معلوم نہین برانڈی مین کیا شئے ملی ہوئی تھی جسنے انھین بالکل بے ہوش کردیا تھا انھون نے اسٹنیٹن کا نشانہ ہلاکر انکی بیہوشی کا یقین کرلیا اور کیبن کے دروازے بند کرکے اسٹنیٹن کے کوٹ کی جیب سے کنجی نکالکر بکس کھولا۔ بکس مین کپڑون کے علاوہ بہت سے پرائیویٹ خطوط بھی تھے انھون نے ایک ایک کرکے سب کو پڑھ لیا آخر مین ایک کاغذ جسے وہ تلاش کررہے تھے مل گیا وہ کاغذ بڑے لفافہ مین رکھا تھا۔ وہ لفافہ کو اپنی جیب مین رکھکر کیبن سے چلے گئے اور تھوڑی دیر مین ویسے لفافہ مین ایک دوسرا کاغذ کچھ لکھکر لائے اور بکس مین رکھکر بعینہ اسی طرح بند کردیا اور کنجی اسٹنیٹن کی جس جیب سے نکالی تھی اسی مین رکھدیا زیر لب کہا، مسٹر اسٹنیٹن تم جسے یہ خط دینے جارہے ہو وہ شخص مضمون سے آگاہ ہوکر کیا جواب دیتا ہے یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے یقین ہے یہی سبب آپکو ایک بار پھر تم سے ملنے پر مجبور کریگا۔ ابھی تم چین سے خواب غفلت کے مزے لوٹو۔
یہ کہکر انھون نے سب سامان اسی طرح رکھدیا جس طرح پہلے تھا پھر اپنی جیب سے چھوٹی شیشی نکالکر اسمین بھرے ہوئے عرق کے چند قطرے اسٹنیٹن کے منہ مین ٹپکا کر چپکے چپکے کہا، مسٹر اسٹنیٹن اب تم شوق سے بیدار ہوسکتے ہو میرا کام ختم ہوگیا ہے۔
ان کامون سے فارغ ہوکر وہ کیبن سے نکل کر چلے گئے اور ایک گھنٹہ تک جہاز پر ادہر ادہر ٹہلتے رہے جب یقین ہوگیا کہ اسٹنیٹن بیدار ہوگئے ہونگے تو پھر کیبن مین واپس آئے۔

اسٹنیٹن ہوشیار ہوچکے تھے اور اپنے بستر پر بیٹھے ہوئے کچھ سوچ رہے تھے۔
شریف۔ کہئے میری دوا سے کچھ فائدہ ہوا یا نہین۔
اسٹنیٹن نے مشکوک نگاہون سے انکے چہرے کی طرف دیکھا لیکن کوئی ایسی بات دکھائی

نہ دی جس سے شک بڑھتا وہ اطمینان کرکے بولا۔
اسٹینٹن۔ جی ہاں سرگھومنے سے نجات ہوئی تو درد سر پیدا ہوگیا سر اٹھاتے ہیں تکلیف ہوتی ہے۔
شریف۔ آپ پریشان نہ ہوں یہ بات بہت جلد جاتی رہے گی رات زیادہ آگئی ہے کیبن کا دروازہ بند کرکے آرام کیجئے۔ میں باہر ہی رہونگا، اسوقت بھی آنے کو دل نہیں چاہتا تھا لیکن آپکا خیال لگا ہوا تھا مزاج پرسی کو چلا آیا۔
اسٹینٹن۔ خوب سوچکا ہوں۔ اب نیند نہ آئے گی میرا قصد ہے سر دھو ڈالوں شائد درد کم ہوجائے اُن برانڈی بہت تیز تھی میرا خیال ہے شائد اس سے پہلے کبھی اتنی تیز شراب پینے کا اتفاق نہ ہوا ہوگا۔
شریف۔ میں برانڈی پسند نہیں کرتا لیکن جب کبھی پیتا ہوں تو پانی نہیں ملاتا مگر مجھے ذرا بھی تیزی محسوس نہیں ہوتی۔ آپ اسے تیز و تلخ کہتے ہیں بالفرض یہ بھی سہی مگر آپ کو اس شراب سے بہت فائدہ پہونچا ہے۔
وہ تو یہ کہکر چلے گئے اُنکے جانے کے بعد اسٹینٹن نے حمام میں جاکر غسل کیا نہانے سے طبیعت ہلکی ہوگئی سر کا درد جاتا رہا انھوں نے نہانے کے بعد خانساماں کو بلاکر کافی کا لانے کا حکم دیا تھوڑی دیر میں کافی آگئی اور وہ آہستہ آہستہ پینے لگے۔ کافی پیتے ہی جہاز انگلینڈ کے بندرگاہ پر جا لگا۔ مسٹر اسٹینٹن اپنا اسباب اُتروا کر جہاز سے اُتر ے اُن نے کیبن کا کرایہ بیباق کرنے کے لئے اپنے محسن کی بہت تلاش کی لیکن اُنکا نشان نہ پایا۔

باب ۱۷

سر آرڈن براؤن

کہین ایسا نہ ہو جو طبع نازک پہ گران گذرے
زبان تک حرف مطلب لا نہین سکتے ہین اس ڈر سے
(خنجر لکھنوی)

ڈیوک آف دی پورٹس موتھ سے ملنے کے لئے سر آرڈن براؤن بہت بیچین تھے مگر کثرت کار سے مہلت نہ ملتی تھی۔

اسی ہفتہ مین انھون نے ایک چاندنی رات مین احباب کو کھانے کی دعوت دی تھی مہمان جمع ہو رہے تھے۔ سر آرڈن براؤن اُنکی خاطر تواضع مین مصروف تھے اسی اثنا مین ڈیوک آف دی پورٹس موتھ تشریف لائے۔

ڈیوک۔ سر آرڈن براؤن سے " براؤن مین نے تھوڑی دیر قبل جو رقعہ تمھین بھیجا تھا پڑھ لیا یا نہین اس رقعہ مین لکھا تھا، میرے یہان مسٹر گریک فیلڈ مہمان ہونگے کیا اسکے ہمراہ تم بھی آؤ گے۔

براؤن۔ اس باب مین مین نے اپنے کلرک میکفرن ہنری کی زبانی کہلا بھیجا تھا غالباً اُسنے آپ سے کہدیا ہوگا۔

ڈیوک۔ ہان مین نے سنا ہے۔ اس دعوت مین تمھارے موجود ہونے سے مجھے بہت سہولیت ہو جائے گی مہمان بھی تمھاری بذلہ سنجی سے محظوظ ہونگے۔

براؤن۔ چارون طرف دیکھکر۔ امید ہے ہم لوگ اپنے پردیسی مہمان پرنس اولیفنٹ کو باتون مین پھانس کر اس کے دلی راز بھی معلوم کر سکین گے۔ آج کے دو اخبارون مین نئے عہد کے متعلق بھی مضامین شایع ہوئے ہین آپنے انکا مطالعہ کیا ہے۔

ڈیوک۔ ہان مین نے پڑھا ہے جاپان سے ہم لوگ دوستی قائم رکھین گے یا نہین ابھی یہ طے نہین ہوا ہے جب اوّل اوّل عہد نامہ کی موافقت مین میرا آرٹیکل شایع ہوا تھا لوگون نے کثرت سے مخالفت کی تھی اور اب وہی مخالف پارٹی بڑے جوش و خروش سے

...لیع صلح پکار رہی ہو۔

ہنوز یہی ذکر تھا کہ میکفرن ہنیری نے آکر ادب سے عرض کی۔

...نیری۔ حضور سے ایک صاحب ملنا چاہتے ہین مین نے اُنھین دیوانخانہ مین بٹھایا ہے دریافت ...نے سے معلوم ہوا ہو وہ فرانس سے آج ہی لندن آئے ہین مگر اصل مین امریکن ہین واشنگٹن ... جو پرائیویٹ خطوط مسٹر جان فورڈ گریہم کے پاس آتے ہین غالبًا اُنھین لوگون کی معرفت ...ن سے روانہ ہوتے ہین۔

...ون۔ معلوم ہوتا ہے امریکن گورنمنٹ آجکل ہم لوگون سے بدظن ہو رہی ہو جو اسقدر احتیاط ... نامہ و پیام بھیجتی ہے۔ مین یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہون اسکی یہ بدگمانی سراسر مہمل ہو ہمارے ...ن محکمۂ ڈاک سے خط لے کر کوئی دیکھ نہین سکتا امریکہ مین اگر کوئی خطون کا مضمون پڑھتا ...تو ہو وہان کے اخبارون کے اڈیٹر اکثر ایسی چالاکیان کیا کرتے ہین خیر اگر وہ واشنگٹن سے ...ن لائے ہین تو یقینًا فورًا جواب مانگین گے۔ لیکن مین بغیر مسٹر گریک فیلڈ کی صلاح کے کچھ ... نہین چاہتا خیر تم اُنھین میرے پرائیویٹ روم مین لے چلو مین بھی آتا ہون۔

میکفرن ہنیری چلا گیا سر آرڈن براؤن وہین کھڑے ہوئے کچھ سوچنے لگے فکر و غور ...چہرہ مرجھا گیا تھا ماتھے پر شکنین پڑگئین۔

جس عہدہ پر سر آرڈن براؤن سرفراز تھے وہ عہدہ لوگون کو قسمتون سے حاصل ہوتا ...اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہو وہ بڑے خوش نصیب اور صاحب اقبال شخص ہین۔ مگر آجکل ...عہدہ انکی جان کا جنجال ہو رہا ہے قدم قدم پر مشکلات کا سامنا ہے۔ اسوقت تک انھون نے ... فرائض پوری مستعدی اور دیانت داری سے ادا کئے تھے اب اُنکی عقل چکر مین ہو کچھ ...ے دھرتے نہین بنتا واقعات ایسے پیچیدہ واقع ہوئے ہین جنکا سمجھنا آسان نہین۔

کچھ دیر سوچتے رہنے کے بعد سر آرڈن براؤن پرائیویٹ روم مین داخل ہوئے جہان ...یس اسٹنیٹن انکے منتظر تھے۔ سر آرڈن براؤن نے انہین سر سے پاؤن تک دیکھکر ...ت کیا۔

...نا۔ سُنا ہے آپ مجھ سے ملنا چاہتے ہین فرمائے کیا کام ہے۔ میرا ہی نام سر آرڈن براؤن

...نیٹن۔ مین آپکا مشکور ہون آپنے باوجود عدم فرصتی مجھ سے ملنا منظور فرماکر میری عزت

افزائی فرمائی ہے۔ کوئی معمولی کام ہوتا تو آپ کو زحمت نہ دیتا جس غرض سے حاضر خدمت ہوا ہون وہ نہایت اہم اور ضروری ہے۔

براؤن۔ بعض ذریعون سے معلوم ہوا ہے آپ یونائیٹڈ اسٹیٹ سے آئے ہین۔

اسٹنیٹن۔ درست ہے مین پشمینہ بنانے والی کمپنی کا حصہ دار ہون میرے یہان پشمینہ کا سوت بنانے کی کل تیار ہوئی ہے یقین ہے ایک روز وہ مشین تمام دنیا کی مشینون سے پائدار اور کار آمد ثابت ہوگی اس کے نمونے تمام یورپ مین پہنچکر پیٹنٹ لیا گیا ہے یہان بھی آنے کا بھی باعث تھا۔

براؤن۔ امید ہے آپ کو یہان ٹھیکہ لینے اور پیٹنیٹ حاصل کرنے مین دشواری نہ ہوئی ہوگی۔

اسٹنیٹن۔ بالکل کامیابی تو نہین ہوئی مگر جسقدر کامیابی مجھے ہوئی ہر وہی میرے لئے بہت ہے۔ جب مین واشنگٹن سے چلنے لگتا ہون تو میرے احباب اکثر میری معرفت یورپ خط بھیجتے ہین اس سے انکا یہ منشا نہین ہوتا کہ ٹکٹ بچائین بلکہ یہ خیال ہوتا ہے میرے ہاتھ جو خط بھیجے جاتے ہین وہ احتیاط سے پہنچ جاتے ہین۔

براؤن۔ تعجب ہے جو صیغۂ ڈاک پر ان لوگون کو اعتبار نہین امریکہ اور یورپ مین ڈاک کا انتظام معقول ہے۔

اسٹنیٹن۔ صحیح ہے آپکے یہان ڈاک کا انتظام بہت اچھا ہے امریکہ مین یہ بات نہین وہان ڈاک کے ذریعہ سے روانہ ہونے والا خط پہلے بہت سے ہاتھون مین پڑ لیتا ہے جب مکتوب الیہ تک پہونچتا ہے۔

براؤن۔ یورپی گورنمنٹون کا بھی یہی خیال ہے۔ مین دیکھتا ہون آپ لوگ بھی اس معاملہ مین یورپیون کے ہمخیال ہوگئے ہین واقعی اسی سبب سے ضروری خط ڈاک کے ذریعہ سے بھیجنا اچھا نہین سمجھتے۔ یہ تو فرمائیے کیا آپ میرے پاس کوئی خط لائے ہین۔

اسٹنیٹن۔ (خط دیتے ہوئے) میرے دوست نے یہ خط آپ ہی کے ہاتھ مین دینے کی تاکید کی تھی۔ کل مین واشنگٹن واپس جاؤنگا۔ آج ہی جواب ملجانا چاہیے اگر تھوڑی دیر ٹھہرنے کو کہئے تو مین یہین ٹھہر سکتا ہون۔

براؤن۔ گھڑی دیکھکر، ابتو رات بھیگ چلی ہے۔

سٹنیٹن - آپ ایسے مستعد آدمیون سے یہ عذر سننا اچھا نہین معلوم ہوتا۔
اسکا جواب نہ دیکر مسٹر آرڈن براؤن نے اپنے کلرک کو بلا کر سرکاری چھپے ہوئے کاغذ
ی کتاب طلب کی۔

سٹنیٹن - ان کاغذات کی کیا ضرورت ہے میرے دوست نے زبانی جواب طلب کیا ہے۔

براؤن - مجھے یہ طریقہ مناسب نہین معلوم ہوتا۔

سٹنیٹن - کیون۔

راؤن - کئی وجوہ ہین اوّل تو خط جس بے احتیاطی سے بھیجا گیا ہے اس سے شبہ ہوتا ہے لفافہ
ل بند نہین کیا گیا ہے ہر شخص آسانی سے خط کا مضمون پڑھ سکتا ہے۔

سٹنیٹن - معاف فرمائے گا آپ اس عنوان سے خط لانے کے فوائد نہین سمجھ سکے اکثر
وگون کی انھین چیزون پر نظر پڑتی ہے جن مین احتیاط برتی جاتی ہے جو چیز لاپرواہی سے
ی رہتی ہے اس کے دیکھنے کا شوق کسیکو نہین ہوتا۔

راؤن - یہ بھی مان لون تو خط کی مختلف شکنین دیکھتے ہی یقین ہوگیا ہے مجھ سے پہلے کسی نے
سے کھولا ہے۔

سٹنیٹن - سر ہلا کر - غیر ممکن - یہ خط ہمیشہ میرے پاس رہا ہے مین نے اس ترکیب سے
ھا ہے اگر کوئی دیکھ بھی لیتا تو نہ پڑھتا۔

سر آرڈن براؤن نے خط کھول کر پڑھا کچھ دیر تک غور کرتے رہے پھر خط کو میز پر رکھکر آہستہ
ے کہا۔

ؤن - یہ خط گورنمنٹ کی جانب سے نہین لکھا گیا ہے۔

ٹنیٹن - میرے دوست کا خیال ہے گورنمنٹ کی طرف سے جو خطوط لکھے جاتے ہین انکا جواب
ین وصول ہوتا ہے۔ کبھی کبھی تو بہت دشواریان لاحق ہوتی ہین ما ہوا اسمین لکھی ہوئی
ت نئی نہین ہے اس کے متعلق مسٹر جان نورڈ گرہم سے آپ کئی مرتبہ گفتگو کر چکے
ا ہنوز آپ لوگون کا خیال معلوم نہ ہوا۔

ؤن - مسکرا کر - آپ کے دوست نے زبانی جواب کیون مانگا ہے۔

ٹنیٹن - جلد جواب ملجانے کے لئے صرف اتنی احتیاط کرنا ہوگی آپ جو کچھ کہین اسے
س ثالث بھی بطور گواہ سن لے۔

براؤن ۔ مسٹر اسٹنیٹن یہ تو خیال فرمائے آجکل اس مسئلہ پر پبلک کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں اُ
جواب دینے کے لئے وقت چاہئے دوسرے جس شخص کے سامنے اسکا جواب مانگا گیا ہے
اس سے مشورہ کرنا ضروری ہے شائد آپنے یہ خیال بھی نہیں فرمایا ہم جو کچھ جواب دیں گے
وہ بے ضابطہ ہوگا ۔ اور بے ضابطہ کارروائی پر گورنمنٹ عمل کرے گی یا نہیں ۔

اسٹنیٹن ۔ ہمارے یہاں غلطبیانی نہیں ہوتی ہم لوگ بے ضابطہ کارروائی کو بھی باضابطہ
کارروائی کے برابر سمجھتے ہیں ۔ خیر یہ بتائے جن کے سامنے آپ جواب دیں گے وہ کب
آئیں گے ۔

براؤن ۔ گھڑی دیکھکر ۔ میرے یہاں اسوقت اُنکی دعوت ہے غالبًا وہ آگئے ہونگے شائد کس
وجہ سے تاخیر ہوگئی ہوگی تو میرا کلرک انہیں ٹیلیفون دیکر بُلالے گا ۔

اسٹنیٹن ۔ یہ میری خوش نصیبی ہے جو آج رات کو آپ دونوں صاحبوں کا نیاز حاصل
کرونگا ۔

سر آرڈن براؤن نے گھنٹی بجائی آواز کے ساتھ ہی انکا کلرک میکفرن ہنری کمرے میں داخل
ہوا ۔

براؤن ۔ ہنری جسکا نام کاغذ پر لکھکر تمھیں دیتا ہوں انھیں ابھی ٹیلیفون دیکر بلالو، کہنا بہت
ضروری کام ہے فورًا چلے آئیں ۔

یہ کہکر ایک کاغذ پر کچھ لکھکر میکفرن ہنری کے حوالے کیا کلرک پرچہ لئے ہوئے کمرے سے
نکل کر چلا گیا ۔

باب ۱۸

جواب

وہ بیٹے تسکین دل دیتے ہین نامہ کا جواب
اب تو اس بخت رسا پر اپنے اترائین گے ہم
(خنجر لکھنوی)

ہیکفرن ہنری کے جانے کے بعد کچھ دیر تک سکوت رہا چند منٹ تک کچھ غور و فکر کر کے سر آرتھر براؤن نے کہا۔

براؤن - مسٹر جیمس آسٹنٹن مجھے آپ سے ایک بات دریافت کرنا ہے۔

آسٹنٹن - حیران ہو کر - مجھ سے ، کیا پشینے کی اس کل کی نسبت پوچھئے گا جو حال ہی مین ہم لوگون نے ایجاد کی ہے۔

براؤن - نہین مجھے یہ پوچھنا ہے مسٹر فریڈرک سلبی کی نسبت آپ کیا جانتے ہین۔

آسٹنٹن - اُنکے متعلق جو کچھ جانتا تھا بارہا بیان کر چکا ہون۔

براؤن - مسٹر اسٹنٹن یقین جانئے اس پرہول واقعہ سے ہم لوگ بہت رنجیدہ ہین ہماری فکرین دونی ہو گئی ہین پولیس برابر تفتیش کر رہی ہے ہنوز سراغ نہین ملا ہے مسٹر فریڈرک سلبی کے بعد ہی مسٹر جان فورڈ گریہم کے سکرٹری مسٹر رچرڈ ہکٹر گریہم کے مارے جانے نے ہر طرف عجیب تہلکہ ڈالدیا ہے افسوس امریکہ والون نے اس معاملے مین ہماری بالکل مدد نہ کی کئی بار کے دریافت کرنے سے صرف اسقدر جواب دیا مسٹر فریڈرک سلبی امریکن تھے اور کسی ضرورت سے انگلینڈ گئے تھے کاش وہ لوگ صحیح حال بتا دیتے تو ہمارے لوگون کو کافی مدد ملتی - اس صورت مین ہم لوگ بھی مجبور ہین طرفہ یہ ہے خود امریکہ والون کا خیال ہے انگلینڈ اس قتل کی تفتیش نہین کرتا الغرض عجیب کشمکش ہے کچھ سمجھ مین نہین آتا۔

آسٹنٹن - امریکن اس باب مین شک کرین تو بیجا نہین نیو یارک مین یہ واقعہ پیش آتا تو اب تک مجرم سزا بھی پا چکا ہوتا یہان تحقیقات کا ہنوز روز اول ہے۔

براؤن - اس واقعہ نے ہم لوگونکا عیش و آرام کھو دیا ہے - ہوم سکرٹیری مجرم کی گرفتاری کے لئے

پوری سعی سے کام لے رہے ہین۔ ہمین یہ معلوم ہوتا کہ فریڈرک سلبی کون تھے کیا کرتے تھے اور جس طرح آپ یہان پرائیویٹ خطوط لے کر آئے ہین وہ بھی کچھ کاغذات لا رہے تھے تو شائد مجرم کا پتہ لگانے مین بہت آسانی ہو جاتی۔

اسٹنیٹن۔ مین بڑے افسوس سے کہتا ہون مجھے کچھ بھی اطلاع نہین ورنہ کسی بات مین دریغ نہ کرتا۔

براؤن۔ دونون واقعون مین سے کوئی بھی ایسا نہین جسمین آپ ہمین مدد دے سکین۔

اسٹنیٹن۔ جی نہین۔

براؤن۔ مین آپکا فرمانا تسلیم کرتا ہون مگر مسٹر رچرڈ ہٹر گرہم اپنے مارے جانے سے کچھ دیر پہلے آپ سے امریکن ہوٹل مین ملے تھے۔

اسٹنیٹن۔ اگر مین قبول کر لون کہ وہ مجھ سے ملکر اور چند پرائیویٹ خطوط لیکر امریکن سفیر کی خدمت مین جا رہے تھے تو اس سے آپ لوگون کو کیا مدد مل سکتی ہے۔

براؤن۔ جسوقت ہمین یقین ہو جائے گا وہ پرائیویٹ خطوط کے حامل تھے تو ہم انکے پاس والے کاغذات کا مضمون معلوم کرنے کی کوشش کرین گے جب مضمون سے آگاہی ہو جائے گی تو قاتل کا گرفتار کرنا مشکل نہ ہوگا۔

اسٹنیٹن۔ بالفرض جملہ باتون کا علم بھی ہو گیا، آپنے معلوم کر لیا چوری جانے والے کاغذات یورپیون کے مخالف مضامین سے بھرے تھے انکا چرانے والا انگریز ہے جسنے وطن پرستی کے جوش مین دو امریکیون کو قتل کر کے کاغذات حاصل کئے تو کیا اسوقت آپ قاتل کو گرفتار کرنے کی پوری سعی فرمائین گے۔ آپکی پولیس مجرم کو گرفتار کر کے قانون کے حوالے کرے گی اور یورپی حکام اسپر قتل کا فتویٰ جاری کرین گے یا نہین۔

براؤن۔ یہ تو طے شدہ ہے یورپی باشندے نے امریکیون کو قتل نہین کیا ہے جہان تک خیال ہوتا ہے مالک غیر کا آدمی ہے جو ان قتلون کا باعث ہوا ہے۔

اسٹنیٹن۔ آپکی یہ باتین قابل یقین نہین جس عنوان سے تحقیقات جاری ہے اسے دیکھکر معلوم نہین امریکن کیا خیال کرتے ہونگے سچ تو یہ ہے انھین یقین ہو گیا ہوگا یہان کی پولیس عمداً ڈھیل ڈال رہی ہے۔ اسکی خواہش ہے قاتل موقعہ پا کر فرار ہو جائے وہ قاتل کو قانون کے ہاتھ مین دینا نہین چاہتی ان باتون سے یہ نہ تصور کیجئے گا مین اپنے ہموطنون کے خیالات

کی ترجمانی کر رہا ہون - یہ سمجھیے کہ ایک امریکن ان واقعات کو دیکھکر جو رائے قائم کر سکتا ہی وہی بیان کر رہا ہون -

براؤن - معلوم ہوتا ہی امریکہ والے ہم لوگون سے بدظن ہو رہے ہین آپ ہی فرمائے ہم لوگ کون سا طریقہ اختیار کرین جس سے انکی بدگمانی دور ہو جائے -

اسٹنٹین - مجھ سے دریافت فرماتے ہین تو مین یہ جواب دونگا ، اگر یہ خدمت میرے سپرد ہوتی تو سب سے پہلے اس قتل کا راز سمجھنے کی کوشش کرتا رات دن اسی دھن مین رہتا اور غالباً ابتک پتہ بھی لگا لیتا -

براؤن - آخر کیا کوشش کرتے -

اسٹنٹین - سب سے پہلے بڑا انعام مشتہر کرتا جو قاتل کو گرفتار کرے گا وہ انعام پانے کا مستحق سمجھا جائے گا -

براؤن - آپکا خیال بالکل صحیح ہی ہم لوگون کو بھی یہی خیال آیا تھا - مین کل ہی اعلان کر دونگا جو شخص قاتل کو گرفتار کرا دے گا پندرہ ہزار روپیہ انعام پائے گا -

اسٹنٹین - اس صورت مین مجرم بہت جلد گرفتار ہو جائے گا -

براؤن - پھر تو آپکے ہم وطن ہم لوگون کو الزام نہ دین گے -

اسٹنٹین - یقین تو ہے ، ابھی آپ سے عرض کر چکا ہون مین جو کچھ بھی کہونگا میری ذاتی رائے پر محمول ہوگا تمام خیالات کی نسبت کچھ نہین کہہ سکتا -

براؤن - اس ذکر کو ختم کرنے کے پہلے اتنا اور دریافت کرنا چاہتا ہون - مجھ سے پہلے بھی کسی نے آپ سے اس باب مین کچھ مشورہ کیا ہے یا نہین -

اسٹنٹین - عرض تو کر چکا ہون ایڈورڈ ہیوز کا مونٹ کے رپورٹر نے میری ہی زبانی سنکر رپورٹ شایع کی تھی - مسٹر ہرڈی ڈیٹیکٹو انسپکٹر نے پوچھا اور بہت سے لوگون نے دریافت کیا مگر سبکو اتنا ہی بتا سکا جتنا کہ اخبار مین شایع ہوا ہے اس سے زیادہ کا سبب مجھکو معلوم نہ تھا -

براؤن - جی ہان تو کیا آپکو علم ہی ظاہر نہ تھا تو اور کچھ پوچھون -

اسٹنٹین - جو باتین مجھے معلوم ہین انکے بتانے مین کوئی ہرج نہین - یاد رکھیے اس سے زیادہ آپ ابھی نہ معلوم کر سکین گے جو اتنے سب سے کہتا آیا ہون -

ہنوز گفتگو کا سلسلہ [illegible] تمام ہوا کہ مسٹر [illegible] اسٹیشن [illegible]

آدمی کو ساتھ لئے کمرے مین داخل ہوا آنے والے شخص کا اصلی نام تو کچھ اور ہی تھا مگر سر آرڈن براؤن نے
مصلحتاً وہ نام پوشیدہ رکھکے مسٹر جان ہیلی فیکس کہکر جیمس آسٹنٹن سے ملایا۔

ہیلی فیکس۔ مسٹر براؤن آپ بھی عجب بے مزہ آدمی ہین بھلا رات کو کام کیسا اسوقت مین مس روزا
لائن سے مزیدار باتون مین مشغول تھا آپ کے بلانے سے سارا لطف مٹ گیا۔

براؤن۔ مین خود آپکو زحمت دیکے محجوب ہوا ہون چونکہ میرے مہربان دوست مسٹر جیمس آسٹنٹن کل
ہی واشنگٹن چلے جائین گے آپ جو خط لائے ہین اسکا زبانی جواب مانگتے اور جواب آپکے
سامنے لینا چاہتے ہین اسلئے غالباً آپ میرا قصور تصور نہ فرمائین گے۔

ہیلی فیکس۔ وہ خط مجھے دیجئے پڑھ لون تو کچھ عرض کرون۔

سر آرڈن براؤن نے وہ خط دیا اسنے برقی لائٹ کے پاس جاکر اول سے آخر تک پڑھا
پھر کچھ غور کرنے لگا تھوڑی دیر بعد نظر اُٹھا کر پہلے سر آرڈن براؤن پھر جیمس آسٹنٹن کو دیکھ
کہا۔

ہیلی فیکس۔ یہ خط گورنمنٹ کیجانب سے نہین آیا ہے مگر اسکا لکھنے والا معتبر ہے اس خیال سے
جواب دینے مین مضائقہ نہین۔

آسٹنٹن۔ آپکا خیال درست ہے باضابطہ خط لکھنے مین ہزارون بکھیڑے تھے اور اس معاملے
مین براہ راست دونون گورنمنٹون مین بہت کچھ نامہ و پیام ہو چکے ہین جنکا تصفیہ ابتک نہین ہوا ہے
یہ خط صرف اس خیال سے لکھا گیا ہے کہ بالا بالا جواب لے لینے سے باضابطہ کامون مین بہت
سہولت پیدا ہو جائیگی۔

ہیلی فیکس۔ یہ صحیح ہے مین نے اور سر آرڈن براؤن نے اس باب مین خوب غور کیا ہے
میری دانست مین زبانی جواب دینے مین ہرج نہین کیون مسٹر براؤن۔

براؤن۔ کچھ ہرج نہین وہ دریافت کرنا چاہتے ہین جاپان اور امریکہ سے جنگ چھڑنے پر
گریٹ برطانیہ کس کا ساتھ دیگی۔ اسکا جواب یہ ہے اگر آپ لوگ چھیڑ نہ کرین گے تو جاپان
کبھی جنگ نہ کریگا۔ ہم لوگون کو خوب معلوم ہے جاپان امریکہ کے ساتھ لڑنا نہین چاہتا اور ہم
لوگون کو یہ امر تسلیم کرنے مین بھی بالکل عذر نہین ہے ہان یہ ضرور ہے جاپان کی خواہش ہے گورنمنٹ
امریکہ جس طرح دیگر ممالک کے تاجرون اور سیاحون سے رحیمانہ برتاؤ کرتی ہے جاپانیون کے
ساتھ بھی انہین مراعات سے کام لے۔ امید ہے اسکی یہ خواہش گورنمنٹ امریکہ منظور کرلیگی

انکار نہ کرے گی - پھر عرض کرتا ہون جاپان امریکہ سے لڑنے کو تیار نہین ہو مگر آپکے یہان کے شورش پسند حضرات فضول بھی شور و غل مچا رہے ہین -

اسٹنٹن - وطن پہنچکر آپکے خیالات اپنے دوست پر ظاہر کرونگا امید ہو وہ اس سے بہت کچھ استفادہ حاصل کرین گے - اب رات بہت آگئی ہو مہربانی فرماکر میرے خط کا جواب بھی دیدیجیے مجھے اسباب سفر بھی درست کرنا ہو -

براؤن - جواب تو دیدیا گیا آپنے میری گفتگو کا منشا نہین سمجھا -

اسٹنٹن - آپنے جو کچھ فرمایا حرفاً بحرف سمجھا - یہ میرے سوال کا جواب نہین ہو مین صرف اتنا معلوم کرنا چاہتا ہون اگر امریکہ سے جاپان کی جنگ چھڑے تو انگلینڈ کس کا ساتھ دیگا -

براؤن - عرض تو کر رہا ہون جب یہ امید ہی نہین کہ جنگ چھڑے تو خواہ مخواہ دماغ پر زور دینے کی کیا ضرورت ہے -

اسٹنٹن - آپ لوگ جن باتون کو انہونی خیال فرماتے ہین انہین میرے دوست مسٹر کلائو قرین قیاس سمجھتے ہین - مین آپ سے یہ پوچھنا نہین چاہتا امریکہ اور جاپان مین جنگ ہوگی یا نہین میرا سوال تو یہ ہے اگر جنگ ہو تو آپ لوگ کسکا ساتھ دین گے - گو آپ لوگ سمجھتے ہین لڑائی نہ ہوگی مگر ہم لوگون کا خیال ہے جلد یا بدیر یہ جنگ ضرور ہوگی - آپ لوگ گھر مین بیٹھے ہوئے تصویر کا ایک رخ دیکھکر کہہ رہے ہین جاپان یونائیٹڈ اسٹیٹ سے لڑنے کو تیار نہین یہ آپکا خیال ہے اور خیال کبھی سچ اور کبھی جھوٹ ہوا کرتا ہے اس لئے مین آپکا یہ جواب مسٹر کلائو کے پاس لیجانے کو تیار نہین ہون -

سر آرڈن براؤن نے جان ہیلی فیکس کی طرف دیکھکر آنکھون ہی آنکھون مین کچھ کہا پھر مسٹر جیمس اسٹنٹن سے مخاطب ہو کر بولے -

براؤن - مسٹر اسٹنٹن کوئی ہرج نہ ہو تو ہم لوگ الگ جاکر صلاح کرلین -

اسٹنٹن - کچھ مضائقہ نہین اگر آپ کہین تو مین ہی چند منٹون کے لئے باہر چلا جاؤن -

براؤن - آپکے جانے کی ضرورت نہین -

سر آرڈن براؤن جان ہیلی فیکس کو ساتھ لے کر کمرے کے دوسرے حصہ مین چلے گئے جہان سے باتون کی آواز اسٹنٹن کے کانون تک نہ آسکتی تھی اور آہستہ آہستہ مشورہ کرنے لگے - اسٹنٹن نے جیب سے سگار کیس نکالا جسمین امریکہ کے بنے ہوئے سیگرٹ تھے آرکے

سگار رکھے - ایک سگار ماچس سے سلگا کر پینا شروع کیا - تھوڑی دیر تک سرگوشیاں رہیں پھر دونوں واپس آ گئے -

ہیلی فیکس - مسٹر اسٹمنٹن آپ جواب لینے کے لئے بضد ہیں تو سنئے اس معاملے میں ابھی تک ہم لوگوں نے کوئی رائے قائم نہیں کی ہے پھر بھی کہہ سکتا ہوں آپ لوگوں سے لڑنے کے لئے جاپان تیار نہیں ہے اور جو باتیں وقوع پذیر ہونے والی نہیں انکے متعلق سوالات کر کے جواب دینے کے واسطے ہماری گورنمنٹ مجبور نہیں ہے اگر کبھی کسی وجہ سے جاپان امریکہ سے جنگ پر آمادہ ہو تو اسوقت ہم لوگ اس بات پر غور کرینگے کہ کس کی خطا ہے اور کون بیقصور ہے پھر جو کچھ کرنا ہوگا کرینگے - میں آپ سے ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہوں مہربانی کر کے بتلائیے کیا آپ اپنے ملک کے اخبارات پڑھتے ہیں -

اسٹمنٹن - جی ہاں -

ہیلی فیکس - تو غالباً آپ کو معلوم ہوگا اسوقت آپکا جنگی بیڑا کہاں ہے کیا کر رہا ہے آپ کو یہ بھی معلوم ہوگا کتنے ماہ بعد وہ بیڑا شمالی سمندر کی طرف آئے گا لیکن یہ یاد رکھئے ہم لوگ مصیبت ہو یا راحت خیر مقدم نہایت جوش سے کرتے ہیں اور دونوں حالتوں میں ثابت قدم رہتے ہیں آپکو یہ بھی معلوم ہے جاپان سے ہمارا عہدنامہ ختم ہونے کو صرف تین ماہ باقی ہیں -

اسٹمنٹن - اس عہدنامہ کی تجدید کرنا آپ لوگوں کو منظور ہے -

ہیلی فیکس - ابھی کوئی نہیں بتا سکتا عہدنامہ لکھا جائے گا یا نہیں یہ جانتا ہوں تین مہینے بعد میعاد ختم ہو جائے گی -

اسٹمنٹن - کرسی سے اٹھکر بہت دیر بعد آپنے صاف طور سے جواب دیا، امید کرتا ہوں، میرے دوست مسٹر کلارک بھی ان باتوں کو بخوبی سمجھ لینگے - اس خط میں جو آپکو دیا ہے جو کچھ لکھا ہے اس سے زیادہ دریافت کرتا نہیں ہوں میں صاف دل صاف گو آدمی ہوں پالیسی کی باتیں میری سمجھ میں نہیں آتی ہیں میری عادت ہے جو کچھ میرے دل میں ہوتا ہے بے کھٹکے کہہ دیتا ہوں میں کسی کی طرفداری یا پیچ لینا برا خیال کرتا ہوں - آپلوگ انگریز ہیں اور انگریزوں میں ہمیشہ سے ایک کمی ہے آپ لوگ چاہتے ہیں جس چیز کو جس نظر سے ہم دیکھتے ہیں ساری دنیا اسی طرح دیکھے - جاپان نے آپکو سمجھا دیا ہے کہ ہم لوگ امریکہ سے لڑنے مرنے پر تیار نہیں

ہیں اس کے کہنے کا آپکو صدق ہو لیکن ہم لوگ کیونکر سچ مان سکتے ہیں - جاپان کے طور طریقوں سے ہم لوگ یقین نہیں کر سکتے کہ وہ جنگ کرنے پر آمادہ نہیں ہو - آپنے کہا ہو ہم لوگ یہ دیکھکر کوئی رائے قائم کرینگے کہ جنگ کی چھیڑ کس طرف سے ہوئی ہو لیکن مین عرض کرتا ہوں کیا طرفہ ڈگری نہ دیدیجئے گا کیونکہ ہر شخص دوسرے کی خطا ثابت کرنا چاہتا ہے آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کسی فضول بات پر امریکہ کسی سے جنگ نہیں کریگا - جو خون آپکی رگوں میں جوش زن ہے وہی خون ہماری رگوں میں بھی دوڑتا پھرتا ہو ذات پات میں ہم دونوں ایک ہی ہیں اخلاق و عادات بھی یکساں ہی ہیں اس لئے کہنا چاہتا ہوں اگر آپ لوگوں کی یہی حالت ہوتی جو آجکل امریکہ کی ہو تو آپ کیا کرتے - اگر فرصت ہو تو اپنے مقام پر بیٹھکر اس مسئلہ پر غور فرمائے گا -

براؤن - آپ کو اور بھی جو کچھ کہنا ہو کہہ سکتے ہیں ہم لوگوں کو سننے میں عذر نہ ہوگا -

اسٹنیٹن - مجھے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا، آخر میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ رات گئے اپنا آرام چھوڑ کر آپنے مجھے اعزاز بخشا اس الطاف کو ہمیشہ یاد رکھونگا، گڈ بائی -

جیمس اسٹنیٹن دونوں سے ہاتھ ملاکر چلا گیا اس کے جانے کے بعد جان ہیلی فیکس نے سر آرڈن براؤن سے کہا -

ہیلی فیکس - مجھے ابتک معلوم نہ ہوا جاپانیوں نے کیونکر معلوم کرلیا امریکہ کی فوجی تیاریاں تماشی ہیں اس کا خیال لڑائی کا نہیں ہو -

براؤن - واقعی تعجب خیز بات ہو مجھے بھی ابتک معلوم نہ ہوسکا -
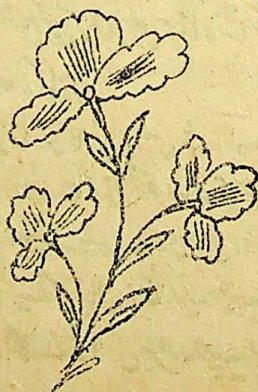
باب ۱۹

انعام

ایک ابھی کے سوا زمانے میں
ہمکو ڈھونڈھے سے کیا نہین ملتا
(خنجر لکھنوی)

مندرجۂ بالا واقعات کے دوسرے روز لنڈن کے کوچہ و بازار مین بڑے بڑے اشتہار چسپان کیے گئے جن مین جلی حروف مین مرقوم تھا جو شخص مسٹر فریڈرک سیلبی اور مسٹر رچرڈ ہکٹر گرہم کے قاتلون کو گرفتار کرا دیگا یا انکی گرفتاری کی معقول تدبیر بتائے گا اسے گورنمنٹ برطانیہ پندرہ ہزار روپیہ انعام عطا کرے گی۔

شہر کے ادنی و اعلیٰ باشندون نے اشتہار کا مضمون پڑھا بہتون کے دلون مین شوق بھی پیدا ہوا۔ مسٹر ہارکی ڈیڈکٹیو انسپکٹر نے بھی اشتہار دیکھا مضمون سے آگاہ ہو کر دفتر آئے اور اپنے افسر اعلیٰ سے اس باب مین دیر تک مشورہ کرتے رہے بعد صلاح و مشورے کے ہوم آفس روانہ ہوئے۔ وہان کے ایک کلرک سے مراسم دوستانہ تھے۔ حسن اتفاق سے کلرک دروازے ہی پر مل گیا۔ بعد صاحب سلامت انھون نے دریافت کیا۔

ہارکی۔ تمھین کچھ معلوم ہے یکایک سرکار نے پندرہ ہزار روپیہ کا انعام دینا کیون منظور کیا ہے؟

کلرک۔ صبح تک اس اعلان کے متعلق کسی کو خیال بھی نہ تھا دفعتاً حکم آیا کہ انعام مشتہر کیا جائے ہم لوگ بھی نہین سمجھ سکے ہین اصل معاملہ کیا ہے۔

ہارکی۔ کیا یہ بتا سکتے ہو قاتل کی گرفتاری کا خیال اس شدومد سے کیون پیدا ہوا ہے۔

کلرک۔ کل رات کو سر آرتھر برادن سے کوئی شخص ملنے آیا تھا اس سے دیر تک پرائیوٹ روم مین کچھ باتین ہوتی رہین معلوم نہین اسنے رلشوہ دیا ہے یا از خود یہ خیال پیدا ہوا ہے کیونکہ کل شام تک انعام شایع کرنے کا خیال نہ تھا ایک مرتبہ اڑتا ہوا سنا گیا تھا جو شخص دونون مقتولون کے قاتلون کا پتہ لگائے گا انھی ہزار روپیہ صلا ملے گا آج صبح ہزار روپیہ

کیجگہ پندرہ ہزار کا اعلان ہوا ہے - تم تجربہ کار ڈیٹکٹیو انسپکٹر ہو کر اتنک خون کے مقدمہ میں کچھ نہ کر سکے بڑے شرم و افسوس کی بات ہے -

ہارلی - دوست جب تک کچھ واقعات نہ معلوم ہون کیونکر کسی کو گرفتار کیا جا سکتا ہے - بغیر سمجھے بوجھے کسی بیقصور کو پکڑ کر ہلکان کرنا اچھا نہین معلوم ہوتا اسیوجہ سے بدنامی ہے -

کلارک - کیا اتبک تمھین کسی پر شک و شبہ بھی نہین ہوا -

ہارلی - شک و شبہ تو ضرور ہوا مگر بے ثبوت گرفتار کر لینا بھی اچھا نہین خیر اس ذکر کو ترک کرو مین اسوقت تمھارے افسر اعلی سے ملنا چاہتا ہون کیا تم کوئی صورت ایسی بتا سکتے ہو کہ پانچ منٹ اُنسے گفتگو کر سکون -

کلارک - اُن سے ملنے کی کونسی ضرورت ہے -

ہارلی - اسی قتل کی نسبت چند خفیہ امور دریافت طلب ہین -

کلارک - ابھی وہ کامون مین مشغول ہین کچھ دیر انتظار کرو انھین اطلاع دیتا ہون -

کلارک چلا گیا، ہارلی کرسی پر بیٹھکر ایک اخبار پڑھنے لگا کچھ دیر بعد کلارک واپس آکر بولا -

کلارک - مسٹر ہارلی تمھاری خوش نصیبی مین شک نہین باوجود کامون کی کثرت کے بھی تمھارا نام سُنتے ہی میرے افسر اعلی گفتگو کرنے پر راضی ہوگئے چلو تمھین یاد کیا ہے -

ہارلی کلارک کے ساتھ ہوم سکریٹری کے خاص کمرے مین داخل ہوا جہان ہوم سکریٹری میز کے سامنے بیٹھے ہوئے ایک خط لکھ رہے تھے - خط تمام کر کے انھون نے کلارک کو دوسرے کمرے مین جانے کا حکم دیکر ہارلی کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور جب وہ بیٹھ گئے تو آہستہ سے کہا -

ہوم سکریٹری - مین نے سنا ہے تمھارا نام ہارلی ہے ڈیٹکٹیو انسپکٹری کے عہدے پر ممتاز ہو اور چند ہی روز ہوئے ہین کہ اسکاٹلینڈ یارڈ سے یہان آئے ہو - مجھ سے کیا ضرورت ہے بیان کرو -

ہارلی - جناب والا حال مین جو دو امریکن مارے گئے ہین انکے مقدمات کی تفتیش میرے سپرد ہوئی ہے -

ہوم سکریٹری - ہان کیا تمھارے ہی ہاتھ مین تحقیقات ہے - مسٹر ہارلی بڑے افسوس اور شرم کی بات ہے اتبک تم لوگ اس مقدمہ مین کچھ نہ کر سکے اس ناکامیابی سے پولیس بدنام ہو رہی ہے -

ہارلی - بجا ارشاد -

ہوم سکریٹری - تم لوگون کی ناکامی دیکھکر مجبوراً پندرہ ہزار کا انعام شایع کرنا پڑا ممکن ہے کوئی

ایسا شخص جسکا تعلق پولیس سے نہ ہو سراغ لگاسکے مگر تم لوگون کی ذمہ داری بدستور رہیگی یہ نہ خیال کرنا ہم لوگ اس مقدمہ سے سبکدوش ہوگئے۔

ہارڈی۔ حضور نے بہت مناسب کیا روپیہ کی طمع میں کوئی نہ کوئی تھوڑا بہت پتہ ضرور بتایگا اسوقت ہم لوگون کو تفتیش مین بہت مدد ملے گی۔

ہوم سکریٹری۔ خیر اسوقت مجھے بہت سے کام کرنا ہین تم جس غرض سے آئے ہو جلد بیان کرو

ہارڈی۔ مین نے صرف اتنا دریافت کرنے کے لئے حضور کو زحمت دی ہے۔ یہ انعام جو شہر مین مشتہر کیا گیا ہے خود حضور نے اعلان فرمایا ہے یا کسی دوسرے شخص کے مشورہ سے ایسا کیا گیا ہے۔

ہوم سکریٹری۔ تم نے ان باتون کے معلوم کرنے مین کیا فائدہ سوچا ہے۔

ہارڈی۔ مین اس معاملے کے متعلق رات دن سوچتا رہتا ہون اس درمیان مین ہزار دن باتین ذہن نشین ہوئی ہین اگر حضور میرے سوال کا جواب دیدینگے تو ان خیالات کی تصدیق یا تکذیب ہو جائے گی اور مجھے تفتیش کرنے کا تھوڑا بہت ذریعہ مل جائے گا۔

ہوم سکریٹری۔ یہ انعام ایک شخص کے مشورے سے شایع کیا گیا ہے۔

ہارڈی۔ خوش ہوکر۔ حضور والا حضور کی خدمت مین آکر جو باتین دریافت ہوئی ہین بہت ہی بیش بہا اور کارآمد ہین یقین ہے مجھے ان سے بہت کچھ مدد مل سکے گی۔

ہوم سکریٹری۔ مسٹر ہارڈی تمھین ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے مجھ سے ہر ممکن مدد تمھین ہمیشہ ملتی رہےگی اگر اور کچھ بھی دریافت کرنا ہو تو بے تکلف پوچھ سکتے ہو۔

ہارڈی۔ حضور سے ایک استدعا اور ہے اگر مزاج مبارک مین آئے تو مجھے ایک رقعہ لکھدین جس کے ذریعہ سے سر آرڈن بداون کی حضوری حاصل کر سکون اسسے ملنے کی سخت ضرورت ہے۔

ہوم سکریٹری۔ تمھاری خواہش کے موافق رقعہ لکھے دیتا ہون لیکن تم بغیر سعی و سفارش کے بھی اسسے مل سکتے ہو۔

ہوم سکریٹری نے مونوگرام چھپے ہوئے کاغذ پر ایک رقعہ تحریر کرکے ہارڈی کو دیا اسنے سلام کرکے رقعہ لیا اور رخصت ہوکر چلنے کو قصد کیا مگر ہوم سکریٹری نے روک کر کہا۔

ہوم سکریٹری۔ مسٹر ہارڈی اگر کوئی تازہ خبر سننا تو مجھے ضرور اطلاع دینا۔

بہت بہتر کہکر ہارلی رخصت ہوکر ہوم آفس سے نکلکر سر آرڈن براؤن کے مکان کیطرف روانہ ہوئے - اسوقت سر آرڈن براؤن گھر سے نکلکر کہین جانے کے لئے گاڑی پر سوار ہوئے تھے انکی خوبصورت گاڑی مکان کے برآمدے مین کھڑی ہوئی تھی کہ ہارلی پہنچا اور سر آرڈن براؤن کو سلام کرکے ایک طرف مودب کھڑا ہوگیا۔

براؤن - کیا تمھین مجھ سے کچھ کہنا ہے -

ہارلی نے کچھ کہے بغیر بڑھ کر ہوم سکریٹری کا سفارشی رقعہ پیش کیا، سر آرڈن براؤن نے رقعہ پڑھکر ہارلی کو بغور دیکھا -

براؤن - تمھین انسپکٹر ہارلی ہو -

ہارلی - جی ہان -

براؤن - مین اسوقت ایک ضرورت سے ڈائننگ اسٹریٹ جا رہا ہون اگر کوئی ضروری بات کہنا ہے تو گاڑی پر بیٹھ جاؤ راستے مین تمھاری باتین سُن لون گا -

سائیس نے گاڑی کا پٹ کھول دیا مسٹر ہارلی سامنے بیٹھ گئے گاڑی روانہ ہوئی -

براؤن - مسٹر ہارلی کہو کیا کہنا چاہتے ہو (مسکراکر) اگر مجھے گرفتار کرنا چاہتے ہو تو مین حاضر ہون لیکن تھوڑا وقت دینا ہوگا -

ہارلی - مجھے سرکار کی طرف سے حکم ملا ہے کہ مسٹر فریڈرک سلبی اور مسٹر ریچرڈ ہکسر گریہم کے مقدمہ کی تحقیقات کرون اس کے متعلق مین نے بہت سی تدبیرین سوچین اور بعض پر کاربند بھی ہوا - آج سارے شہر مین انعامی اشتہار چسپان ہوئے ہین انھین دیکھکر ہوم آفس گیا تھا وہان سے جو خبرین موصول ہوئی ہین اُنسے میرے خیالات کی بہت کچھ تصدیق ہوتی ہے فی الحال میرا خیال ہے اس معاملے کی تحقیقات کے لئے حضور کا ڈپارٹمنٹ بہت مناسب و موزون ہے -

براؤن - کچھ اور کہنا چاہتے ہو تو وہ بھی کہہ ڈالو -

ہارلی - ان دونون واقعات کی تحقیقات مختلف عنوان سے اور مختلف صورتون مین کرتا رہا ہون ہنوز کامیابی نہین ہوئی ہے پھر بھی میرے بعض خیالات قرائن سے صحیح مانے جانے کے قابل ہین - واقعات نے بتادیا ہے یہ دونون خون معمولی نہین ہین نہ روپیہ کے لئے جانین لی گئی ہین انکی تہہ مین کوئی راز نہان ہے ملکی اخبارات نے بھی یہی خیالات ظاہر کئے ہین

اب تک دونون مقتولون کے قاتل اور سبب قتل نہین معلوم ہوا ہی - مین حضور سے چند باتین دریافت کرنے آیا ہون سرکار کی طرف سے جو انعام شائع کیا گیا اسے دیکھتے ہوئے قاتل کے گرفتار کرنے کی کوشش تو ہر شخص کرے گا مین نے جس شخص کو مشکوک و مشتبہ سمجھا ہی وہ معمولی حیثیت کا انسان نہین ہے اس کے سامنے پندرہ ہزار کچھ وقعت نہین رکھتے - اگر کوئی شخص مجرم کو گرفتار کرے تو کیا آپ اُسے قانون کی رو سے سزا دینا منظور فرمائین گے یا نہین گو انعام شایع ہونے سے ظاہر ہے آپ ملزم کو یقیناً بغیر سزا دئے نہین چھوڑین گے -

براؤن - مسٹر ہارڈی تمھاری باتین عجیب ہین کیا تم خیال کرتے ہو ہم لوگ مجرم کو سزا دینے مین پہلو تہی کرین گے، جس شخص نے ایسے ظالمانہ کام کئے ہین اسکی طرفداری کرنا ہم لوگون کی شایان شان ہو امریکن گورنمنٹ نے ہماری عدالت مین استغاثہ کیا ہی اس کے دو آدمی چوبیس گھنٹے کے اندر ہمارے ملک مین بیرحمی سے قتل کرڈالے گئے ہین اب تک قاتل گرفتار نہین ہوا واقعی یہ امر ہماری پولیس کے لئے بدنامی کا باعث ہی اس انعام کے شایع ہونے کی بھی غایت ہی کہ تم لوگ دوسرے آدمیون سے بھی مدد حاصل کرسکو اور امریکن گورنمنٹ ہماری جانب سے اپنے دل مین خیال فاسد نہ لاسکے -

ہارڈی - تو حضور کی خواہش ہے مجرم چاہے کوئی بھی ہو معمولی آدمیون کی طرح گرفتار کرکے فوجداری سپرد کردون -

براؤن - مسٹر ہارڈی کیا تمھارا خیال ہی ہم لوگ حقیقتاً مجرم کے طرفدار ہین مگر معلوم نہین یہ خیال کیون اور کس وجہ سے پیدا ہوا ہی تم کسے قاتل خیال کرتے ہو مجھے ان باتون کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی اس لئے اب تک تم سے کوئی سوال نہین کیا -

گاڑی ڈاننگ اسٹریٹ پہنچ گئی مسٹر ہارڈی پٹ کھولکر گاڑی سے اتر آئے اور زمین پر کھڑے ہوکر بولے -

ہارڈی - حضور کی باتون نے مجھے بڑا فائدہ پہنچایا امید ہی چند ہی روز مین کوئی تازہ اطلاع دے سکونگا -

یہ کہکر مسٹر ہارڈی نے رخصتی سلام کیا اور ایک طرف چلے گئے انکے جانے کے بعد سر آرڈن براؤن گاڑی سے اُترکر مسٹر گریکی فیلڈ کے مکان مین چلے گئے -

مسٹر ہارڈی پولیس اسٹیشن جانے کے قصد سے چلے تھے لیکن کچھ سوچکر سینٹ

جیمس اسکوائر روانہ ہوئے۔ اور پرنس آدیفنٹ کے عالیشان محل کے دروازے پر کھڑے ہوکر دیر تک کچھ سوچتے رہے۔ دروازہ اندر سے بند تھا ایک ریشمی ڈوری جو اندر گھنٹے مین بندہی تھی ایک سوراخ کے ذریعہ سے باہر کی طرف نکلی تھی۔ مسٹر ہارلی نے ڈوری پکڑکر کھینچی۔ گھنٹی بجنے سے فوراً دروازہ کھل گیا اور وردی پہنے بندوق کاندھے پر رکھے دو جاپانی ٹہلتے ہوئے نظر آئے۔ ایک خدمتگار بیش قیمت وردی پہنے ہوئے قریب آکر دروازہ کھلوانے کا سبب دریافت کرنے لگا۔

ہارلی۔ مین پرنس سے ملنا چاہتا ہون کیا وہ گھر مین تشریف رکھتے ہین۔

جاپانی۔ کسی قدر خشک مزاجی سے، پرنس ہر شخص سے ملنا پسند نہین کرتے۔

ہارلی۔ مین ایک کارڈ دیتا ہون اسے پرنس تک پہنچادو۔

جاپانی نے لیتے کارڈ دے کر اپنے ساتھ آنے کا اشارا کیا۔ ہارلی اس کے ساتھ کمرون سے گذرتے ہوئے زینے کی راہ سے پہلی منزل کے ایک چھوٹے سے تاریک کمرے مین پہنچے۔

جاپانی۔ آپ کچھ دیر یہان بیٹھکر انتظار کرین مین پرنس کی خدمت مین آپکا کارڈ پیش کرکے جواب لاتا ہون میرا خیال ہو آپ بیکار تشریف لائے پرنس آپ سے ملاقات کرنا پسند نہ کرین گے۔

جاپانی چلا گیا۔ مسٹر ہارلی بانس کی بنی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھکر کمرے کا بھیانک پن اور تاریکی کو خائف نظرون سے دیکھنے لگے انھون نے خیال کیا مین نے بغیر سوچے سمجھے تنہا یہان آکر بڑی غلطی کی یہان آنے سے پہلے مجھے معقول بندوبست کرلینا تھا دیکھئے مقدر مین کیا لکھا ہو۔

باب ۲۰

پرنس

اک نہ اک دوست مری جان کا موجود رہا
غش کبھی ہجر میں آیا کبھی چسکا آیا
(خنجر لکھنوی)

مسٹر ہارڈی نہایت دور اندیش۔ معاملہ فہم۔ شستہ رس اور آزمودہ کار شخص تھے سراغرسانی مین انکا دماغ خوب لڑا تھا اہم سے اہم مقدمات انھون نے اپنی طباعی اور ذہانت سے بہت جلد نکال لئے تھے۔ اسکاٹلینڈ مین انکا ثانی نہ تھا عرصہ تک خدمات جاسوسی انجام دیتے رہنے سے انھون نے یورپ مین خاص شہرت حاصل کر لی تھی انکا قاعدہ تھا جس مقدمہ کی تفتیش انکے سپرد ہوتی تھی دل و جان سے اسمین کوشش کرتے تھے محنت و جفاکشی انکے خاص جوہر تھے جن سے کبھی نہ اکتاتے تھے۔ جبتک وہ اپنے کام انجام نہ دیکھ لیتے تھے چین سے بیٹھنا نہ جانتے تھے اس معاملے مین جو مشکلات پیش آتی تھین ایسا کبھی اتفاق نہ ہوا تھا پھر بھی انھون نے محض خیال کی بنا پر بغیر کسی ثبوت کے پرنس اولیفنٹ جیسے ذی اقتدار و صاحب ثروت کے تحقیقات کے لئے آنا طے کر لیا تھا اور بے کھٹکے تن تنہا مکان مین چلے گئے۔ پہلے تو انہین کسی طرح کا خوف یا کھٹکا محسوس نہین ہوا مگر جب عالیشان محل کے بالائی حصہ والی تنگ تاریک کوٹھری مین بیٹھکر چارون طرف دیکھا تو خیال پیدا ہوا مبادا یہان مین قتل کر ڈالا جاؤن تو اسکاٹلینڈ کے جاسوس صدہا کوششین کرنے پر بھی دریافت نہین کر سکتے میرے ساتھ کیا برتاؤ کیا گیا ہے۔

ان کوششون کے خیال نے دل مین الجھن سی پیدا کر دی وہ چارون طرف آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے۔ کوٹھری کے سب دروازے اور کھڑکیان مضبوطی سے بند تھین۔ دیوارون مین انواع اقسام کی تصویرین آویزان تھین۔ موقعہ موقعہ سے جاپان کی بنی ہوئی سنگی تیلیان لٹک رہی تھین کہین شکار گاہون اور مرغزارون کے نقشے کہین جاپانی سپاہ کی قواعد کی تصویرین اور کہین سلاطین گذشتہ کی معرکہ خیز لڑائیون کے مرقع آویزان تھے۔ کرسی پر

بیٹھے بیٹھے ہارلی پر خوف نے غلبہ کیا اسے معلوم ہوا یہ خون آشام منظر جو کاغذ پر بطور یادگار بنائے گئے ہین اس کے جنگجو سپاہی مجھپر اپنے آلات حرب سے حملہ کرنے والے ہین - جاپانیون کے بڑے بڑے برچھے اور چمکدار سنگینین میرے سینے کو چھیدنا چاہتی ہین - سنگی پتلیون کی آنکھون مین ایک قسم کا چمکدار مصالحہ لگا تھا جو تاریکی مین چمک چمک کر اسکی خوفناکی بڑھا رہا تھا انکی آنکھون نے ہارلی کو اور بھی دہلا دیا - پرنس کے پائین باغ مین کھلے ہوئے پھولون کی مست خوشبو چارون طرف پھیلی ہوئی تھی - وہ خوشبوئین فرحت پہنچانے کے عوض ہارلی کے دماغ کو اور بھی پراگندہ کرنے لگین - اسنے سمجھا یہ لپٹین میرے خون مین سمیت پیدا کردین گی اور گھبراکر کرسی سے کھڑا ہوگیا اسکا دماغ چکر کھا رہا تھا اسنے بڑھکر بعض دروازے اور کھڑکیان کھولنے کی کوشش کی لیکن کامیابی نہ ہوئی اندر کیجانب سے دروازون کو قفل کر یا کھینچکر کھولنا مشکل تھا - وہ نہایت بیچینی سے کوٹھری مین ٹہلنے لگا آہستہ آہستہ اسکا دم گھٹنے لگا اور سانس رکنے لگی معلوم ہوا کوئی زہریلی چیز حلق مین پھنسکر نفس کی آمدو شد مین حارج ہورہی ہے آنکھون کے نیچے اندھیرا چھا گیا دل کے دھڑکنے سے شبہ ہوتا ہے چند منٹ یہی حال رہا تو پتہ پھٹ جائیگا - وہ ہی چاہ پھر دن مین انکی طاقت صلب ہوگئی پاؤن کانپنے لگے اور وہ کھڑے نہ رہ سکے لڑکھڑا کر گرے اور گرتے ہی بیہوش ہوگئے -

مسٹر ہارلی کو جب ہوش آیا تو ڈرتے ڈرتے آنکھین کھولکر دیکھا - دوسرے کمرے مین ایک آرام کرسی پر لیٹے ہوئے ہین - کرسی کے سامنے والی کھڑکی کھلی ہے جس کی راہ سے بغیچہ کے پھولون مین بسی ہوئی تازی اور ٹھنڈی ہوا آرہی تھی - کرسی سے سر اٹھاکر دیکھنے پر معلوم ہوا پاس ہی ایک جاپانی ہاتھ مین شیشے کا گلاس لئے کھڑا ہے - چند منٹ بعد پرنس اور لفٹنٹ کمرے مین داخل ہوئے اور سنجلی و شندہ پیشانی دریافت کیا -

پرنس - کہئے اب مزاج کی کیا حالت ہے -

ہارلی - شکر ہے - اب اچھا ہون - مین نہین سمجھا اسوقت کیا ہوگیا تھا -

پرنس - شاید گرمی سے یہ حالت ہوگئی ہوگی مجھے آپکا بھیجا ہوا کاغذ ملا اس سے معلوم ہوا آپ اسکاٹلینڈ یارڈ سے تشریف لائے ہین - واقعی آپ جس خدمت پر معمور ہوئے ہین وہ بہت اہم اور دشوار ہے مین حسب منشا آپ سے ملنے کو آیا تھا لیکن آپکو بیہوش پایا - تھوڑا سرد پانی لیجئے تو طبیعت بحال ہوجائے -

ہارڈی نے جاپانی نوکر کے ہاتھ سے گلاس لے کر منہ سے لگا لیا پانی سرد تھا اور اسمین مفرح قلب دوا ملی تھی جس سے کسی قدر سکون ہو گیا۔

ہارڈی۔ اب مجھے کوئی شکایت نہین ہی۔ جب آپکے یہان آیا تھا اُسوقت بھی بہت اچھا تھا کوٹھری مین آتے ہی عجیب قسم کی بو میری ناک مین آئی جس سے دم گھٹنے لگا اور سانس رک گئی معلوم نہین وہ کیسی بو تھی۔

پرنس۔ درست ہے میرے پاس آنے والے انگریزون کا ایسا ہی خیال ہی جس کمرے مین آپ بیٹھے تھے وہان جاپان سے ایک قسم کے پودھے منگا کر رکھے گئے ہین جو بالکل خشک ہین میرے ملازمین کبھی کبھی ان مین سے کوئی سوکھا ہوا پودھا جلا کر کمرے اور مکان مین دھونی دیتے ہین اسکی بو ہم لوگون کو ناگوار نہین ہوتی مگر لندن والے برداشت نہین کر سکتے۔

ہارڈی۔ تعجب ہے، حضور عالی مین نحیف الجسہ یا کمزور دل و دماغ والا آدمی نہین ہون اجتک کسی خوشبو یا بدبو سے بیہوش ہو جانا مشکل تھا معلوم نہین کس قدر تیز اور پُر اثر بو تھی جسنے بیہوش کر دیا۔

پرنس۔ آپ مطمئن رہین اس سے آپکو نقصان نہین پہنچ سکتا اگر آپکے دل مین اندیشہ ہے تو ڈاکٹر سے مشورہ کر کے اطمینان کر سکتے ہین۔ مین سمجھتا ہون اسوقت آپ کسی ضرورت سے یہان تشریف لائے تھے طبیعت درست نہ ہو تو کسی اور دن کے لئے ملاقات اُٹھا رکھئے امید ہے آئندہ آپ اچھی طرح گفتگو کر سکین گے۔

ہارڈی۔ مین بہت اچھا ہون بات چیت کرنے مین تکلیف نہین کیا از راہ نوازش میرے چند سوالون کا جواب عنایت فرمائیگا۔

پرنس۔ انسپکٹر ہارڈی آپ مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہین فرمائے مین خوشی سے سنونگا۔ مین یہان اسی لئے آیا ہون مختلف فرقون اور مختلف پارٹیون مین شریک ہو کر نئے نئے تجربات حاصل کرون۔ مین نے اطراف عالم مین سیاحی کر کے بہت سی باتین معلوم کر لی ہین مگر ہنوز پولیس والون سے بے تکلفانہ گفتگو کا موقعہ نہین ملا تھا۔ محکمۂ پولیس کے اعلیٰ افسرون نے بارہا مجھ سے خواہش ظاہر کی کہ مین اسکاٹلینڈ یارڈ کا معائنہ کرون لیکن کامون کی مشغولیت نے فرصت نہ دی جو انکی خواہش پوری کر سکتا۔

ہارڈی۔ اسوقت میرے حاضر ہونیکا منشا کچھ اور ہی ہے۔

پرنس۔ دوسرا کیا کام ہے فرمائیے کیا مین نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔
اس جواب سے ہارڈی پس وپیش مین پڑگئے انھون نے اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنا جسقدر آسان خیال کیا تھا ویسا نہ تھا۔ تھوڑی دیر تک سوچنے کے بعد کہا۔

ہارڈی۔ حضور عالی مین جس غرض سے حاضر ہوا ہون وہ کسی قدر پریشان کن ہے۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے حضور کے ایسے ذی عزت وعالی رتبہ شاہزادے کے سامنے مین وہ باتین کہنا چاہتا ہون جو کسی طرح زیبا نہین لیکن مجبور ہون میری خدمات نہایت اہم ہین باوجود اہمیت بھی مین عرض کرتے پس وپیش کرتا ہون۔ حضور کو معلوم ہوگا میرے وطن کے آئین نے ہر چھوٹے بڑے کو مساوی کر دیا ہے کسی قسم کا امتیاز نہین ہے۔

پرنس۔ مسٹر ہارڈی آپکے وطن کا قانون بہت اچھا ہے مجھے اسمین ریمارک کرنے کی ضرورت نہین آپ یہان کس غرض سے تشریف لائے ہین بیان فرمائیے آپکو یہ خیال کرنے کی ضرورت نہین کہ مین کون ہون کیا ہون کم سے کم جب تک لنڈن مین مقیم ہون مجھ پر یہان کے قانون کی پابندی کرنا فرض ہے۔

ہارڈی۔ آج سے دو ہفتہ قبل لورپول سے اسپیشل ٹرین پر آنے والے معزز مسافر مسٹر فریڈرک سلبی کو کسی نے قتل کر ڈالا اس مقدمہ کی تحقیقات پر مین معمور ہوا ہون۔

پرنس۔ خیال پڑتا ہے اس واقعہ کو پہلے بھی سنا ہے اُس روز ایک ڈنر پارٹی مین بھی اس واقعہ کے متعلق گفتگو ہوئی تھی آپ لوگون کے یہان انسانی جان جسقدر قیمتی سمجھی جاتی ہے ہمارے ملک مین اتنی گرانبہا نہین خیال کرتے۔ خیر آپ اپنا مطلب بیان فرمائیے۔ مین سمجھتا ہون اس مقدمہ کی تفتیش نہایت قابل شخص کو عنایت ہوئی ہے۔

ہارڈی۔ حضور کی قدردانی ہے جو ایسا فرماتے ہین۔ جب سے تفتیش میرے سپرد ہوئی ہے مین پیچیدہ معاملات سلجھانے کی پوری سعی کر رہا ہون ہنوز کامیابی عنقا ہے سچ عرض کرتا ہون آجتک کبھی ایسے پر اسرار واقعات پیش نہ آئے تھے معاملہ شروع سے آخر تک راز ہی راز ہے ہم لوگ جس عنوان سے مجرم [illegible] گرفتار کرنا چاہتے ہین اس طریقہ سے مجرم حال [illegible] گرفتار نہین ہوتا لیکن یہ طے شدہ ہے وہ بچ بھی نہین سکتا ہماری کوششین ضایع نہین ہوئین اس معاملے مین ابتک کوئی صورت ایسی نہین پیدا ہوئی ہے جس سے کامیابی کی امید کیجائے تاہم مین مایوس نہین ہوا ہون کچھ نہ کچھ تحقیقات کئے جاتا ہون ابتک جسقدر سراغ ملا ہے

معلوم ہوتا ہے مجرم لندن کا باشندہ نہین کسی اور مقام کا رہنے والا ہی۔

پرنس۔ ممکن ہے ایسا ہی ہو آپکے ملک مین مختلف ولائتون کے لوگ آباد ہین آپکا خیال خلاف قیاس نہین ہی۔

ہارلی۔ قرائن سے نیز تحقیقات سے معلوم ہوا ہے مجرم آپکا ہموطن ہی۔

پرنس۔ بغیر کسی پریشانی کے بھون پر بل ڈالکر، میرا ہموطن۔

ہارلی۔ جی حضور۔

پرنس۔ اس خبر سے مجھے بہت افسوس ہوا میرے وطن کے آدمی نے بہت بُرا کیا جو آپکے قانون کا خیال نہ کیا۔ اس معاملے مین مجھ سے کہنے کی حاجت نہین آپ شوق سے اسے گرفتار کرکے انگریزی قانون کے موافق سزا دلوائیے جو شخص خلاف قانون کام کرے وہ چاہے دیسی ہو یا پردیسی آئین مروجہ کی روسے سزا پانے کا مستحق ہے جو مقننون نے تجویز کرکے لکھدی ہی۔

ہارلی۔ حضور عالی یقیناً ایسا ہی ہوگا۔ ابتک ہم لوگون کو پورا ثبوت نہ ملنے سے گرفتار کرنیکا خیال نہین ہی تحقیقات کرکے ثبوت حاصل کر لینے پر گرفتاری عمل مین آئے گی۔

پرنس۔ آپکو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہ کرنا چاہئے اس کے متعلق مین کچھ کہنا سُننا نہین چاہتا۔

ہارلی۔ ابتک مین نے جو تحقیقات کی ہی اس سے معلوم ہوتا ہی مجرم آپکا ہموطن ہونے کے علاوہ اسی مکان مین رہتا بھی ہے۔

پرنس۔ مجرم میرے مکان مین رہتا ہی۔

ہارلی۔ جی ہان۔

پرنس۔ اسمین شک نہین آپ تجربہ کار و نکتہ رس آدمی ہین لیکن کیا یہ ممکن نہین آج تک آپ سے غلطی نہین ہوئی ہے۔

ہارلی۔ یہ کہنے کی جرأت کرنا مشکل ہے کہ بھول چوک نہین ہوئی انسان کے ضمیر مین بھول ہے اس کلیہ سے مین بھی مستثنیٰ نہین۔

پرنس۔ مجھے خیال ہوتا ہی اس معاملے مین آپ بھولتے ہین میرے اس مکان مین جو [illegible] [illegible] ہین ایک سکریٹری ایک داروغہ باورچی خانہ ایک باورچی باقی کچھ سپاہی

اور کچھ شاگرد پیشہ ہین آپکو یہ سُنکر حیرت ہوگی میرے سکریٹری کے سوا اور کوئی آدمی جب سے لندن آئے ہین باہر نہین نکلا ہے میرا سکریٹری بھی کئی ہفتہ کے لئے پیرس گیا تھا۔

ہارڈی نے متعجب ہوکر پرنس کی طرف دیکھا اسے اس کہنے کا یقین نہ آیا کہ آجتک کوئی آدمی لندن جیسے پُررونق شہر مین تفریحاً بھی گھر سے نہین نکلا اسنے کہا۔

ہارڈی۔ ایکدن کے واسطے بھی کوئی باہر نہین نکلا کیا وہ لوگ یہان کے عجائبات دیکھنے کے شائق نہین کیا اپنی صحت قائم رکھنے کے خیال سے بھی باہر نہین نکلتے۔

پرنس۔ مسٹر ہاکر۔ ہان وہ لوگ کبھی باہر نہین جاتے وہ میرے خیر خواہ ملازم ہین انہین میری خدمت کے سوا دنیا کے کسی کام سے غرض نہین ہے وہ یہان والون کی طرح رنگینی اور عیاشی کے خواہشمند نہین ہین انہین کبھی خیال بھی نہین ہوتا باہر نکل کر آپ کے شہر کی منظر کش چیزون کو آنکھ اُٹھاکر دیکھین انھون نے اپنی زندگیان میری آسائش پر نثار کرنے کا تہیہ کرلیا ہے

پرنس کی باتون کو مسٹر ہارڈی نے تعجب اور حیرت سے سنا لیکن یقین نہ آیا وہ اسے ماننے کے لئے تیار نہ تھے کہ انسان دنیا تجکر ایک ہی کام کا ہو رہے۔

ہارڈی۔ آپ کیا فرماتے ہین کیا وہ لوگ کبھی تازی ہوا کھانے بھی نہین نکلتے۔

پرنس۔ مسکراکر۔ آپکے شہر مین جو ہوا ہے وہی میرے باغ مین بھی آتی ہے۔ مین وہان نہین جاتا ہون میرے ملازمون کو جب تازی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے باغ مین جاکر ٹہل آتے ہین مسٹر ہارڈی میری باتون سے آپ متعجب کیون ہین بادی النظر مین آپکو میری باتین غلط معلوم ہونگی مگر یاد رکھئے میرے جاپانی ملازمین یورپی نہین ہین اس سے یہ خیال نہ کیجئے کہ مین یورپی ملازمین کی برائی بیان کرتا ہون مین یہ ظاہر کررہا ہون میرے ملازمین کا اور میرا دلی ایک ہی رشتہ اُلفت مین جکڑا ہوا ہے وہ جس طرح وقت پڑنے پر میرے واسطے جانین عزیز نہ کرینگے اسی طرح جاپان پر اپنا خون نچھاور کرنے کو تیار ہین۔

ہارڈی۔ تعجب ہے انکی صحتین کیونکر درست رہتی ہین جیلخانہ کی طرح ہر وقت گھر مین بیٹھے رہنے سے صحت پر ناگوار اثر پڑتا ہے۔

پرنس۔ مسٹر ہارڈی آپکے یہان کے ملازمین کی طرح میرے نوکر سیر و شکار کے شائق نہین ہین پھر بھی یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہون وہ دھوپیا و ورزش کشتی اور ہر طرح سے [illegible] ہین میرے نوکر آپکے یہان کے نوکرون سے کم نہین ہین اگر آپکو انکی [illegible]

اَپنے یہان کے قوی تن وشہ زور ملازمین سے آئیے اگر اُن سے میرے ملازم کسی کام مین ہار جائین تو مین دس ہزار روپیہ آپکے یہان کے نوکرون کو بطور انعام دونگا اگر آپ کہین گے تو انعام کی تعداد مین اور بھی اضافہ کرونگا - میرے ملازمین ہمیشہ اندازہ بھر کھانا کھاتے منشیات سے انہین نفرت ہے انکی صحتین ایسی عمدہ ہین جس سے بہتر ممکن نہین وہ کبھی بیمار پڑنا جانتے ہی نہین -

ہارمی - کرسی سے اُٹھکر - حضور جو چاہے فرمائین لیکن مین یقین دلاتا ہون مجرم اسی گھر مین رہتا ہے تحقیقات سے معلوم ہوا ہے جسروز مسٹر فریڈرک سلبی مارے گئے اسی دن علی الصباح ایک جاپانی اسی مکان مین داخل ہوتے دیکھا گیا ہے تحقیقات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے اسکی اس معاملے مین سازش ہے -

پرنس - نرمی سے - مسٹر ہارمی اسروز آپنے جس شخص کو اس مکان مین آتے دیکھا تھا وہ مین ہی ہون -

ہارمی - دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے - مین حضور کی اُس عنایت کا مشکور ہون جو غش کیحالت مین کی گئی تھی -

پرنس - مسٹر ہارمی ان باتون کی ضرورت نہین مین آپ سے بلکہ بیحد خوش ہوا اور آپکو اجازت دیتا ہون اگر کبھی میری امداد کی ضرورت ہو یا کوئی بات دریافت طلب ہو تو بے تکلف یہان آکر معلوم کرسکتے ہین -

باب ۲۱

ڈاکٹر

راز دل کہہ کے اُنہیں اپنا بنایا دشمن
واقعی ہم سے بڑی چوک ہوئی بھول گئے
(خنجر لکھنوی)

جس ڈاکٹر نے مسٹر فریڈرک سلبی کے قتل والی رات کے بعد موٹر کار سے کچلے ہوئے آدمی کی مرہم پٹی کی تھی۔ اسکا پتہ مسٹر ہارڈی نے لگا کر ملاقات بڑھانا شروع کر دی تھی۔ پہلی مرتبہ تو اُنھون نے ڈاکٹر ہوپر سے معمولی گفتگو کی دوبارہ جب ملنے گئے اسوقت ڈاکٹر کے مطب کا کمرہ بند تھا باہر سے دستک دینے پر ڈاکٹر ہوپر گھر سے نکلے اُنکا خیال تھا کوئی مریض علاج کی غرض سے آیا ہوگا۔ اپنی امید کے خلاف مسٹر ہارڈی ڈیٹیکٹو انسپکٹر کو دیکھکر کسی قدر افسردہ ہوئے لیکن اخلاقاً سلام و مصافحہ کر کے مطب مین چلنے کو کہا۔

ہارڈی۔ بعد صاحب سلامت کے "ڈاکٹر صاحب شاید آپنے مجھے پہچانا نہین اسی ہفتہ مین ایک بار آپکی خدمت مین نیاز حاصل کر چکا ہون آپ ہی نے تو موٹر کار سے کچل جانے والے شخص کا علاج کیا تھا۔

ہوپر۔ درست ہے یہان گفتگو کرنے کا موقعہ نہین مطب کے کمرے مین تشریف لے چلیے۔

انسپکٹر ہارڈی مکان مین داخل ہوئے مطب کا کمرہ بہت وسیع و کشادہ نہ تھا نہ آرائش کا سامان تھا چھوٹے سے کمرے مین ایک ٹیبل تھا اس کے سامنے چند بید کی کرسیان پڑی تھین ٹیبل پر چند طبی مجلد کتابین اور کچھ آلات ڈاکٹری رکھے تھے۔ ہارڈی ایک کرسی پر بیٹھکر بخندہ پیشانی بولا۔

ہارڈی۔ ڈاکٹر صاحب آپ متفکر نہ ہوجیے مین آپکا زیادہ وقت ضایع نہ کرونگا۔

ہوپر۔ مجھے تو ذرا بھی خیال نہین اسوقت مجھے کسی مریض کو دیکھنے بھی نہین جانا ہے۔ آپ جب تک دل چاہے بیٹھکر باتین کر سکتے ہین۔

ہارڈی۔ گھڑی دیکھکر "بارہ بجے ہین آپکو کوئی کام بھی نہین ہے مناسب ہے میرے ہمراہ [illegible]

چلئے وہین کسی ہوٹل مین بیٹھکر ہم اور آپ ساتھ کھانا کھائین نیز یہ امر بھی قابل گوش گذار ہے آپکا جتنا وقت میری ہمراہی مین صرف ہوگا اسکی واجبی فیس بھی پیش کیجائے گی۔

ہوپر۔ آپ مجھے کیون لیجانا چاہتے ہین یہ تو پہلے ہی عرض کر چکا ہون قتل کے مقدمہ مین مجھے کچھ بھی وقفیت نہین جو کچھ جانتا تھا پہلے ہی بے کم وکاست کہدیا اس سے زیادہ کچھ بتا نہ سکونگا اور یون آپکا نیازمند ہون نہ ساتھ چلنے مین عذر ہے نہ ساتھ کھانے مین انکار۔

ہارڈی۔ ڈاکٹر صاحب آپ پریشان نہ ہون میرا یہ مطلب نہین آپ سے وہ باتین دریافت کرنے کی کوشش کرون جسکا علم آپکو نہین ہے نہ یہی کہتا ہون جس شخص کا علاج آپنے کیا تھا وہ اس مقدمہ مین شریک ہے۔ میرا تو صرف یہ منشا ہے اگر آپ اس شخص کی شناخت کر سکین تو بہت اچھا ہے۔

ہوپر۔ بہتر ہے مین آپکا مطلب سمجھ گیا۔

ہارڈی۔ آپکو ایک دن میرے ساتھ رہنا ہوگا۔ دن بھر مین آپ پچیس ۲۵ مریضون کو دیکھ سکتے ہین اُنسے جسقدر فیس آپکو ملتی ہے وہ مین یکمشت پیش کرونگا ہم اور آپ ریل پر لندن چلینگے پہلے کسی ہوٹل مین کھانا کھاکر کچھ دیر ہنسی تفریح مین بسر ہوگی پھر سہ پہر کو ایک دوسرے شخص کے یہان چلین گے وہان آپکا اتنا کام ہے آپ اُنہین دیکھکر مجھے بتا دین کہ یہی وہ شخص ہے جو موٹر کار سے کچل کر آپ کے پاس آیا تھا یا نہین۔

ڈاکٹر ہوپر کے پاس دن بھر مین دو مریض بھی مشکل سے آتے ہونگے ایکدم سے پچیس مریضون سے ملنے والی فیس نے انکا دل بیچین کر دیا وہ بغیر بیس پچیس منٹ کے اندر اندر کپڑون لتّون سے آراستہ ہو کر ہارڈی کے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئے اور دونون آدمی لندن روانہ ہوئے۔

ہوٹل کا ایک کمرہ پہلے ہی سے رزرو تھا، کھانے کی میز کے گرد لنڈن کے خوش باش امرا کا کافی مجمع جمع ہو گیا جسمین عورت مرد دونون شامل تھے۔

میز کے قریب کرسی پر بیٹھتے ہی مس لوسی ڈی کرولیس کو یاد آگیا اب سے دو ہفتے قبل اسی کمرے مین اسی میز پر کھانے مین شریک ہو چکی ہے ساتھ ہی خون کی خوفناک واردات کا خیال آگیا پرنس اولیفنٹ اس کے پہلو مین رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھے تھے۔ لوسی نے خوف آلود نگاہون سے انکے رعبدار چہرے کو دیکھا اسوقت اسکی آنکھون سے ایک قسم کی وحشت ٹپک رہی تھی خیریت ہوئی پرنس اولیفنٹ اس کی جانب مخاطب نہ تھا وہ ایک نوجوان لیڈی سے ہنس ہنسکر گفتگو کرنے مین مشغول تھا۔ لوسی کو اپنے خیالات کو وسعت دینے کا موقعہ مل گیا ایک ایک کرکے وہ تمام واقعات اسکی نگاہون کے سامنے آگئے جو اب سے پہلے گذر چکے تھے اسنے ان باتون پر غور کیا جو پرنس سے سرزد ہوتی رہتی تھین اسنے سوچا معلوم ہوتا ہے پرنس جرم کرکے انھین پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔

دفعتًا اس کے خیالات نے پلٹا کھایا اور اب اُن واقعات کا فوٹو پیش نظر ہو گیا جن سے پرنس کی اعلیٰ خدا ترسی اور رحیم النفسی پر روشنی پڑتی ہے اسے یاد آگیا جب پرنس اولیفنٹ لنڈن مین داخل ہوئے تھے انھین دنون مین ایک شرابی نشہ کی حالت مین ناؤ سے دریائے ٹیمس مین گر گیا تھا اتفاق سے پرنس فوجی قواعد دیکھنے جا رہے تھے۔ ایک آدمی کو ڈوبتے دیکھکر انکی حمیت نے گوارا نہ کیا کہ بغیر اسکی جان بچائے چلے جائین انھون نے خود بہ نفس نفیس دریا مین کود کر ڈوبنے والے کی جان بچائی۔ انکے اس کام سے مسرور ہو کر لنڈن کے اُمرا نے تمغہ دینا چاہا تو انھون نے صرف اس شرط پر انکی خواہش قبول کی کہ اخبارات کے ذریعہ سے اس واقعہ کو شہرت نہ دیجائے۔

اس قسم کے ہزارہا واقعات ہین جو لوسی کو ایک کے بعد ایک یاد آگئے اُسنے انکے اخلاق آداب صحبت کی طرف خیال دوڑایا مگر کسی قسم کا نقص نہ دکھائی دیا پرنس نہایت شریف الخیال عالی مزاج اور شیرین گفتار ہین انھون نے کبھی کوئی بات ایسی نہین کی جسے کوئی نکتہ چین قابل گرفت ٹھہرا سکے۔

ان باتون کو سوچکر مس لوسی ڈی کرولیس تحیین ہو گئی اسکے دل و دماغ مین خیالات کا ہجوم تھا جو کسی رائے پر مستقل طور سے جمنے نہ دیتا تھا تاہم وہ پرنس کو اعلیٰ مخلوق سمجھتی تھی۔

پرنس نوجوان لیڈی سے گفتگو ختم کرکے لوسی کی طرف مخاطب ہوا پہلے تو اسنے مسکرا کر اس کے جلد جلد رنگ بدلنے والے چہرے کو دیکھا پھر بجندہ پیشانی کہا۔

پرنس۔ مین دیکھتا ہون آپ لوگون کی پرلطف صحبتون مین زیادہ دلچسپی لینا میرے مقسوم مین نہین ہے۔ غالبا پورٹس موتھ کی دعوت آخری دعوت ہوگی۔

لوسی۔ کیا اسقدر جلد وطن واپس جانے کا قصد ہوگیا ہے۔

پرنس۔ یہان کا کام عنقریب ختم ہونے والا ہے اس کے بعد ہی وطن لوٹ جاؤنگا،

لوسی۔ کیا حضور انگلینڈ سے براہ راست جاپان تشریف لیجائینگے۔

پرنس۔ جی ہان یورپ کے تمام بڑے بڑے شہرون کی سیر کرچکا ہون کوئی مقام ایسا باقی نہین جسے دیکھنے کا اشتیاق ہو۔ بادشاہ نے میرے لینے کے لئے جاپان سے ایک جہاز بھی روانہ کردیا ہے جو ساؤتھمپٹن مین میرا انتظار کررہا ہے۔

لوسی۔ مین خیال کرتی ہون آپ یورپ کے حالات شاید جاپانی زبان مین قلمبند فرمارہے ہین۔

پرنس۔ درست ہے مین آپ لوگون کی طرز معاشرت پر مبسوط کتاب لکھ رہا ہون اسمین یہ دکھانا چاہتا ہون آپ لوگ کن کن اشغال مین زندگی بسر کرتے ہین کیا کیا خیالات آپکے دماغون مین طرے ہین۔ ساتھ ہی یورپ کا جغرافیہ بھی قلمبند کررہا ہون مین نے یہان کے ہر شعبہ پر تھوڑی بہت روشنی ڈالنے کا تہیہ کیا ہے اسی لئے آپکے یہان کے ہر محکمہ کی جانچ کی ہے۔

لوسی۔ ان باتون کو قلمبند کرنے مین کیا فائدہ ملحوظ ہے۔

پرنس۔ اپنے وطن کو فائدہ پہنچانا ملحوظ ہے یہ کتاب انھین اچھے اچھے سبق دیگی اسی غرض سے مین نے یہ سفر اختیار کیا تھا یہان آکر مجھے بہت آرام ملا آپ لوگون نے میری خاطر و تواضع مین کوئی بات اٹھا نہین رکھی جس کی یاد ہمیشہ میرے دل مین رہے گی اپنے وطن پہنچکر ان صحبتون کو یاد کرونگا۔

لوسی۔ مسکرا کر۔ تو یہ فرمائے آپ یہان پڑھنے کی غرض سے آئے تھے جس طرح طالب علم تحصیل علوم کے لئے ... ن چھوڑکر دور دراز ملکون کا سفر اختیار کرتے ہین اور چند سال بعد کامیاب و با... وش خوش وطن جاتے ہین۔ آپ بھی جاپان پہنچکر مسرور ہونگے۔

پرنس۔ بالکل ٹھیک ہے مجھے وطن پہنچکر جسقدر مسرت حاصل ہوگی اسکا اندازہ کرنا مشکل ... پن کا فرزند ہون وہان کی زمین میری مادر مہربان ہے بچہ جب تک آغوش

اور مین رہتا ہے دنیا کا غم اس کے دل کو دکھا نہین سکتا مین بھی آغوش شفقت کا متمنی ہون مجھے معلوم ہے وہان پہنچکر داغ فراق وطن صفحۂ دل سے مٹجائیگا۔

سر ولیم برینٹڈ کی کرسی مس لوسی ڈی کرولیس کی کرسی کے برابر تھی انھون نے لوسی کے کان کے پاس منھ لیجاکر آہستہ سے کہا۔

سر ولیم برینٹڈ۔ لوسی! تو بڑا ظلم ہے پرنس سے باتین کرتے وقت تم مجھے یکقلم بھول جایا کرتی ہو

لوسی۔ آہستہ سے " ولیم وہ بہت جلد واپس چلے جائینگے اس لئے اخلاقاً انسے چند باتین کرلینا برا نہین ہے۔

ولیم برینٹڈ۔ اوہ اتنو جان مجھے نظر نہین آتی۔

لوسی۔ ٹالکر " پرنس کی باتین دلچسپ شیرین ہوا کرتی ہین جس طرح وہ اپنی خوش کلامی کے افسون سے دوسرون کو مخاطب کرلیا کرتے ہین، دوسرون مین یہ بات کہان مینے تو ایسا خوشبیان آدمی کبھی نہین دیکھا تھا۔

ولیم برینٹڈ۔ تیوری چڑھاکر اور پرنس کو گھور کر آہستہ سے کہا، اس شخص کی نسبت مجھے کچھ کہنا نہین لیکن یہ ضرور کہونگا بڑا آدمی ہوکر نہ شکار کا شوق رکھتا ہے نہ ہم لوگون کی طرح راغب عیش و نشاط ہے ایسے روکھے پھیکے آدمی کے ساتھ دل ملنا مشکل ہے۔

لوسی۔ تمھاری باتین سنکر کبھی کبھی خیال گذرتا ہے شاید ہمین لوگ عیش و عشرت مین پڑکر گمراہ ہوگئے ہین۔ ولیم تم اپنے اوپر خیال کرو تمھاری زندگی کن اشغال مین گذرتی ہے بجز لہو لعب اور بھی کوئی کام کرتے ہو یہ تو سوچو تمھارا مقصد حیات کیا ہے اور کیا ہونا چاہیئے تھا۔ تم گھوڑدوڑ پولو بلیرڈ اور ایسے کھیل کود سیر و شکار مین وقت ضایع کرتے ہو اگر کوئی شخص سوال کرے " آپ کوئی کام کیون نہین کرتے،، تو تمھارے پاس اس سوال کا کیا جواب ہے۔ غالباً یہی جواب دوگے ہین دولتمند ہون اب روپیہ کمانے کی ضرورت نہین، مگر پرنس اولیفنٹ امیر کبیر ہونے پر بھی محنت و مشقت [illegible] مین کچھ نہین تو سیر و سیاحت کرکے اپنے وطن کے لئے عمدہ باتین انتخاب کرتے [illegible] مین انکا گہوارۂ طفولیت مین وطن پرستی کی تعلیم دیگئی ہے وہ کوئی لمحہ وطن کے خیال سے خالی نہین رہتے ہر صحبت ہر کھیل ہر سیر تفریح مین وطن کی بہبودی کا خیال پیش نگاہ رہتا ہے

ولیم برینٹڈ۔ افسردہ خاطری سے " ٹھیک ہے مس لوسی مگر ہمین ایسی ضرورت کا احساس [illegible]

خواہ مخواہ بھی محنت شاقہ برداشت کرین جب کوئی ضرورت پڑے گی تو دیکھا جائیگا۔

لوئسی۔ کیا تمھین یقین ہے مدارج ترقی طے کرکے فلک الافلاک تک پہنچگئی ہو گیا اب تمھارے آگے کوئی ایسا راستہ نہین جسمین قدم رکھکر اپنی قوم کو فائدہ پہنچا سکو گیا آ تمھین بند کرکے خیال کرلینا ہمنین دیگرے نیست ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہوگے کیا اب فوائد عوام مین ایک منٹ بھی صرف کرنا مناسب نہین سمجھتے۔

ولیم برنیڈ۔ تعجب سے" ہین ہین مس لوئسی یہ کیا فضولیات بک رہی ہو مین نہین سمجھتا ایسے خیالات جو بیمحل ہونے کی جہت سے لغو معلوم ہوتے ہین تمھارے دماغ مین کس نے بھر دئیے ہین۔

لوئسی۔ ہنسکر" ولیم تمھارے دماغ مین ہوائے عیش گھر کرچکی ہے تمھاری باتین قابل اعتبار ولائق عمل نہین پرنس کو دیکھو کیسے اعلی خیالات ظاہر کرتے ہین مین خوب سمجھتی ہون اُن مین اور ہم لوگون مین کتنا فرق ہے اُن سے گفتگو کرکے ہر شخص حیران رہجاتا ہے وہ لندن مین آکر جس خوبصورتی اور عزت سے ہماری سوسائٹی مین بسر کرتے ہین وہ قابل رشک ہے کیا یہ امور تعجب خیز نہین کیا ان باتون سے بھی تم سبق نہین حاصل کرسکتے۔

ولیم برنیڈ۔ متکبرانہ لہجہ سے" جاپان انگلینڈ سے بہت چھوٹا ہے وہ ہمارے مقابلے مین ذرا بھی وقعت نہین رکھتا ابھی اُسے ہماری ہمسری کرنے کو صدیان درکار ہین وہ رات دن کی محنت مین ترقی کرتے کرتے سیکڑون برس بعد بھی شائد ہی ہم لوگون سے آنکھ ملا سکے گا۔

لوئسی۔ خوب تم لوگ اس گھمنڈ مین آنکھون پر پٹی باندھے بیفکر رہو اور دوسری قومین ترقی کرتی جائین۔ کچھ روز مین دیکھنا اس غرور کا کیا انجام ہوتا ہے وہی لوگ جنھین حقیر خیال کرتے ہو تمھارے سرون پر پاؤن رکھتے ہوئے آگے بڑھ جائین گے اور تمھین کف افسوس ملنے بھی نہ دے گا۔

ولیم برنیڈ۔ ترشروئی سے" کھانے کی دعوت مین اس قسم کی گفتگو اچھی نہین معلوم ہوتی میرا خیال تھا یہان آکر دل بہلے گا مگر معاملہ برعکس نظر آتا ہے۔

لوئسی۔ [illegible] بولیا مارٹن سے باتین کرکے تم مسرور ہوتے ہو میرا خیال ہے وہ تمھارے دل کے موافق [illegible] رہتی ہین وہ تم لوگون کے مزاج سے واقف ہوگئی ہین اور اچھی طرح جانتی ہین تم لوگ مفید عام اور قومی ملکی باتون سے گھبراتے ہو تمھین یقین ہے ہمارے موافق سارے [illegible]نیا مین کوئی ہمادر اور تجربے کار نہین ہے نہ آئندہ ہو سکتا ہے خیر یہ خیال صحیح ہو یا غلط لیکن [illegible] معاملے مین گفتگو کرنا پسند نہین کرتی میرے سر مین درد بھی محسوس ہوتا ہے۔

کھانا ختم ہوگیا سب لوگ اُٹھکر کھیل و تفریح مین مصروف ہوگئے کچھ دیر بعد کافی پیتے ہوئے پرنس اولیفنٹ نے مس لوسی ڈی کرولیس سے کہا۔

پرنس - یہان کے ہوٹلون کا یہ قاعدہ مجھے بہت پسند ہی وہ غریب امیر مین تفریق نہین کرتے،
لوسی نے ان باتون کا کچھ جواب نہ دیا وہ ان نووارد شخصون کو دیکھا کی جو اس طرف آرہے تھے ان مین ایک ڈاکٹر ہوپر اور دوسرے مسٹر ہارلی ڈیڈیکٹو انسپکٹر تھے۔ ان دونون کی پوشاکین اسقدر بیش قیمت اور نفیس نہتین جیسی ضیافت مین شریک ہونے والے امرا زیب جسم کئے ہوئے تھے ہارلی کے کپڑے پھر بھی غنیمت تھے ڈاکٹر تو بالکل پھٹے پرانے لباس مین ملبوس تھا۔

پرنس - ہنسکر۔ مس لوسی تیزیٔ فہم کے ساتھ آپکی نگاہین بھی بہت تیز ہین انھین لوگون کو آپنے سب سے پہلے دیکھا جن کی نسبت مین نے اشارتًا کہا تھا ان دونون مین سے ایک کو مین بھی جانتا ہون مناسب ہے اسنے بلکر دو ایک باتین کرلون۔

لوسی نے اسکا بھی جواب نہ دیا پرنس دو چار قدم بڑھکر ڈاکٹر ہوپر اور ہارلی کے قریب پہنچا ہارلی تعظیمًا کھڑا ہوگیا مصافحہ کے بعد کہا۔

پرنس - مسٹر ہارلی مجھے امید ہی آپ بفضلہ مع الخیر ہونگے اُسروز میرے مکان پر آپکو غش آیا تھا اس ناگوار واقعہ نے مجھے آپ سے بہت محجوب کیا ہی واقعی میرا مکان آپلوگون کے رہنے کے قابل نہین ہی۔

ہارلی - مین حضور کی ہمدردی کا بہت بہت مشکور ہون شکر ہے مجھے اب کوئی شکایت نہین بالکل تندرست ہون۔

پرنس - صحت مزاج کا مژدہ سُنکر بہت خوش ہوا اگر آئندہ آپ میرے مکان پر تشریف لائیگا تو مین اُن باتون کا انسداد کردونگا جس سے آپکو تکلیف ہونیکا اندیشہ ہی۔

پرنس یہ کہکر دوسری طرف چلا گیا، ڈاکٹر ہوپر خاموشی سے [illegible]ن کی گفتگو سُن رہا تھا، پرنس کے جانے کے بعد اسنے ہارلی سے دریافت کیا۔

ڈاکٹر - یہ کون ہین جنھین آپنے حضور کہکر مخاطب کیا تھا۔

ڈاکٹر جس شخص کی شناخت کے لئے لایا گیا تھا اسے نہ پہچان سکنے سے [illegible] سخت ملال ہوا اس کے ماتھے سے پسینہ ٹپکنے لگا اسنے کچھ دیر پہلے عالم خیال مین جو عالیشان عمارت

تیار کی تھی بیخ و بنیاد سے اُکھڑ کر گر پڑی اسنے انتہائی غمگینی سے جواب دیا۔

ہارڈی۔ انکا نام پرنس او لیفنٹ ہے شاہ جاپان کے عزیز قریب ہیں۔

ڈاکٹر۔ اس انداز سے جس سے حماقت ٹپکتی تھی۔ یہ عجیب بات ہے تمام جاپانیوں کا ناک نقشہ بالکل ایک طرح کا ہوتا ہے۔

ہارڈی۔ اسروز آپنے جس زخمی کی مرہم پٹی کی تھی کیا وہ بھی ایسا ہی تھا خوب غور کر کے جواب دیجیئےگا کیا وہ زخمی یہی تو نہیں ہیں۔

ڈاکٹر۔ مین بھی یہی خیال کر رہا تھا کچھ شبہ سا ہوتا ہے یہ وہی ہین لیکن پھر خیال گذرتا ہے اُسمین اور پرنس مین کسی قدر فرق ہے۔

ہارڈی۔ چرٹ کا کش کھینچکر دھوان چھوڑتے ہوئے، خوب غور کر لیجئے دونون ایک ہی ہین یا نہین

ڈاکٹر۔ یقین کے ساتھ اُسوقت تک نہین کہہ سکتا جب تک پرنس کو اچھی طرح نہ دیکھ لون اس مرتبہ مشکل سے دو منٹ انھون نے باتین کی ہونگی اس درمیان مین مجھے خیال بھی نہ تھا بادی النظر مین پرنس کا چہرہ تو ویسا ہی معلوم ہوتا ہے مگر انداز گفتگو بدلا ہوا ہے صحیح نہین کہا جاسکتا یہ وہی جاپانی ہے جو میرے زیر علاج رہ چکا ہے۔

باب ۲۳

بیمار گواہ

قریب ہے یار روز محشر چھپے گا کشتے کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکاریگا آستین کا
(شاد لکھنوی)

مسٹر ہارڈی کو دو ہفتہ بعد صرف اتنا سراغ ملا کہ سینٹ ٹومس ہسپتال مین ایک زخمی زیر علاج ہے جو راستہ پر موٹر کار یا گاڑی سے کچل گیا ہی جسوقت وہ کچلا ہی اُسی وقت مسٹر بکٹر گرہم اپنی گاڑی پر بار سے گئے ہین ۔ مریض سے حالات معلوم کرنے کی امید پر مسٹر ہارڈی پندرہ بیس مرتبہ سینٹ ٹومس ہسپتال گئے لیکن مریض کی زندگی معرض خطر مین تھی بات چیت کرنے کی قوت مفقود تھی ڈاکٹرون نے انہین ملنے کی اجازت نہ دی لیکن مسٹر ہارڈی اپنی کوشش سے باز نہ آئے روزانہ ایک پھیرا کرنا معمول ہو گیا ایک روز جب سینٹ ٹومس ہسپتال پہنچے تو امید افزا مژدہ سننے مین آیا، ایک نرس نے بیان کیا، مریض کی صحت عود کر رہی ہی وہ اس قابل ہے کہ اس سے چند منٹ تک گفتگو کیجا سکے مین نے آپکے واسطے ڈاکٹر سے اجازت حاصل کر لی ہے صرف دس منٹ کا وقت دیا گیا ہی اس عرصہ مین آپ جو کچھ پوچھنا چاہین پوچھ سکتے ہین ۔

ہارڈی ۔ کیا اُس کے بچ جانے کی امید کیجا سکتی ہی ۔

نرس ۔ اس سوال سے آپکا کیا منشا ہی ۔

ہارڈی ۔ مجھے اسکا بیان قلم بند کرنا ہے اگر یقینی طور پر معلوم ہو جائے کہ بچ جائے گا تو تعجیل نہ کرون ۔

نرس ۔ بیشک اچھا ہو جائیگا مہربانی کر کے آج زیادہ سوالات نہ کیجئے بیمار بہت کمزور ہی ۔

نرس مسٹر ہارڈی کو ہمراہ لئے ہوئے بیمارون کی وارڈ مین گئی اور اُسی زخمی کے پلنگ کے پاس پہنچا دیا ۔

پلنگ کے برابر دو کرسیان پڑی تھین ایک پر مسٹر ہارڈی اور دوسری پر نرس بیٹھ گئی [illegible]

مزاج پرسی ہارڈی نے اپنا نام اور پیشہ بتایا پھر وہاں آنے کی غرض بیان کی۔

زخمی۔ کمزور لہجہ میں۔ کیا آپ معلوم کرنا چاہتے ہیں ہائڈ پارک ہوٹل کی پہلو والی شاہراہ پر میری آنکھوں نے کن کن واقعات کا مشاہدہ کیا ہے۔

ہارڈی۔ ہاں یہاں آنے کی یہی غرض ہے لیکن کچھ ایسی عجلت نہیں ہے تم آہستہ آہستہ اطمینان سے کل باتیں کہہ سناؤ۔

زخمی۔ کانپکر۔ اُف جسوقت میں زخمی ہوا ہوں وہ خیال کرنا بھی تکلیف رساں ہے میں اپنی سائکل پر ایک گاڑی کے پیچھے پیچھے راستہ طے کر رہا تھا میں نے اُس گاڑی پر ایک آدمی کو پوری احتیاط اور پھرتی سے جاتے دیکھا اسی سے مجھے ادہر اُدہر کا خیال نہ رہا اور ایک گاڑی سے لڑکر گر پڑا اگر دو تین انچ پہیا اور بڑھ آتا تو یقیناً میرے دونوں پاؤں کٹ جاتے۔

ہارڈی۔ حافظہ پر زور دیکر یاد کرو شائد بھولتے ہو کیا تمنے واقعی گاڑی پر ایک شخص کو جاتے دیکھا تھا۔

زخمی۔ جاتے بھی دیکھا تھا اور پھر گاڑی سے اُترتے بھی دیکھا تھا یہ واقعہ ایک انسپکٹر اور بھی پولیس سے بیان کر چکا ہوں اسوقت میں بائیسکل پر سوار ہوکر چیرنگ کراس سے کینگٹن پلیس کے ہوٹل جا رہا تھا پیل میل اور ہے مارکیٹ کی سڑکیں جہاں ملتی ہیں وہاں گاڑیوں کی بے انتہا کثرت تھی بعض گاڑیاں بھیڑ کی وجہ سے رُک گئی تھیں میرے سامنے والی گاڑی بھی رُکی تھی اس سبب سے میں بھی آگے نہ بڑھ سکا۔ چند سکنڈ بعد بجلی کی بروہم میرے برابر سے نکلکر سامنے والی گاڑی کے پاس جاکر رُک گئی اور اسمیں سے ایک متمول قدآور شخص اُترکر گھوڑا گاڑی میں داخل ہوا اس واقعہ کے چند ہی لمحوں بعد راستہ صاف ہو گیا گاڑیاں روانہ ہوئیں اسوقت بھی میں اسی گاڑی کے پیچھے پیچھے تھا۔

ہارڈی۔ جو آدمی بروہم سے اترکر گھوڑا گاڑی میں سوار ہوا تھا اس کا حلیہ بیان کرسکتے ہو۔

زخمی۔ وہ لنبا [illegible] مشرقی جوان معلوم ہوتا تھا اس کے جسم پر انگریزی بیش قیمت لباس تھا لیکن رنگ [illegible] دیکھنے سے انگلستان کا باشندہ ہونا ثابت نہیں ہوتا اس کے سر پر سلک کی نفیس ہیٹ تھی اور ہاتھوں میں چمڑے کے دستانے پہنے تھا اُس کی گاڑی اور پوشاک دیکھکر یقین کیا جاسکتا ہے وہ یقیناً دولتمند ہے۔

ہارڈی۔ پھر کیا ہوا۔

زخمی۔ مین اس گاڑی کے عقب مین روانہ ہوا ہائیڈ پارک کے موڑ پر پہنچکر پھر راستہ بند پایا گیا اور گاڑیون کو چند منٹ توقف کرنا پڑا۔ وہی جوان جو برہم سے اترکر گاڑی مین سوار ہوا تھا ادہر اُودہر دیکھکر نہایت تیزی سے گاڑی سے کود کر بھیڑ مین غائب ہوگیا اس کے بعد مجھے اثنار راستہ بل گیا کہ گاڑی سے آگے جا سکون مین نے سائیکل بڑھائی جیسے ہی گاڑی کی بغل مین پہنچا گاڑی کی کھڑکیون سے میری نظر اندر گئی۔ اسوقت میرے تعجب کی کوئی انتہا نہ تھی مین نے دیکھا گاڑی مین جو جنٹل مین سوار تھا وہ مرا پڑا ہے۔ مجھے یقین ہوگیا وہی شخص اسکا خون کرگیا ہے۔ میرے جسم مین لرزہ پڑگیا، بائیسکل سے اُترکر بے اختیار شور و غل کرنے لگا اسوقت مجھے کوئی خیال نہ تھا مین سڑک پر کھڑا ہوا لاش کو دیکھ دیکھکر غل کررہا تھا کہ ایک گاڑی معلوم نہین کیونکر مجھ پر آچڑہی اور مین گر کر بیہوش ہوگیا جب ہوش آیا تو اپنے تئین سینٹ ٹومس ہسپتال مین پایا جب سے یہین ہون۔

ہارڈی۔ تم نے جس شخص کو برہم سے اترکر اس گاڑی پر جاتے دیکھا تھا اگر اب اسے دیکھو تو پہچان سکتے ہو۔

زخمی۔ شائد پہچان سکون۔

نرس۔ مسٹر ہارڈی دس منٹ ہوگئے اب آپ کو گفتگو ختم کرنا چاہئے۔

ہارڈی۔ کھڑے ہوکر، مجھے گفتگو ختم کرنے مین عذر نہین۔ جو کچھ دریافت کرنا چاہتا تھا دریافت کرلیا۔ صحتیاب ہونے پر یہ جوان شخص میرے کامون مین بہت کافی مدد دے سکتا ہے مہربانی فرماکر اسکا علاج اور تیمار داری بہت اچھی طرح کیجائے۔

مسٹر ہارڈی سینٹ ٹومس ہسپتال سے نکل کر سینٹ جیمس اسکوائر کی سمت روانہ ہوئے جب سینٹ جیمس اسکوائر اور پیل میل کے موڑ پر پہنچے تو دیکھا سامنے سے پرنس اولیفنٹ پا پیادہ آرہے ہین۔

ہارڈی نے ادب سے سلام کیا پرنس مسکراتے ہوئے چند گام بڑھے اور گرمجوشی سے ہاتھ ملاکر بولے۔

پرنس۔ مسٹر ہارڈی اس اتفاقیہ ملاقات ہوجانے سے مین بہت خوش ہوا۔ میری خواہش تھی ایک مرتبہ آپ سے ملاقات ہوجائے کیا آپ عدم فرصت تو نہین ہین، فرصت ہو تو مہربانی کرکے مجھ سے دس پانچ منٹ گفتگو کیجئے۔

ہارڈی کی تمام عمر سراغرسانی مین کٹی تھی وہ ان قواعد سے بخوبی ماہر تھا جو جاسوسی کرنے مین امداد کرتے ہین وہ جانتا تھا کس طرح لوگون کے دلون کا راز معلوم کرنا چاہیے پھر بھی پرنس اور لیفٹننٹ سے بات چیت کرتے ہوئے اندیشہ تھا کہ اس چالاک وہوشیار شاہزادے کی باتون مین آکر کہین دھوکا نہ کھائے جو باتین پوشیدہ رہنا چاہئے ہین کھل نہ جائین مگر پرنس سے پہلو تہی کرنا بھی مناسب نہ تھا وہ خوب سمجھتا تھا پرنس عالی مرتبت شاہزادہ ہے اور مین ایک معمولی سراغرسان میری اسکی کوئی برابری نہین باوجود اس تفریق کے بھی پرنس دوستانہ برتاو کرتا ہے کیونکر اسکی درخواست مسترد کیجائے - ان باتون پر غور کرکے بولا -

ہارڈی - حضور عالی مین مستعجل تو ضرور ہون مگر یہ بھی ممکن نہین کہ آپکا حکم حاصل کئے بغیر چلا جاؤن -

پرنس - مسٹر ہارڈی آپ بڑے خلیق شخص ہین اسی سے آپ سے باتین کرنے کو دل چاہتا ہے مجھے معلوم ہے آپ دل مین سوچتے ہین پرنس مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہین غالباً میرے متعلقہ کامون کی نسبت سوال کرین گے - مجھے بھی یہ کہنے مین پس وپیش نہین آپ میرے چال چلن کی نگرانی کرتے ہین کیون مسٹر ہارڈی کیا مین غلطی پر ہون -

ہارڈی کو ان الفاظ کے سننے سے اس قدر حیرت ہوئی کہ پتھر کی مورت بنکر رہ گیا وہ حیران تھا پرنس کو میری کارروائیون کی اطلاع کیونکر ہوئی وہ جواب نہ دے سکا خاموش کھڑا رہا -

پرنس - آپنے میری نگرانی کی ہے - مین اس ملک مین آکر جو کام کرتا ہون ان مین بعض بعض آپکو عجیب معلوم ہوتے ہین تاہم اس کے متعلق گفتگو کرنے کی چندان ضرورت نہین، چند روز قبل آپنے مجھ سے مسٹر فریڈرک سلبی کے متعلق جو باتین کی تھین کیا آپ کو کچھ پتہ لگا [illegible] مجرم گرفتار ہوا یا نہین -

ہارڈی - [illegible] قاتل کی گرفتاری عمل مین نہین آئی ہے -

پرنس - جیسے قابل سراغرسان کے ہاتھون مین اس مقدمہ کی تحقیقات رہی مجھے پورا یقین تھا بہت جلد یہ واقعات روشن ہوجائینگے - سمجھ مین نہین آتا اتنی کوشش پر بھی کیون ناکامی رہی - مجھے اشتیاق ہے آپکی زبان سے اخیر کا سبب سنون

ہارلی۔ چند روز توقف فرمائیے پھر سب کچھ معلوم ہو جائیگا۔
پرنس۔ ہان مین جانتا ہون کام رفتہ رفتہ انجام پاتا ہے لیکن فریڈرک آسلبی کے بعد سفر امریکہ کے سکریٹری مسٹر سکیٹر گرہم بھی تو قتل کئے گئے ہین یہ قتل بہت زیادہ پر اسرار ہے اس واقعہ کے متعلق جو کچھ اخبارات نے شایع کیا ہے اسے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے یہ خون بھی نہایت خوفناک ہے میری دانست مین ایک خون کا سراغ لگا لینے کے بعد دوسرے خون کا پتہ از خود چل جائیگا۔
ہارلی۔ درست ہے اکثر دیکھا گیا ہے ایک راز کے کھل جانے کے بعد دوسرا راز خود ہی لوگون پر منکشف ہو جاتا ہے۔
پرنس۔ فی الحقیقت آپ نہایت فہمیدہ شخص ہین اسوقت آپکے دل مین جو خیال پیدا ہوا ہے اسے مین بتا سکتا ہون آپکے دل مین خیال پیدا ہوا ہے ان دونون واقعون مین کچھ فرق نہین دونون کا سبب ایک ہی ہے ان دونون مقتولون کا قاتل عقلمند چالاک اور تیز و طرار ہے بالفرض دونون خون دو علیحدہ علیحدہ سببون سے واقع ہوئے ہین تو بھی دونون کا پتہ لگانے کا عنوان ایسا ہی ہونا چاہیے یہ خیال اسوجہ سے ہوا ہے کہ دونون مقتول امریکن تھے آپکا قصد ہے پہلے اس راز کو معلوم کرنا چاہیے جس کی وجہ سے ارتکاب قتل ہوا ہے اگر ذرا بھی چھان بین کیجائیگی تو دونون قتلون کا پتہ آسانی سے چل جائیگا۔ لیکن آپ کس عنوان سے اپنا کام شروع کرینگے اس کے متعلق مین ایک حرف بھی بیان کرنے سے قاصر ہون۔ اتنا اور بتا دینا ضروری ہے کہ آپنے شطرنج کی سی چال کھیلی ہے۔ آپنے میرے پاس آکر بیان کیا تھا آپ کے آدمیون پر مجھے شک ہے آپکا خیال ہے میرے ہموطن نے امریکنون کو قتل کیا ہے لیکن مجھ سے آپ دریافت نہ کر سکے اور محض فرضی بات بنا کر آپنے اپنا خیال ظاہر کر دیا تھا کیون یہی معاملہ ہے یا نہین اس سے ظاہر ہوتا ہے آپ بڑے چالاک شخص ہین۔
ہارلی۔ بغیر کسی غرض کے معلوم کئے اس طرح بیدھڑک حضور کے در دولت پر حاضر نہ ہوتا۔ حضور یہ خیال نہ فرمائین میرا شک محض بے بنیاد تھا وہ باتین بتانا مناسب نہین سمجھتا ہون۔
پرنس۔ مین آپ سے یہ نہ پوچھونگا شک کرنے کا کیا سبب ہے مین تو یہ دریافت کرنا چاہتا ہون آپ کب تک مجرم کو گرفتار کرین گے۔
ہارلی۔ اس سوال کا جواب دینا سر دست مشکل ہے۔
پرنس۔ خیر ہوگا، سراغرسانی مین قدم قدم پر مشکلات حائل ہوتی ہین یہ کوئی نئی بات

مین اسوقت آپ سے خواہش کرون میرے ہمراہ میرے مکان پر تشریف لے چلئیے تو سب سے پہلے آپ اس واقعہ کو یاد کیجئے گا جو ایک مرتبہ میرے یہان پیش آچکا ہی پھر اسکاٹلینڈ وارڈ والے ضروری کام کا خیال آئے گا مگر یہ ملحوظ خاطر رہے عام شاہراہون پر خفیہ باتین کہنا کسی طرح مناسب نہین انہین عام راہگیر سنین گے اس لئے مین آپ سے خواہش کرتا ہون میرے ہمراہ سینٹ جیمس اسکوائر پارک چلے چلئیے باغ کے کسی گوشہ مین ہمین تنہائی ملے گی جہان بفراغت گفتگو ہوسکتی ہی۔

یہ کہکر پرنس بے تکلفانہ ہارڈی کا ہاتھ پکڑ کر پارک کی طرف روانہ ہوا ہارڈی پرنس کے اس برتاؤ سے کچھ کہہ نسکا چپ چاپ پارک کی طرف بڑھنے لگا باغ کے ایک گوشہ مین تنہائی دیکھکر پرنس نے کہا۔

پرنس۔ مسٹر ہارڈی غالبًا آپکو معلوم ہی ہوگا مین لندن محض تفریحًا نہین آیا ہون یہان آنے کا ایک خاص سبب ہے میرے وطن کی گورنمنٹ اپنے یہان کے محکمہ جات کو سنوارنے کی کوشان ہے اسی غرض سے ہر شعبہ مین تجربہ حاصل کرنے کی ضرورت ہی جاپانیون کا خیال ہے اپنے یہان آپکے یہان کے سے انتظام کرین اور نئے نئے محکمہ قائم کرکے وہ کمی پوری کرین جو ابھی تک پوری نہین کی گئی ہی لہذا انہین معاملات مین سے ایک کے متعلق آپ سے کچھ گفتگو کرنا ہی۔

ہارڈی۔ مجھ سے کیا مشورہ فرمائے گا۔

پرنس۔ آپ ہی سے مشورہ کرنے کی ضرورت ہے شاید آپنے سنا ہوگا ٹوکیو بہت بڑا شہر ہے وہانکی پولیس لندن کی پولیس کی طرح ہوشیار اور کاردان نہین ہی۔ گو جاپانیون مین زمین آسمان کا فرق ہوگیا ہی وہ شاہراہ ترقی پر تیزی سے چل رہے ہین پھر بھی بہت سی باتون مین غیر اقوام سے پیچھے ہین ایک چھوٹی سی بات ہی ٹوکیو مین اسکاٹ لینڈ وارڈ کی طرح خفیہ پولیس کا انتظام نہین ہے۔ کئی سال سے جاپانی اس مسئلہ پر غور و خوض کر رہے ہین اور اب یہ نتیجہ پیدا ہوا جس طرح ممکن ہو محکمہ قائم ہوجانا چاہئیے کیا آپ ٹوکیو کے اخبارات کا مطالعہ کرتے [illegible]

ہارڈی۔ جی نہین اسکول چھوڑنے کے بعد بہت کم موقعہ ملا ہی جو علمی مشاغل جاری رکھ سکون اخبارات کی نگہ مقدم ہے۔

پرنس۔ اگر آپ اخبارات پڑھتے ہوتے تو معلوم کرسکتے جو شہر جتنا بڑا ہوتا ہی اتنے ہی جرائم

زیادہ ہوتے ہین۔ جس طرح بڑے بڑے جرائم کے انسداد کے لئے مقنن قانون بنانے کی ضرورت محسوس کرتے ہین اسی طرح مجرمون کو سزا دلانے کے لئے پولیس کے اعلیٰ انتظام کی بھی شدید ضرورت ہے۔ حال مین جو خط جاپان سے میرے نام آیا ہو اسمین تاکید لکھی ہے جلد سے جلد ایک شخص ایسا تلاش کرکے وہان روانہ کرون جو جاسوسی کا ماہر ہو اور وہان کی پولیس کو سراغرسانی کا کام اچھی طرح سکھا سکے۔ مسٹر ہارڈی مین نے محنت شاقہ برداشت کرکے علم قیافہ حاصل کیا ہو۔ مین آدمی سے چند باتین کرکے اُس کے بشرے سے تمام اندرونی حال معلوم کرسکتا ہون اسکا مزاج اس کے اخلاق و عادات میری نظرون سے پوشیدہ نہین رہ سکتے۔ آپ سے مل کر مین نے معلوم کرلیا ہو جاپان کو جس قسم کے آدمی کی ضرورت ہو ان خوبیون سے آپ متخلع ہین لیکن اس معاملے مین مین یہان کی گورنمنٹ سے امداد کا طالب نہین ہون۔ کیا آپ میری خواہش کے مطابق اس خدمت کو قبول کرسکتے ہین۔

ہارڈی سکتے کے عالم مین خاموش رہ گیا اسے خواب مین بھی گمان نہ تھا پرنس اس عنوان سے گفتگو شروع کرکے ایسی خواہش ظاہر کرے گا اسے جواب دیتے نہ بنا کچھ دیر تک خاموش رکر بولا۔

ہارڈی۔ مین حضور کی گفتگو سے بہت مسرور ہوا یہ حضور کی عزت افزائی ہے جو ایسے حوصلہ افزا خیالات کا اظہار فرماتے ہین سچ تو یہ ہو مین ہرگز ایسے اہم کام کے لائق نہین ہون۔

پرنس۔ آپ اس خدمت کے قابل ہین یا نہین، مین یہ دریافت نہین کرتا مین تو صرف یہ پوچھنا چاہتا ہون آپکو منظور ہو یا نہین۔

ہارڈی۔ میرا سن زیادہ ہوچکا ہو آخری وقت مین ترک وطن کرکے دور دراز ملکون مین جاکر نوکری کرنا میری قوت سے باہر ہے اور نہ دل ہی قبول کرتا ہو۔

پرنس۔ آپکی خوشی کی نسبت کچھ کہا نہین جاسکتا لیکن اتنا ضرور کہونگا فی الحال جیسا اہم کام آپکے متعلق ہے اس سے بہت کم کام آپکو وہان کرنا ہوگا اور ہمیشہ وہان رہنا بھی نہین ہو صرف تین برس کے واسطے آپکو جاپان جانا پڑیگا اس عرصہ مین تربیت کا انتظام ہوسکتا ہو پھر آپ بخوشی اپنے وطن واپس آسکتے ہین اور تین برسون کی خدمت کا معاوضہ آپکو جاپانی گورنمنٹ سے تین لاکھ روپیہ ملیگا۔

ایک لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ کا وعدہ سنکر ہارڈی پرنس کا منہ دیکھنے لگا وہ اس

معاوضہ کو خدمت سے بہت زیادہ خیال کرکے بولا۔
ہارڈی۔ تنخواہ تو خدمت سے بہت زیادہ ہے۔
پرنس۔ تین برس تک ملازمت کرنے کے بعد جب وطن واپس آئے گا تو آپکے پاس اتنا سرمایہ موجود ہوگا جس کے ذریعہ سے بفراغت زندگی بسر کرسکتے ہین پھر آپکو نوکری چاکری کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔
ہارڈی۔ اگر مین اس خدمت کو قبول کرون تو کب جاپان جانا پڑیگا۔
پرنس۔ بہت جلد یعنے کل ہی چار بجے آپ کو ساؤتھمپٹن بندر سے جاپان جانا ہوگا۔
ہارڈی۔ شکوک نظرون سے دیکھکر۔ کل ہی چار بجے روانہ ہونا پڑیگا۔
پرنس۔ شائد آپکو یہ خیال پیدا ہوا ہی اسقدر جلد چارج کس کے سپرد کرونگا۔ آپ کچھ خیال نہ فرمائین مین کل بندوبست کرونگا یہان کے حکام مجھے بہت مانتے ہین وہ لوگ آپکو بخوشی جانے کی اجازت دیدین گے۔ مسٹر ہارڈی خیال تو فرمائیے اس چھوٹی سی خدمت کا معاوضہ ایک لاکھ روپیہ سالانہ کسقدر بیش بہا عطیہ ہے۔ یہ بہت اچھا موقعہ ہے مین دوستانہ صلاح دیتا ہون ایسے عمدہ اور قابل قدر موقعہ کو ہاتھ سے نہ دیجیئے گا آپکی عمر زیادہ سے زیادہ چون پچپن برس کی ہوگی لیکن اٹھاون برس پورے ہونے سے پہلے ہی آپ تین لاکھ روپیہ کے مالک ہوجائین گے پھر آپکو غلامی نہ کرنا پڑے گی اپنی نیند سوئے گا اور دل کے موافق کھائیگا تین لاکھ روپیہ آپکے عیش وآرام کو کافی ہوگا۔
ہارڈی۔ معنی خیز نگاہون سے دیکھتے ہوئے۔ کیا صرف ٹوکیو کی پولیس کو کام سکھانے کے معاوضہ مین اتنا روپیہ ملے گا۔
پرنس۔ جی ہان۔
ہارڈی۔ اگر مین یہ خیال کرون موجودہ تحقیقات بند کرنے کے واسطے مجھے اتنی فائدہ مند ملازمت دیجاتی [illegible] بیجا ہے۔
پرنس کا [illegible] بعد جلد رنگ بدلنے لگا بھوین کھنچگئین اور وہ ادہر ادہر ٹہلنے لگے کچھ دیر بعد ٹہلتے ہوئے کہا۔
پرنس۔ مسٹر ہارڈی آپکے آخری الفاظ کے متعلق کچھ کہنا نہین چاہتا یہ تو خیال فرمائے اتنی سی بات کیلئے کوئی تین لاکھ روپیہ رشوت دینے کو تیار ہوسکتا ہے تاہم مین یہ کہنا نہین

چاہتا آپکا خیال صحیح نہین ہو نہ ہی مناسب سمجھتا ہون آپ سے دریافت کرون آپ کس عنوان سے مجرم کا پتہ لگانا چاہتے ہین مین صرف اتنا معلوم کرنا چاہتا ہون آپ میری صلاح پر عمل کرنے کو تیار ہین یا نہین مجھے اور کسی جھگڑے سے مطلب غرض نہین۔

ہارتی۔ باوجود اسقدر نفع کے بھی چند وجوہ سے مین اس ملازمت پر رضامند نہین ہون۔

پرنس۔ کیا آپنے یہ فیصلہ کرلیا ہو یا ابھی کچھ سونچنا سمجھنا باقی ہو۔

ہارتی۔ مین نے خوب سونچ سمجھکر جواب دیا ہو آپ اسے آخری فیصلہ خیال فرمائے۔

پرنس۔ جاپان بہت اچھا شہر ہے وہان کے حاکم قدرشناس ہین اگر آپ یہ ملازمت منظور کرلیتے تو بہت بہتر تھا۔

ہارتی۔ درست ہو مگر لندن کی محبت مجھے یہان سے قدم نکالنے سے منع کرتی ہو۔

پرنس۔ یہان آپنے جس خدمت کو اپنے ذمہ لیا ہو وہ بہت مخدوش ہو قدم قدم پر خطرہ ہے۔ سر ہتھیلی پر رکھے تو جاسوسی کرے۔

ہارتی۔ جان کا خوف کرتا تو کبھی اس کام مین ہاتھ نہ ڈالتا۔

پرنس۔ مجھے آپکی رائے معلوم کرکے افسوس ہوا تاہم ایکبار پھر آپ سے کہتا ہون اس معاملہ مین غور سے کام فرمائین مین کسی آدمی کو جاپان روانہ کرنے مین تعجیل سے کام نہ لونگا اگر آپکی رائے تبدیل ہو جائے تو مجھے اطلاع دیجئے گا۔ اچھا رخصت۔

پرنس رخصت ہوکر اپنے مکان کی طرف روانہ ہوئے اور ہارتی اسکاٹلینڈ یارڈ کی جانب چلا، راستے مین اس کے دل مین خیال پیدا ہوا، معلوم ہوتا ہو پرنس مجھے رشوت دیکر اسپنے راستہ سے ہٹانا چاہتا ہے ابتک مین نے اس مقدمہ کا جسقدر سراغ پایا ہو اسے ناتمام چھڑواکر اپنا مطلب نکالنا چاہتا ہو لیکن اے جاپانی شاہزادے یاد رکھ ایک نمک حلال ملازم چاہیے اسے دنیا کی حکومت ہی کیون نہ دیدی جائے اپنے فرائض منصبی سے دستبردار نہین ہوسکتا۔

باب ۲۴

حبس بیجا

ٹھنڈی ٹھنڈی یہ ہوائین یہ بہارِ صحرا
حیف اسوقت مرا داخل زندان ہونا (خنجر لکھنوی)

مسٹر ہارتی کو جب یقین ہوگیا ڈاکٹر ہوپر سے کچھ امداد نہ ملے گی تو انھون نے اُسکے یہان آنا جانا موقوف کردیا اور دوسرے کامون مین منہمک ہوگئے اس زمانے مین جب اُنکی آمدورفت بند ہوچکی تھی ایک روز علی الصباح ایک موٹر کار ڈاکٹر ہوپر کے مطب کے سامنے آکے رُکی اور اسمین سے ایک جاپانی جوان اُترکر مطب مین داخل ہوا اسوقت ڈاکٹر ہوپر تنہا بیٹھا تھا اسکے گرد مریضون کا انبوہ نہ تھا جیسے عموماً ڈاکٹر خانون مین ہوا کرتا ہے جاپانی نے ایک کرسی پر بیٹھکر سوال کیا۔

جاپانی۔ کیا ڈاکٹر ہوپر آپ ہی کا اسم شریف ہے۔

ہوپر۔ جی ہان۔

جاپانی۔ چند روز کا ذکر ہے ایک دولتمند جاپانی اتفاقیہ موٹر کار سے کچل گیا تھا اس کے بہت چوٹ آئی تھی اور آپکے علاج سے اچھا ہوا تھا۔

ہوپر۔ درست ہے میرے علاج سے انھین نفع ہوا تھا انکے زخم گہرے اور خطرناک تھے مگر بہت جلد بھر آئے۔

جاپانی۔ مین انھین کا ملازم ہون انھون نے مجھے آپکی خدمت مین بھیجا ہے انکے پاؤن جو چوٹ آئی تھی وہ تو جاتی رہی لیکن درد نہین گیا ہے کبھی کبھی درد کی شدت سے بیچین ہوجایا کرتے ہین اسی غرض سے مین بھیجا گیا ہون کہ آپکو اپنے ساتھ وہان لیجاؤن آپ یکبار معائنہ فرماکر تجویز کیجئے کہ درد رہنے کا کیا باعث ہے۔

اُس روز ڈاکٹر کی مالی حالت بہت نازک تھی وہ مطب مین خالی بیٹھا سوچ رہا تھا آج کا خرچ کیونکر چلاؤنگا۔ اسے ایک مریض ملجانے سے ڈھارس ہوئی اسنے خیال کیا معلوم

ہوتا ہے جاپانی کوئی دولتمند شخص ہو وہاں سے جو فیس ملیگی کم از کم ایک ہفتہ کو کفایت کریگی۔
ہوپر۔ آپکے ساتھ مجھے کہاں چلنا ہوگا۔
جاپانی۔ سینٹ جیمس اسکوائر۔
ہوپر۔ گھڑی دیکھکر۔ مجھے آپکے ساتھ چلنے مین عذر نہین میرا پیشہ ہی یہی ہو لیکن یہان میرے زیر علاج کئی مریض ہین اُنکی دیکھ بھال کسی دوسرے ڈاکٹر کے سپرد کرنا ہوگی۔ نیز یہ امر بھی قابل گوش گذار ہے، لندن جانے سے میری فیس یہ نہ رہے گی جو یہان ہو کچھ زیادہ دینا ہوگا۔
جاپانی۔ آپ مطمئن رہین جسقدر فیس آپ طلب کرینگے بے عذر دیجائے گی، جہان آپ جارہے ہین وہ بڑے دولتمند شخص ہین وہ چاہتے تو لندن کے سب سے بڑے ڈاکٹرون کو جمع کر سکتے تھے لیکن انکا خیال ہو جس ڈاکٹر نے چوٹ کا علاج کیا ہو وہی اس مرض کا بھی معالجہ کرے۔
ہوپر۔ بہت بہتر ہے آپ تشریف رکھین مین کپڑے تبدیل کر لون تو آپکے ہمراہ چلون۔
یہ کہکر ڈاکٹر ہوپر دوسرے کمرے مین چلا گیا وہان اسنے دوسرے کپڑے پہنے کنگھی کی اور کمرہ بند کرکے باہر نکلا۔ جاپانی اس کے انتظار مین بیٹھا ہوا تھا۔ ڈاکٹر کو تیار دیکھکر اُٹھ کھڑا ہوا اور اپنے ساتھ موٹر پر سوار کرکے لندن کی طرف روانہ ہوا۔ موٹر کار پورے باؤ سے روانہ ہوئی۔ تھوڑی ہی دیر مین یہ لوگ پرنس اولیفنٹ کے مکان پہونچگئے۔ ڈاکٹر نے دیکھا مکان عالیشان ہے اور بیش بہا اسباب سے آراستہ ہو ملازمین نفیس نفیس وردیان پہنے ہوئے اپنے کارہائے منصبی مین لگے ہین ایک اردلی نے بڑھ کے موٹر کا پھاٹک کھولدیا ڈاکٹر نے وہان کا ساز وسامان اور طور طریقے سے سمجھ لیا مین کسی امیر کبیر کی ڈیوڑھی پر آیا ہون معلوم ہوتا ہو قسمت نے یاوری کی ہے بخت خفتہ بیدار ہوا ہو اگر اسی طرح دو چار مریض ملگئے تو میری حالت مین غیر معمولی انقلاب ہو جائیگا۔
جاپانی جوان ڈاکٹر کو ساتھ لئے ہوئے مکان مین داخل ہوا ایک نفیس ساز وسامان سے آراستہ پیراستہ کمرے مین لاکر کہا۔
جاپانی۔ میرے مالک اسی کمرے مین آپ سے ملاقات کرینگے آپ مہربانی کرکے چند منٹ انکا انتظار فرمائے۔

ڈاکٹر ہوپر لنڈن کے معمولی خاندان کا لڑکا تھا اسنے کسی نہ کسی طرح ڈاکٹری پاس کر لی تھی لیکن پنچ ذات ہونے سے وہان کے دولتمند اسکا علاج کرنا پسند نہ کرتے تھے۔ وہ غریبا غربا کا علاج کرکے مشکل سے اپنا پیٹ پال سکتا تھا اسنے تمام عمر مین کبھی کسی دولتمند کے یہان قدم نہ رکھا تھا آج ایک امیر کبیر کے قصر عالی مین آیا تھا یہان کا منظر کش و گرانبہا سامان دیکھکر اسکی آنکھین کھل گئین ایسا معلوم ہوا گویا عیش افزا خواب دیکھ رہا ہو نہین وہ معلوم نہین اپنے دل سے کیا کیا باتین کر رہا تھا کہ پرنس اولیفنٹ کمرے مین داخل ہوکر ڈاکٹر سے بولے۔

پرنس۔ ڈاکٹر سے ہاتھ ملاکر۔ ڈاکٹر صاحب مین آپ سے دوبارہ ملکر بہت خوش ہوا۔ مین آپکا ممنون ہون آپنے اپنے کمال علم سے بہت جلد میرے زخمون کو مندمل کر دیا اس لئے آپکو دوبارہ تکلیف دی گئی۔

ہوپر۔ مین بھی آپکا نیاز حاصل کرکے خوش ہوا یہ ملاقات میرے لئے مایۂ نازش و افتخار ہے آپکے ملازم نے مجھ سے بیان کیا تھا نصیب اعدا کسی درد نے آپکو بیچین کر رکھا ہے۔

پرنس۔ ہان کبھی کبھی میری پسلی مین درد ہو جایا کرتا ہے مگر آج آپکو صرف علاج ہی کے واسطے زحمت نہین دی گئی ہے آپ سے اور بھی وہ ایک کام ہین لیکن پہلے آپکو تھوڑا ناشتہ کر لینا چاہئے ہم لوگون کا قاعدہ ہے مہمانون کو تھوڑا بہت کھلائے بغیر کوئی بات نہین کرتے۔

ہوپر۔ آپ نہایت مہربان مہمان نواز ہین مین آپکی حکم عدولی نہین کر سکتا پہلے مجھے اپنا فرض ادا کر لینے دیجئے پھر.......

پرنس۔ بات کاٹکر آپ کچھ اور خیال نہ فرمائین مجھے درد کی تکلیف ایسی نہین ہے جسکا تحمل نہ ہو سکے آپ ناشتہ کر لین پھر دیکھا جائے گا۔

یہ کہکر پرنس نے آدمی کو حکم دیا کہ میز تیار کرے خادم تعمیل حکم کو چلا گیا۔

پرنس۔ ڈاکٹر صاحب اسروز مین نے آپکو انسپکٹر ہارڈی کے ہمراہ امریکن ہوٹل مین دیکھا تھا۔

ہوپر۔ تعجب سے۔ کیا آپ وہی ہین جنھون نے مسٹر ہارڈی سے باتین کی تھین۔

پرنس۔ جی ہان میرا خیال تھا آپ مجھے پہچان گئے ہونگے مگر تعجب ہے باتین کرکے بھی پہچان نہ سکے۔

ڈاکٹر کو پرنس کے کہنے کا یقین نہ آیا اسنے خیال کیا کیونکر ممکن ہو شاہ جاپان کا بھائی آدھی رات کو سنسان محلے مین تنہا بائیسکل پر جائے اور موٹر کار سے بچاکر میرے یہان علاج کے واسطے آئے کبھی قرین قیاس نہین ہوسکتا۔

پرنس۔ ڈاکٹر۔ آپکے یہان کے ہوٹل ایسے خوشنما ہین جنھین دیکھکر ہم جاپانیون کو حیرت ہوتی ہو۔

ہوپر۔ بیشک امریکن ہوٹل بہت ہی خوبصورت ہے مین وہان اپنے دوست کے ہمراہ ڈنر کھاکر بہت خوش ہوا تھا۔

پرنس۔ آپ اپنے جس دوست کے ہمراہ ہوٹل تشریف لے گئے تھے حسن اتفاق سے وہ میرے شناسا ہین۔

اتنے مین میز تیار ہونے کی اطلاع ہوئی دونون اٹھکر اس کمرے مین گئے۔ ایک چھوٹے ٹیبل پر کچھ میوہ اور چند وہسکی کی بوتلین جنکی تین سوڈے لمونیڈ کی بوتلین گلاس قاعدے سے رکھے ہوئے تھے ڈاکٹر نے سیب کھاکر گلاس مین وہسکی انڈیلی اور پیتے ہوئے خیال کیا۔ باوجود اسقدر ایثار وخلق کے بھی جو لطف اپنے ہموطنون کی صحبت مین ملتا ہو ان جاپانیون مین بیٹھکر حاصل نہین ہوتا شاید اس کی وجہ یہی ہے کہ اسقدر ترقی کرنے پر بھی یہ لوگ ہم لوگون سے بہت پیچھے ہین۔

پرنس اور لفٹنٹ نے فرصت پاکر خیال کیا انسپکٹر ہارڈی اچھے اچھے ڈاکٹرون کو چھوڑکر اس ڈاکٹر سے کیون میل جول پیدا کرتے ہین یقینًا اسمین کوئی راز ہو۔ وہ راز کیا ہو تھوڑے ہی غور سے پرنس کی سمجھ مین آگیا۔

پرنس۔ ڈاکٹر صاحب آپ یہ نہ خیال فرمائے گا مین نے آپکو اپنی پسلی کے درد کے علاج کے لئے بلایا ہو۔ کچھ عرصہ سے میری صحت اچھی نہین رہتی ہو۔ آپکو اسی لئے زحمت دی گئی ہے میری خواہش ہے ایک ڈاکٹر کو ہر وقت اپنے ساتھ رکھون۔

ہوپر۔ بظاہر تو آپ مین کوئی نقص نہین بالکل تندرست معلوم ہوتے ہین۔

پرنس۔ صحیح ہے لیکن اندرونی کیفیت آپکو معلوم نہین مین نہین بتا سکتا کب کیسا مرض آ گھیرتا ہو بظاہر تندرست معلوم ہوتا ہون مگر ہر وقت طبیعت مضمحل رہتی ہو۔ جاپان سے اپنے ہمراہ بہت سے آدمی لایا لیکن غلطی سے کسی طبیب کو نہ لایا آپ دو ماہ کے لئے میرے ہمراہ رہئے تو بہت بہتر ہے۔

ہوپر۔ کیا آپ مجھے ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا چاہتے ہین۔
پرنس۔ جی ہان یہی میرا منشا ہے مجھے معلوم نہین آپ روپیہ پیدا کرنا چاہتے ہین یا نہین اگر آپکو روپیہ پیدا کرنے کی خواہش ہو تو میری استدعا قبول فرمائے۔
ہوپر۔ مجھے یہ کہنے مین باک نہین مین نہایت تنگدستی سے گذران کر رہا ہون روپیہ کی جتنی ضرورت مجھے ہو شاید لنڈن مین کسی اور کو نہ ہوگی۔
پرنس۔ آپکی صفائی دیکھکر مجھے بہت خوشی ہوئی فرمائے آپ روز کم سے کم کتنے مریض دیکھنے جاتے ہین۔
ہوپر۔ ایسا مریض تو کوئی بھی نہین جس کے گھر پر دیکھنے جاؤن۔
پرنس۔ ہنسکر ڈاکٹر صاحب آپ بالکل ہی سادہ لوح آدمی ہین خیر اگر آپ میری ملازمت منظور کرین گے تو دو مہینے کا محنتانہ دس ہزار روپیہ دونگا۔
ہوپر۔ حیرت سے۔ دس ہزار۔ یہ تو بہت زیادہ ہوا۔
پرنس۔ بیشک دس ہزار بہت ہوا ساتھ ہی آپکو دو تین شرطین قبول کرنا ہونگی۔
ہوپر۔ فرمائے مجھے آپ کی شرطین سننے مین عذر نہین بلکہ انکے بیان ہونے کے قبل ہی منظور کئے لیتا ہون۔
پرنس۔ اس شرط پر آپکو دو ماہ مین دس ہزار روپیہ ملے گا جس کمرے مین آپ بیٹھے ہین یہی کمرہ آپکا ٹھیکہ ہوگا اور اس کی ملحق کوٹھریان آپکے سونے اور نہانے کے کام آئینگی آپ سر راہ کھڑکی مین بیٹھکر سیر نہین کر سکتے ہین نہ کسی کو خط لکھ سکتے ہین۔ آپ کو اس کمرے سے باہر بھی نکلنا نہین ملے گا اس کے علاوہ جو چیزین آپکو درکار ہونگی بے عذر نہین موجود کر دی جایا کرینگی۔
ہوپر۔ حیرت سے دیکھتے ہوئے کیا آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہین۔
پرنس۔ مین ٹھیک کہہ رہا ہون مین نے سنا ہو آپکا کوئی رشتہ دار نہین ہو اس لئے آپکو بہت آسانی ہوگی کوئی آپکی تلاش بھی نہ کریگا مختصر یہ ہے آپکو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ آپ لنڈن مین نہین ہین۔
ڈاکٹر ہوپر ششدر و پیچ مین پڑگئے کچھ سمجھ مین نہ آتا تھا ایک طرف دس ہزار کی طمع دامن کھینچتی تھی، انھون نے جس مصیبت سے زندگی بسر کی تھی اسکی تکلیفین یاد کرکے

دل چاہتا تھا پرنس کی شرط قبول کرلیں جب قید کا خیال کرتے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے دو مہینے دن تو باتیں کرتے گذر جاتے ہیں لیکن جب تنہائی اور قید کی حالت ہوگی تو ایک ایک دن پہاڑ معلوم ہوگا۔ مصیبت تو یہ ہے اپنا خودی کو بھی نکلنا نہ ملے گا۔ بہت دیر تک سوچتے رہنے کے بعد بولے۔

ہوپر۔ دو مہینے تک ان کمرون مین بند رکر مجھے کیا کام کرنا ہوگا۔

پرنس۔ اگر مین بیمار ہونگا تو آپکو میری تیمارداری کرنا ہوگی اور اگر علالت نہ ہوئی تو اخبارات و رسائل کا مطالعہ کیجئے گا یا آرام سے پاؤن پھیلا کر سویا کیجئے گا۔

ہوپر۔ انسپکٹر ہارلی نے آپکی نسبت جو خیالات ظاہر کئے تھے کیا واقعی وہ سچ ہین جو آپ ایسا کرنے پر مجبور ہین۔

پرنس۔ آپکو اس سے کوئی بحث نہین آپکی معلومات کو صرف اتنا کافی ہو میرا نام پرنس اوسیفنٹ ہے شاہ جاپان کا بھائی ہون۔

ہوپر۔ آپنے مجھے اپنے علاج کی غرض سے بلایا تھا نبض تو دکھائے۔

پرنس اولیفنٹ نے اپنا داہنا ہاتھ ڈاکٹر ہوپر کی طرف بڑھا دیا اسنے نبض دیکھکر کہا،

ہوپر۔ نبض سے معلوم ہوتا ہے آپکی صحت بالکل خراب نہین ہے میرے نزدیک آپ کوکسی ڈاکٹر کی ضرورت نہین۔

پرنس۔ یہ آپکا خیال ہو بغیر طبیعت خراب ہوئے کون دس ہزار روپیہ خرچ کریگا۔

ہوپر۔ کسی وجہ سے آپ مجھے اپنے یہان قید کرنا چاہتے ہین اسی غرض سے دس ہزار کا خسارہ بھی منظور ہے۔

پرنس۔ آپ جو چاہین خیال کرین مجھے اس سے کوئی سروکار نہین یہ فرمائے آپ اس ملازمت پر راضی ہین یا نہین۔

ہوپر۔ فرض کیجئے مین راضی نہ ہوا تو آپ کیا کرین گے۔

پرنس۔ آپ رضامند ہون یا نہ ہون آپ اس کمرے سے نکل نہین سکتے۔

ہوپر۔ انسپکٹر جیمس نے اپنے ساتھ کھانا کھلایا اور سیر و تفریح کرائی تھی اور دس گنیان بطور فیس بھی دی تھین۔

پرنس۔ انسپکٹر ہارلی آپ کو اب اور کچھ نہ دے سکین گے آپکو یہ دس ہزار لینے کی سعی

کرنا چاہئے۔

ہوپر- تو کیا مین قید کر لیا گیا ہون۔

پرنس- آپ اس خیال سے اپنے دل کو تکلیف نہ دین، مین ایک آدمی کو حکم دے دیتا ہون وہ آپکی آسائش کے جملہ سامان مہیا کر دیگا اطمینان سے یہان رہیگا کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے گی۔

ہوپر- آپکا علاج کب سے شروع ہوگا۔

پرنس- پھر دیکھا جائے گا ابھی اسکی جلدی نہین ہے۔

یہ کہکر پرنس نے ڈاکٹر سے ہاتھ ملایا اور کمرے سے نکلکر چلا گیا تنہائی مین ڈاکٹر ہوپر کرسی پر نیم دراز ہوکر کچھ سوچنے لگے۔
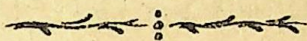
باب ۲۵

جاپانی سفیر

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر
خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر (لا اعلم)

بیرن ہیسو گورنمنٹ، جاپان کی طرف سے سفارت کے عہدہ پر ممتاز ہو کر لندن مین آئے تھے اور اپنے فرائض پوری مستعدی اور دیانتداری سے انجام دیتے تھے۔ پرنس اولیفنٹ سے انکا رنگ روپ مختلف واقع ہوا تھا۔ پرنس صورت شکل مین جاپانیون سے کم ملتے تھے انہین دیکھکر کہا جا سکتا تھا اٹالین نژاد یا اسپین کے باشندے ہین اور بیرن ہیسو کو ہر دیکھنے والا بے تکلف جاپانی کہہ سکتا تھا۔

پرنس اولیفنٹ کی صورت یوروپیون کی سی ہونے پر بھی انکے دل مین وطن کی محبت بدرجہ غایت موجود تھی۔ انہین صورت شکل تو اپنی والدہ کی ملی تھی لیکن مبدار حقیقی نے عادات و خصائل باپ کے عطا کئے تھے اس بنا پر کہا جا سکتا ہے بیرن ہیسو کتنا ہی علحدہ کیون نہ رہین لیکن در اصل دونون کا مسلک ایک ہی تھا۔

ایک روز موقعہ پاکر پرنس اولیفنٹ بیرن ہیسو سے ملے تھے ادہر ادہر کی چند معمولی باتو کے بعد بیرن ہیسو نے کہا۔

بیرن۔ پرنس کیا واقعی آپکا بہت جلد وطن لوٹ جانے کا قصد ہے۔

پرنس۔ ہان بہت جلد واپس جاؤنگا۔ آئندہ ہفتہ کو پورٹس موتھ مین دعوت ہے سنا ہے گرے فیلڈ اور سر آرڈن براؤن بھی اس دعوت مین شراکت کرین گے۔ اگر یہ خبر صحیح ہوئی تو وہین ان لوگون سے رخصت ہو لونگا۔ اب اس ملک مین زیادہ رہنے کی ضرورت نہین

بیرن۔ کنٹونمنٹ کے معائنہ کے بعد سے مجھے آپ سے گفتگو کرنے کا موقعہ نہین ملا یقین ہے ہنوز آپکی رائے تبدیل نہ ہوئی ہوگی۔

پرنس۔ میری رائے تبدیل نہین ہوئی اور نہ تبدیل ہونے کی کوئی وجہ ہے مین نے یہان

اگرچہ جیسی مفید باتین معلوم کی ہین وطن مین انکا خیال بھی نہ تھا - مین نے جرمنی سپاہ کی قواعد دیکھی ہے اور جرمن افسرون سے گفتگو بھی کی ہے - جرمن کی سوشیل انجمنون مین بھی بارہا شرکت کا اتفاق ہوا ہے وہ لوگ اپنے وطن اپنے بادشاہ کی نسبت جو خیالات رکھتے ہین وہ بھی میری نظرون سے مخفی نہین ہین - مین نے فرانسیسی جاسوسون کو بھی دیکھا ہے - فرانس کی جملہ انجمنون اور ملکی کمیٹیون مین بھی شریک ہوا ہون نیز یہ بھی معلوم کر لیا ہے فرانسیسیون کے خیالات جاپانیون کی طرف سے کیا ہین مین پرائیویٹ طریقہ سے روس کی دارالسلطنت سینٹ پیٹرس برگ بھی گیا تھا وہان کے متعلق کافی معلومات بہم پہونچائی ہین آخر مین جب انگلینڈ آیا اسوقت جنگ کی پرحول خبرین بہت زور مین شایع ہو رہی ہین مین نے اسی واسطے یورپ کے جنگی جہازون کا بھی معائنہ کیا ہے - یہان کے اُن مقامات کی سیر کی ہے جہان تجھ سے کوئی میرا ہموطن نہین پہنچ سکا ہے - میگزین تیار کرنے کی مشینین جہازون کے کارخانے مختصر یہ ہے جو جو باتین معلوم کرنا چاہئے تھین سب معلوم کر لی ہین -

بیرن - درست ہے - آپ جاپان پہنچکر بادشاہ کے سامنے کیا رپورٹ پیش کرینگے

پرنس - مجھے آپ سے پردہ منظور نہین ہے میری رپورٹ ایسی ہے جسے پیش کرنے کے بعد کوئی مجھے یورپ کا دوست خیال نہ کریگا اور غالباً آپکو بھی کسی قدر زحمت ہوگی - اس آپکو کچھ زیادہ نقصان نہ ہوگا - مین یورپ کے مطلع پر بادلون کو دیکھ رہا ہون جو آہستہ آہستہ چھا رہے ہین یہ نہین کہا جا سکتا کب اور کسوقت برسنے لگین یاد رکھئے ایک روز یوروپیون کو ہتھیار سنبھالنا ضروری ہے - اگر اسوقت ہم لوگ غیر جانبدار رہین تو ہمارے بادشاہ کو بہت فائدہ پہنچے گا - (کچھ دیر خاموش رہکر) بیرن آہ میں یقین کے ساتھ نہین کہا جا سکتا اُسوقت تک ہم لوگون کی زندگی وفا کرے گی یا نہین معلوم نہین ہونے والی جنگ ہمارے سامنے ہو یا ہمارے بعد - واقعات کی بنا پر ممکن ہے اس مہم کو ہم اور آپ دیکھ سکین خیر جو کچھ بھی ہو ایک قسم غیر اقوام مین وقعت و عزت حاصل کرنے کے لئے ہماری قوم کو بھی جنگ کی آگ مین کودنا پڑیگا -

بیرن - یہ امر بھی تسلیم شدہ ہے بغیر کسی جھگڑے کے جنگ کا آغاز نہ ہوگا روپیہ کا سب سے زیادہ خیال ہوتا ہے - اس روپیہ کی وجہ سے اُن لوگون کے خون مین ہیجان ہوتا ہے قسم قسم کے زخمون سے اُنکے ملک مین بھڑون کے چھتے کی طرح سیکڑون سوراخ

ہوگئے ہین ان لوگونکے ملک کا کوئی قاعدہ نہین انواع و اقسام کے خیالات پھیلے ہوئے ہین اس
حالت مین اگر کوئی جنگجو پوری شجاعت سے حملہ کرنے پر آمادہ ہوجائے تو غالبًا ایسی خونناک جنگ
ہو جو دنیا کے پردے پر کبھی نہ ہوئی ہوگی اور عرصہ دراز تک قائم رہے گی اسمین ذرا شک نہین
اس عالمگیر جنگ سے جاپان پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے اگر ہم لوگون مین وطن پرستی کا جوش قائم
رہا تو ایک روز ایسا آنے والا ہے جب تمام روئے زمین پر ہمارا سکہ رائج ہوگا ہمارے نام
کے پھریرے دنیا کے ہر گوشہ مین اڑتے نظر آئین گے۔ لیکن یہ میرا پیام نہین ہے مین جو کہنا
چاہتا ہون وہ یہ ہے آپ بہت جلد ڈیک آف دی پورٹس موتھ کے یہان دعوت مین جانے
والے ہین وہان جن لوگون سے آپکی ملاقات ہوگی وہی لوگ یہان کی گورنمنٹ کے حقیقی
کارکن ہین ان لوگون سے آپکی فیصلہ کن گفتگو ہوگی۔ اس کے بعد آپ بے خطرے وطن واپس جا سکتے ہین
یا نہین اس کے متعلق مجھے کھٹکا ہے آپکے خیالات معلوم کرنے کے بعد ان لوگون کا برتاؤ
آپکے ساتھ جیسا ہونا چاہئے آپ خود ہی سمجھ سکتے ہین جب مجھ معتبر مگر خفیہ ذریعے سے
اطلاع ملی تھی نیویارک سے ایک شخص چند ضروری و پوشیدہ کاغذات لندن لا رہا ہے ان
کاغذات مین امریکن جنگ کی بابت کچھ تحریر تھا۔ یہ خبر سنتے ہی مین آپ سے ملا تھا۔ اس
گفتگو کا ماحصل یہ تھا کہ ہمین سب سے پہلے ان کاغذات کا مضمون معلوم کرنا چاہئے۔

پرنس۔ مجھے ان کاغذات کے مضامین کا بھی علم ہے۔

بیرن۔ آپکی کارروائی اور ہوشیاری سے مین بھی وہ راز معلوم کر سکا اس باب مین آپکی
دانائی کام آئی پھر بھی امریکنون کی بہت سی باتین ہم سے پوشیدہ ہین۔ اس شہر مین چھری
اور پھانسی کے فوائد کوئی نہین سمجھ سکتا لوگونکی عیش پسندی نے زندگی کی قیمت کو بہت بڑھا دیا
ہے۔

پرنس۔ ان باتون کو مین بخوبی سمجھتا ہون آپکو اس معاملے مین خاموش ہی رہنا مناسب ہے۔

بیرن۔ آپ مطمئن رہین اس کمرے مین کسی کو آنے کی اجازت نہین یہان آکر آزادی سے
گفتگو کیجئے کوئی بال بیکا نہین کر سکتا لیکن یہان سے باہر نکل کر مین تو کیا چیز ہون
خود شاہ جاپان کے بھائی بھی خطرے سے خالی نہین۔

پرنس۔ مین بھی ان امور پر غور کر چکا ہون آپ اندیشہ نہ کرین مین نے جو کچھ کیا ہے اچھا
ہی کیا ہے اگر مجھ پر کوئی آفت بھی آئے گی تو مین اسکا مقابلہ کرنے کو موجود ہون پولیس کے

مانند ہم لوگون کو جان کی پرواہ نہین اگر وطن کی خدمت کرتے ہوئے کل سکے مرتے ہوئے آج ہی ہم لوگون کی موت واقع ہوجائے توہمین ذرا بھی رنج نہ ہوگا۔

برن۔ جوش مین کھڑے ہوکر۔ پرنس آپکی باتون سے معلوم ہوتا ہو جاپانیون کا نیر اقبال طلوع ہوکر تیزی سے آسمان ترقی کی طرف بلند ہورہا ہے اور اسکی تیز تیز شعاعون کے سامنے غیر اقوام کے علم سرنگون نظر آتے ہین۔

پرنس نے اسکا جواب نہ دیا انکی گفتگو ختم ہوچکی تھی وہ کرسی سے اٹھکر برن ہیسو سے رخصت ہوکر باہر نکلے گاڑی پہلے ہی واپس کرچکے تھے اسلئے پاپیادہ بازارون سے ہوتے ہوئے روانہ ہوئے۔ راہ مین چند شناساؤن سے ملاقات ہوئی پرنس نے بخندہ پیشانی اپنے صاحب سلامت اور دو چار باتین کرکے آگے کا راستہ لیا۔

پرنس نہایت مستقل مزاج شخص تھا کبھی کسی حالت مین اپنے چہرے سے فکر و تشویش یا مسرت و شادمانی کے آثار نمایان نہ ہونے دیتا تھا ہمیشہ ایک عنوان پر خط و خال کو قائم رکھنا اس کی خاص عادت تھی۔ رجلینٹ اسٹریٹ اور پیل میل کی سڑکین جہان ملتی ہین وہان پہنچکر پرنس نے انسپکٹر ہارڈی کو آتے دیکھا اسنے بڑے تپاک و گرم جوشی سے مصافحہ کرکے کہا۔

پرنس۔ مسٹر ہارڈی آپ سے اتفاقیہ ملاقات ہوجانے سے میری خوش نصیبی کا پتہ چلتا ہے مجھے اندیشہ تھا لندن چھوڑنے سے پہلے شاید آپ سے نہ مل سکونگا۔

ہارڈی۔ کیا حضور اپنے وطن جانے والے ہین کب تک مراجعت کا قصد ہے۔

پرنس۔ ہنوز کوئی تاریخ مقرر نہین کی ہو مگر اسمین شک نہین بہت جلد واپسی کا ارادہ ہو۔ میرا کام ختم ہوگیا ہو یہان فضول وقت ضایع کرنے کی ضرورت نہین۔ فرمائے اتنے دنون تک آپ کیا کرتے رہے مجرم گرفتار ہوا یا نہین۔ اس مقدمہ سے مجھے اسقدر دلچسپی ہوگئی ہو کہ نئی خبرین معلوم کرنے کے لئے روزانہ اخبارات دیکھتا رہتا ہون۔

ہارڈی۔ ابھی تک کامیابی کی صورت پیدا نہین ہوئی ہو۔

پرنس۔ یہ تو بڑے افسوس کی بات ہو۔

ہارڈی۔ شاید آپ ہم لوگون کو محض سست و کاہل خیال فرماتے ہونگے ممکن ہو اسوقت آپکا خیال صحیح ہو لیکن ایک نہ ایک روز ہم لوگون کو یقینی طور پر کامیابی نصیب ہوگی بعض

اوقات ایسا ہی ہوتا ہے ابتداءً غلط راہ پہ ہو جاتے ہین مگر آہستہ آہستہ سیدھا راستہ ملجاتا ہے۔

پرنس۔ مجھے امید تھی وطن واپس ہونے کے پہلے آپکو کامیابی کی مبارکباد دے سکونگا، آپ یہ نہ سمجھئے گا مین دنیا سازی سے کام لے رہا ہون واقعی مجھے اس مقدمہ کا انجام دیکھنے کی دلی آرزو ہے۔

ہارڈی۔ اگر آپکے جانے کے قبل مین مجرم کو گرفتار نہ کرسکا تو یاد رکھئے آپکے جانے کے بعد میری ساری محنت برباد جائے گی۔

پرنس مسکراتے ہوئے ہارڈی سے رخصت ہوکر مکان کی طرف روانہ ہوئے چند ہی گام چلا ہوگا کہ سر ولیم برنیڈ سے ملاقات ہوگئی۔

پرنس۔ مصافحہ کرکے۔ سر ولیم برنیڈ مجھے امید ہے پورٹس موتھ کی دعوت مین آپ بھی ضرور شراکت فرمائین گے۔

ولیم برنیڈ۔ جی ہان دعوتی کارڈ تو مل گیا ہے لیکن یہ نہین کہہ سکتا کہ ضروری شریک ہونگا اس درمیان مین اسکاٹلینڈ بھی جانا ہے وہان کے دریا مین میرا بھی حصہ ہے اس فصل مین وہان سالمن مچھلیون کا شکار کھیلا جاتا ہے اس لئے ایک مرتبہ اس موسم مین وہان جانا ضروری ہے۔

پرنس۔ مجھے آپکے شریک نہ ہونے کا افسوس ہوگا امید ہے مس لوسی ڈی کرولیس آپ کو روکنے کی سعی فرمائین گی، اگر واقعی آپ اسکاٹلینڈ چلے گئے تو مجھے ہمیشہ افسوس رہیگا میرے وطن جانے کا زمانہ قریب آگیا ہے خیال ہے وطن جانے کے قبل اپنے تمام انگریز دوستون سے ملکر وداع ہولون۔

ولیم برنیڈ۔ اس خبر سے خوش ہوکر، کیا واقعی آپ جانے والے ہین۔

پرنس۔ جی ہان بہت جلد چلے جانے کا قصد ہے۔

ولیم برنیڈ۔ شاید تھوڑے دنون کے واسطے جاپان جائیگا۔

پرنس۔ یورپ مین میرا جو کام تھا پورا ہوگیا اب یہ نہین کہہ سکتا پھر کبھی لندن آؤنگا۔ اور آؤنگا تو کب آؤنگا، یہ سمجھئے ہمیشہ کے واسطے جارہا ہون۔ جب تک کوئی کام نہ پڑے گا ادہر آنے کا قصد نہ کرونگا۔

ولیم برنیڈ- مین آپ سے دوستانہ ایک بات دریافت کرنا چاہتا ہون امید ہے آپ بُرا نہ مانینگے کیا لنڈن جیسے پُر رونق اور آباد شہر مین رہنے کے بعد جاپان کی تاریک گلیان اور میلا شہر آپکو خوش کر سکتا ہے۔

پرنس - سر ولیم برنیڈ کو مسکراتے دیکھکر ہوئے - اس شہر مین داخل ہوکر جن انگریزون سے ملاقات ہوئی ہے ان مین سب سے پہلے آپ ہی ہین اسوجہ سے جب مجھے یہان کی لیڈیون اور جنٹلمینون کی باتین یاد آتی ہین اُسوقت آپ کی ملاقات کا خیال بھی آجایا کرتا ہے واقعی جنھین خاص انگریز کہا جا سکتا ہے وہ آپ ہی ہین۔

اس گفتگو کے بعد پرنس اولیفنٹ سر ولیم برنیڈ سے رخصت ہوکر کچھ دیر میل میل کی سیر کرتے رہے پھر ایک گاڑی کرایہ کرکے ڈیوک آف دی پورٹس موتھ کے مکان پہنچے - اسوقت ڈرائنگ روم خالی تھا ڈیوک کی صاحبزادی مس جولیا مرٹن برآمدے مین کھڑی تھین پرنس کو دیکھتے ہی چندگام بڑھکر استقبال کیا۔

پرنس- ٹوپی اُتار کر سلام کرکے - اسوقت آپکو تنہا کیون دیکھ رہا ہون -

جولیا- ماما ایک ضرورت سے بازار تشریف لے گئی ہین حضور تشریف رکھین وہ بہت جلد واپس ہونگی کیا آپ چائے نوش فرمائین گے۔

پرنس- مسکراکر- اسوقت اسی لئے یہان آیا ہون۔

مس جولیا مرٹن نے اسی وقت نوکر کو حکم دیا بہت جلد بہت چائے تیار کرو چائے مین زیادہ شکر نہ ملانا - تھوڑا لیمون کا عرق بھی ڈالنا - (پرنس سے) کیون حضور یہ چائے تو آپکی پسند کے موافق ہوگی۔

پرنس - جی ہان معلوم ہوتا ہے مین بہت جلد آپ لوگون سے رخصت ہونے والا ہون اس لئے اسقدر خاطر و تواضع سے کام لیا جاتا ہے کیونکہ مسافرون کا خیال ہر شخص کو زیادہ ہوتا ہے۔

جولیا- اضطرابی نظرون سے دیکھکر - ہین کیا آپ جاپان جانے والے ہین کبتک جانیکا قصد ہے۔

پرنس- ابھی تاریخ مقرر نہین ہوئی ہے مگر دو تین ہفتون کے اندر ہی اندر روانہ ہوجاؤنگا

جولیا- پورٹس موتھ تو ضرور ہی چلیئے گا۔

پرنس - ضرور چلونگا اسوقت ڈیوک صاحب سے یہی دریافت کرنے آیا تھا کہ کب تک

چلنا ہوگا، انھون نے وعدہ کیا تھا آج دن مقرر کرونگا انکا خیال تھا جمعہ یا ہفتہ کو چلنا چاہئے
مین سمجھتا ہون ہفتہ کا دن چلنے کے لئے بہت اچھا ہی۔

جولیا۔ غمگین لہجہ مین۔ واقعی آپ چلے ہی جائین گے لوگ تو بیان کرتے تھے آپ لنڈن مین
مستقل سکونت اختیار کرین گے۔ مجھے بھی یہی گمان تھا۔

پرنس۔ مسکراکر۔ مس جولیا مرٹن وہ اور لوگ ہین جو جہان پہنچے اسی کو وطن سمجھ لیا مین اس
مزاج اور اس عادت کا آدمی نہین ہون یورپی باشندے جس طرح پوشاک تبدیل کیا کرتے
ہین اسی طرح وطن بھی بدلتے رہتے ہین۔ ہم جاپانیون کا یہ دستور نہین۔ آپ ہمارے
ملک مین جاکر جتنا آگے بڑہتی جائین گی اتنا ہی زیادہ دیکھین گی وہان والے اپنے وطن
سے کس حد کی محبت کرتے ہین یہان تک کہ جو لوگ جنگلون مین درختون کے نیچے پڑے رہا کرتے
ہین وہ بھی درختون کا سایہ ترک کرنا منظور نہ کرین گے۔ جو جاپانی نامساعدت زمانہ یا اور
کسی وجہ سے وطن سے باہر نکلتے ہین وہ اپنے دل مین یہ خیال کرتے ہین کسی سنگین جرم
مین جلائے وطن کی سزا دی گئی ہی اور جب وطن واپس ہوتے ہین تو اسقدر خوش مسرور
ہوتے ہین جسکا اندازہ خود اُنکا دل بھی نہین کرسکتا۔

جولیا۔ آپکے جو ہموطن جاپان سے نکل کر امریکہ مین آباد ہوگئے ہین اگر وہ لوگ جلائے وطن
ہونا خیال کرین تو بیجا نہین مگر مجھے یقین تھا جاپانی لنڈن کی بہار دیکھکر اُسے وطن بنانے
سے غمگین نہ ہونگے۔

پرنس۔ یہ خیال غلط ہی میرے ہموطنون کو جسقدر اپنے ملک سے محبت ہی کسی سے نہین، وہ لوگ
جس طرح ٹوکیو کو پسند کرتے ہین اسی طرح جاپان کے خارستان کو محبت کی نظرون سے دیکھتے
ہین۔ آپکے ملک مین بہت اشیا ایسے نظر فریب و دلکش ہین جن کی نظارہ بازی مین ہم لوگ
گھنٹون محو رہتے ہین مگر اس کے یہ معنی نہین کہ ہمارے دلون سے وطن کی یاد فراموش
ہوجاتی ہی، ہم چاہے جہان ہون مگر ہمارا وطن جاپان ہی رہے گا۔

جولیا۔ سادگی سے۔ آپ تو لنڈن مین بعیش آرام بسر کرتے ہین اور ہماری رسمون کے
موافق ہر کام کرنے کے عادی ہین۔

ملازمہ چائے تیار کرکے لائی مس جولیا مرٹن نے اپنے ہاتھ سے یہ چینی کی بنی ہوئی
خوبصورت پیالی مین چائے انڈیل کر پرنس کو دی۔

پرنس۔ چائے پیتے ہوئے لنڈن کے سفر سے آپ لوگونکا انداز معاشرت آپکے نشست و برخواست کے قاعدے آپکے اخلاق و عادات معلوم کرنا ہی میرا مقصد تھا اس لئے مجھے بھی وہی طریقے اختیار کرنا پڑے سچ کہتا ہون اس درمیان مین کوئی لمحہ ایسا نہین گذرا ہے جب پہلو مین رہنے والے دل کو وطن کی یاد بیچین نہ کرتی ہو۔ آپ لوگون کے ملک کے کھیل تماشے سیر و شکار میری نظرون مین ذرا بھی نہین سماتے میری دانست مین یہ تمام باتین محض بیکار ہین۔ ہم لوگ محنت و مشقت کے عادی ہین عیش پرستی ہمارا شیوہ نہین ہمارے یہان بادشاہ سے لگا کر ٹوکری ڈھونے والا مزدور تک جفاکشی اور محنت کا عادی ہی۔

جولیا۔ چہرے سے ادائے معصومیت ظاہر کرتے ہوئے۔ کیا یہان سے جاتے وقت آپکو بالکل ملال نہ ہوگا۔

پرنس۔ یہان جن جن لوگون سے دوستی ہوئی ہے جو لوگ میرے ساتھ دوستانہ برتاؤ کرتے ہین اور محبت سے پیش آتے ہین اُن لوگون کی مفارقت کا صدمہ ضرور ہوگا۔ ہم لوگون کی زندگی زیادہ تر سفر مین گذرتی ہے مسافرت مین ہزارون آدمیون سے ملاقات ہوتی ہو لیکن جب ساتھ چھوٹتا ہے تو کچھ خیال بھی نہین رہتا مگر یہان والونکی مسافر نوازیان ہمیشہ یاد رکھونگا۔

جولیا۔ آپکے تشریف لیجانے سے بہت لوگون کو ملال ہوگا۔

چائے ختم ہوگئی وقت زیادہ آگیا تھا پرنس مس جولیا مرٹن سے رخصت ہوکر اپنے گھر آئے۔ جیسے ہی لائبریری مین قدم رکھا تھا۔ انکے سکرٹری نے آکر ادب سے کان مین کچھ کہا۔

پرنس۔ مسکرا کر۔ اچھا مین ابھی انسے ملاقات کرونگا۔

باب ۲۶

قیدی

اب قفس مین اے شمیم مشکبار آئی تو کیا،
ہم مقید ہو گئے فصلِ بہار آئی تو کیا
(خنجر لکھنوی)

ڈاکٹر ہوپر کو پرنس اور لیفٹنٹ کے مکان مین ہر قسم کا آرام تھا کھانے پینے پہننے اور کسی چیز کی کمی نہ تھی وہ تمام دن کھڑکی کے پاس بیٹھے ہوئے لندن اور غیر ممالک کے اخبارات پڑھ پڑھ کر دل بہلایا کرتے تھے۔ مگر انکو انگلی سی آزادی نصیب نہ تھی خفیہ طریقے سے انکی نگہداشت کیجاتی تھی رہ رہ کر انکے دل مین آزادی کا خیال نشتر چبھوتا تھا مگر کوئی تدبیر ایسی ذہن نشین نہ ہوتی تھی جسپر عمل کرنے سے اس آرام دہ قید سے چھٹکارا نصیب ہو۔

ایک روز حسب معمول ڈاکٹر ہوپر جھروکے کے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے اخبارات کے مطالعہ مین مشغول تھے۔ دل مین ہجوم خیالات تھا کہ پرنس کمرے مین داخل ہو کر بولا۔

پرنس۔ ڈاکٹر صاحب کیا آپ مجھ سے ملنا چاہتے ہین۔

ہوپر۔ مجھے آپ سے ایک باب مین تھوڑی گفتگو کرنا ہے امید ہے مہربانی فرماکر میری گزارش سن لیجیئے گا (اخبار دیکر) لیجئے اسے ملاحظہ فرمائیے۔

پرنس۔ اسمین کیا لکھا ہے۔

ہوپر۔ (مضمون کی سرخی بتاکر) اسے ملاحظہ فرمائیے۔

پرنس نے مضمون پر نگاہ کی اسمین مرقوم تھا۔

جمعہ کے دن علی الصباح ڈاکٹر ہربرٹ ہوپر اپنے مطب مین بیٹھے تھے کہ انکے دروازے پر ایک موٹر کار آکر رکی اسمین سے کوئی شخص اُتر کر اُن سے ملا اور اُنہین اپنے ساتھ لے کر چلا گیا اسوقت سے ڈاکٹر لا پتہ ہین۔ جو شخص ڈاکٹر مذکور کا پتہ بتائے گا وہ اُن پانچسو روپیون کا مستحق ہو جو اسی غرض سے بنک...

آف لندن مین جمع کردئے گئے ہین۔

پرنس۔ مسکرا کر۔ یہ تو تعجب خیز بات ہو معلوم ہوتا ہو کوئی شخص آپکا پتہ معلوم کرنے کے لئے بیچین ہے اسی نے اخبار مین انعام شایع کرایا ہو۔

ہوپر۔ مجھے خواب مین بھی یہ خیال نہ تھا میری جستجو کے لئے کوئی شخص یکمشت پانچسو روپیہ کی رقم انعام دے سکتا ہو۔ جب غور کرتا ہون تو ایک آدمی کے سوا دنیا کے پردے پر کوئی ایسا دوست نظر نہین آتا۔

پرنس۔ وہ کون شخص ہو۔

ڈاکٹر۔ ڈیڈ کیٹو انسپکٹر مسٹر ہارڈی۔

پرنس۔ پانچسو روپیہ کی رقم کچھ بہت زیادہ رقم نہین ہوتی جیسے آپکی ضرورت ہوگی وہی روپیہ خرچ کر سکتا ہے اسمین خواہ انسپکٹر ہارڈی ہون یا کوئی اور ایک مین ہی ہون جو آپکو وہاہ کی خدمت کا معاوضہ دش ہزار روپیہ دے رہا ہون کیا یہ عجب کی بات نہین۔

ہوپر۔ مجھے رہ رہکر خیال آتا ہو انسپکٹر ہارڈی نے پانچسو انعام دینے کا کیون اعلان کیا ہو غالباً یہ ہو کہ جسروز فریڈرک سلبی کا قتل واقع ہوا ہو اُسیدن مین نے آپکی تیار داری کی تھی شاید یہی سبب ہے، ابتک میری سمجھ مین نہین آیا آپ سا دولتمند ذی آبرو شخص بارہ ایک بجے رات کو ایسے سنسان مقام پر تنہا کیون گیا تھا۔ کبھی کبھی گمان ہوتا ہو جس شخص کا مین نے علاج کیا تھا وہ کوئی اور تھا آپ نہ تھے۔

پرنس۔ یہ سب تو پرانا قصہ ہو اگر آپکے دل مین جدید خیالات پیدا ہوئے ہون تو کہئے۔

ہوپر۔ مین پہلے ہی اس میل جول کا سبب سمجھ گیا تھا مگر اب انسپکٹر کیون میری تلاش مین ہو

پرنس۔ آپکا اس باب مین کیا خیال ہو۔

ہوپر۔ کیا آپکو معلوم نہین انسپکٹر ہارڈی آپ سے مشکوک ہین انکا شک غلط ہو یا صحیح لیکن وہ آپکو اس قتل کی واردات مین شریک متصور کرتے ہین۔

پرنس۔ آپکا خیال بالکل ٹھیک ہو مجھے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہو۔

ہوپر۔ پرنس کے بے تکلف بغیر کسی خوف و ہراس کے گفتگو کرنے سے حیران ہوکر۔ آپنے کیا بندوبست کیا ہے۔

پرنس۔ مذکورہ بالا باتون کا جواب نہ دیکر۔ انسپکٹر ہارڈی کا شک کرنا جا رہے ہے پر آدمی کی

سنسناٹے مین موقعہ واردات کے قریب میرا تن تنہا پہنچ جانا ہی شک کا باعث ٹھہرتا ہے۔
ہوپر۔ تو شائد مین بھی یہان اسی غرض سے روکا گیا ہون۔
پرنس۔ یہ خیال تو بہت پیشتر کا ہے مگر ظاہر کرنے سے کیا حاصل آپ تو سمجھدار ہین کیا اتنا نہین سمجھ سکتے بغیر کسی اشد ضرورت کے عوام تو عوام خود بادشاہ بھی کسی کو گھر مین بٹھا کر دس ہزار روپیہ نہین خرچ کرسکتا۔
ہوپر۔ کرسی سے اُٹھکر۔ تو کیا واقعی آپ اس معاملے مین شریک ہین۔
پرنس۔ آپ مجھ سے کیون اقرار لینا چاہتے ہین اگر مین کہون اس معاملے مین میری شرکت ہے تو آپ ایسا بھلا آدمی میرے یہان رہنا گوارا نہ کرے گا۔ کسی بات کا قبول کرنا نہ کرنا جب میری خوشی پر منحصر ہے تو آپ خواہ مخواہ کیون مصر ہوتے ہین آپکو لازم ہے اپنے خیالات سینے مین چھپائے خاموش بیٹھے رہیے دیکھیے کیا ہوتا ہے۔
ہوپر۔ ممکن ہے آپ اس خون مین شریک ہون اور ایک روز قانون کے ہاتھ مین آجائین اسوقت مجھے فوجداری عدالت مین حاضر ہو کر مجرم کی اعانت و رازداری کے جرم مین ماخوذ ہونا پڑے گا۔
پرنس۔ یہ خوف تو آپکو اُسوقت ہونا چاہیے تھا جب آپ اپنی خوشی سے یہان رہنے پر رضامند ہوتے۔ آپ یہان اسی طرح رکھے گئے ہین جیسے جیل مین قیدی رہتے ہین۔ اسی صورت سے آپ اس مکان مین مقید ہین آپکو عدالت سے رازداری اور ارتکاب جرم مین امداد کرنے کا الزام نہین دیا جاسکتا ہے۔
ہوپر۔ پہلے مجھے شک تھا اس معاملے مین ممکن ہے آپکی شرکت ہو لیکن اب یقین ہوگیا مجھے یہان خطرہ ہی خطرہ نظر آتا ہے۔
پرنس۔ آپ یقین کرین یا شک مجھے کچھ پرواہ نہین یہ یاد رکھیے دو ماہ سے پہلے آپ یہان سے جا نہین سکتے اگر آپ اپنا لب ولہجہ ہلکا رکھتے تو مین ہرگز ایسی باتین نہ کرتا مجبوراً آپکے کہنے سے مجھے اپنی قوت ظاہر کرنے کا موقعہ ملا۔ فضول اس قسم کے خیالات سے پریشان نہ ہوجیے۔ مین سمجھتا تھا آپنے پہلے ہی اپنی دانشمندی سے کل باتین سمجھ لی ہونگی اور دس ہزار روپیہ پانے کے لئے میری خواہش کے موافق یہان رہنا قبول کیا ہوگا۔ خیر جو ہونا تھا ہوچکا خواہ مخواہ اتنے فکر و اذکار سے کیا حاصل۔ اسوقت مجھے خطوط کے جواب

لکھا ہین زیادہ دیر ٹھہر نہین سکتا مگر جانے سے پہلے آپ سے اقرار لینا چاہتا ہون آپ یہان سے فرار ہونے کی کوشش نہ کرین گے۔

ہوپر۔ مین آپ سے کسی قسم کا وعدہ کرنے کے لئے تیار نہین ہون۔

پرنس نے پھر کچھ نہ کہا چپ چاپ کمرے سے نکل کر چلا گیا ڈاکٹر ہوپر کو خوف ودر جانے گھیر لیا وہ اپنی کرسی پر سرنگون بیٹھکر بھاگنے کی تدبیرین سوچنے لگا۔

اسی دن اندھیری رات کو ڈاکٹر ہوپر اپنے بستر سے اُٹھا اسوقت اس کے دل مین فرار ہونے کے خیالات جوش مار رہے تھے۔ مسہری سے اُتر کر دبے پاؤن دروازے کے پاس آیا۔ جسوقت اپنے بستر پر سونے کی نیت سے لیٹا تھا تو دروازون کو بھیڑ کر کنجی لگا دی تھی وہ اسی طرح لگی تھی۔ اسنے احتیاط اور آہستگی سے کنجی کھولی کچھ دیر کان لگائے آہٹ لیتا رہا جب ہر طرف سکوت و سناٹا محسوس کر لیا تو ٹھیل کر پٹ کھولے اور دبے پاؤن کمرے سے نکل کر برآمدے مین پہنچا۔ تاریکی کیوجہ سے کچھ سوجھائی نہ دیتا تھا۔ اسنے ٹٹول ٹٹول کر دیوار کو معلوم کرنا چاہا اور اس کے سہارے سے باہر جانے والے دروازے کی طرف بڑھا۔ ہنوز چند گام چلا تھا کہ ایک قوی اور لینے ہاتھ نے بڑھکر گلا پکڑ لیا اور اس زور سے دبایا کہ ڈاکٹر کی سانس رُکنے لگی۔

ہوپر۔ گھٹی آواز مین۔ اُف دم نکلجائیگا میرا گلا چھوڑ دو۔

شخص۔ آہستہ سے۔ خبردار بغیر حیل حجت خاموشی سے اپنے کمرے مین واپس جاؤ۔

ڈاکٹر ہوپر لڑکھڑاتا ہوا اپنے کمرے مین واپس آیا اور ایک کرسی پر بیٹھکر ہانپنے لگا جب ذرا طبیعت ٹھیک ہوئی تو برقی لالٹین روشن کرکے اس کے اُجالے مین اپنا گلا دیکھا پانچون انگلیون کے نشان بنے ہوئے تھے۔ ماتھے سے پسینے کی بوندین ٹپک رہی تھین تھوڑی دیر تک ساکت وصامت رہکر وہ دوبارہ کمرے کے دروازے کے پاس آیا اور چارون طرف نظر دوڑانے لگا لیکن تاریکی اور سناٹے کے علاوہ کوئی چیز دکھائی نہ دی وہ بالکل سمجھ نہ سکا اس سنسان رات مین کون شخص اسقدر ہوشیاری سے اسکی نگرانی کر رہا ہے۔

اس واقعہ نے اسے مخبوط الحواس کر دیا وہ اپنے دل مین بہت ڈرا اُسے دس ہزار روپیہ خار معلوم ہونے لگے۔

جسوقت مذکورہ بالا واقعات وقوع پذیر ہوئے ہین اُسوقت پرنس اوکیفنٹ ڈچیس آف ڈی پورٹس موتھ مِس جولیا مرٹن اور مِس لوئسی ڈی کرولیس کے ہمراہ لندن کے مشہور ایرا ہاؤس مین بیٹھا ہوا تماشہ دیکھ رہا تھا - گو پرنس کے دل کا حال معلوم کرنا دشوار امر ہے پھر بھی وہ مِس جولیا مرٹن سے گفتگو کرتے وقت معمول سے زیادہ خوش و مسرور نظر آتا تھا اس کی مشتاق نگاہین اکثر جولیا کے حسن نظر کش کے نظارہ بازی مین مصروف دیکھی جاتی تھین اسوقت بھی اسٹیج کی طرف کبھی کبھی اتفاقیہ اس کی نظر جا پڑتی تھی - زیادہ تر جولیا مرٹن کے چہرے کو دیکھنا ہی اس کی تفریح کا باعث تھا - تماشہ دیکھتے ہوئے جولیا مرٹن نے کہا،

جولیا - پرنس آپ بہت جلد وطن جانے والے ہین اس خیال سے آپکا دل بہت خوش ہوتا ہوگا مگر سچ کہئے گا یہان کے ایسے خوشنما گانے بجانے دوستون کی پرلطف و بامذاق صحبتین لندن کی بہار چھوڑ کر جانے سے آپکو بالکل رنج نہین -

پرنس - مِس جولیا مرٹن آپکا خیال درست ہی ہمارے وطن مین یہان کے موافق چہل پہل نہین یہان کے سے کھیل تماشے وہان والون نے شاید ہی دیکھے ہونگے - مگر ہم لوگ اس قسم کے کھیل تماشون کو ناپسند کرتے ہین - ان کھیل تماشونکا انجام تکلیف اور غم ہوتا ہی - جس طرح آپلوگ بغیر کھیل کود ایک منٹ نہین بیٹھ سکتے ہم لوگون کی یہ حالت نہین ہی - شائد آپ ان باتون سے خیال کیجیے گا ہم لوگون کی زندگی بے حظ ہی مگر یہ خیال صحیح نہین اصل آرام وہی ہے جو دن بھر کی محنت کے بعد رات کو بستر پر پاؤن پھیلا کر سونے مین حاصل ہوتا ہی - ہم لوگ اس عیش کو بدتر از تکلیف خیال کرتے ہین -

جولیا - کیا آپکے یہان کوئی ہماری طرح عیش و آرام مین بسر کرنے کا عادی نہین -

پرنس - نہین - آپ مجھے ایسا نہ سمجھئے گا مجھے آپ لوگون کے بعض بعض طریقے اگر پسند نہین تو بُرے بھی نہین معلوم ہوتے ہین وطن پہنچکر اکثر آپ لوگونکا انداز معاشرت یاد کرتا رہونگا مِس جولیا مرٹن اب وہ زمانہ ہی جب ایک قوم کو چاہئے وہ دوسری قوم کو نفرت و حقارت سے نہ دیکھے کیونکہ ایک قوم کو دوسری قوم سے کچھ نہ کچھ واسطہ ہو گیا ہی - جاپانیون کی انگریزون سے وہ مغائرت برطرف ہونا چاہئے جو ابتدا سے چلی آتی ہی - میری والدہ بھی انگریزن تھین اور شاید یہی وجہ ہے مجھے آپلوگون کی صحبت مین بیٹھنا بُرا نہین معلوم ہوتا -

جولیا - باوجود ان باتون کے بھی ہنوز مغائرت کا سلسلہ قطع نہین ہوا ہی - میرا تو گمان ہی

خیالات ایک ہونے مین زیادہ کثر نہین - ہمین لوگون کو دیکھئے مین انگریزن ہون اور آپ جاپانی مگر ہم لوگون مین آپ ایسے ہل مل گئے ہین کہ کوئی یہ نہین سمجھ سکتا آپ غیر ملکی ہین -

پرنس - دبی زبان سے - مس صاحبہ آپنے کسی قدر مبالغہ سے کام لیا -

جولیا - مین نے مبالغہ نہین کیا آپ ہی فرمائے اسوقت انگریز اور جاپانی مین کیا فرق ہو -

پرنس - کچھ دیر تک سکوت کرکے - مس صاحبہ اصل یہ ہو خدا کی سب مخلوق ایک طریقہ خاص سے خلق ہوئی ہو جو اعضا رجسمانی انگریزون کے پاس ہین وہی جاپانیون اور امریکینون کے پاس بھی ہین یا یون کہیے جس طرح لندن مین پھول پیدا ہوتے ہین اُسی طرح تمام اطراف عالم مین پیدا ہوتے ہین ان مین بہت ایسے بھی ہوتے ہین جنکا رنگ روپ یکسان ہوتا ہو مگر جب اُنکی خوشبو سونگھیے گا تو خاصہ فرق نظر آئیگا -

جولیا - ٹھنڈی سانس لے کر تقریر کا رُخ بدلتے ہوئے - اب یہ صحبتین قریب اختتام ہین ہمین آپ سے گفتگو کرنے کا زیادہ موقعہ نہ ملے گا اس لئے مین ابھی سے اظہار شکر گذاری کئے لیتی ہون امید ہے پورٹس موتھ کی دعوت کے بعد آپ لندن سے چلے جاینگے ہم لوگ آپکو اپنے علاقہ مین دیکھکر بہت خوش ہونگے اور ساتھ ہی آپکے جدا ہو جانے کا خیال غمگین بھی کر دیگا -

پرنس - مین آپ لوگونکا خاص طور سے ممنون ہون آپلوگ میری جانب سے کیسے عمدہ خیالات رکھتے ہین - مجھے آپکے والد ماجد ڈیوک آف ڈی پورٹس موتھ کا شکور ہونا چاہیے انھون نے میرے تمام دوستون کو اس آخری دعوت مین مدعو کرکے مجھے سب سے رخصت ہونے کا بہترین موقعہ دیا ہے -

اب پھر کوئی پُر مذاق نقل شروع ہوئی جسے دیکھنے کے لئے مس جولیا مرٹن کسی قدر آگے کھسک گئی پرنس نیم وا آنکھون سے جولیا کو دیکھتے ہوئے کسی دلی خیال مین غرق ہو گیا -

باب ۲۷

پورٹس موتھ کی دعوت

وہ ہمنشین وہ نکھری ہوئی انکی صحبتین
یادش بخیر یاد ہے وہ انجمن ہنوز
(خنجر لکھنوی)

رفتہ رفتہ پورٹس موتھ کی دعوت کا زمانہ آگیا، سر ولیم برینڈ کا دل نہ چاہتا تھا دعوت مین شریک ہو لیکن مس لوسی ڈی کرولیس کی خوشنودیٔ مزاج کی جہت سے ناچار شریک ہونا پڑا۔

گاؤن والے مکان کے وسیع وسجے سجائے کمرے مین مسٹر گریک فیلڈ سر آرڈن براؤن اور سر ولیم برینڈ بیٹھے ہوئے باتون مین مشغول تھے۔ آتشخانے کے سامنے کرسی پر ڈچیس آف دی پورٹس موتھ بیٹھی ہوئی سردی سے ٹھٹھرے ہوئے ہاتھ پاؤن گرم کر رہی تھی۔ ان لوگون کو گفتگو کرتے زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ پرنس اولیفنٹ کمرے مین داخل ہوا سب لوگون نے اُسے تعظیم وتکریم کے ساتھ لیا۔ پہلے تو چند معمولی باتین ہوتی رہین، تھوڑی دیر بعد گریک فیلڈ نے کہا۔

گریک فیلڈ۔ مائی پرنس۔ کل آپنے کنگ کلب مین جو ذکر کیا تھا اُسی کی نسبت ہم لوگ باتین کر رہے تھے۔

پرنس۔ مسکراکر۔ مین نے کیا کوئی عجیب بات کہی تھی مین اس سوال کے جواب دینے پر تیار نہ تھا مگر آپ لوگون کے مخاطب کرنے سے خاموش رہنا بھی مناسب نہ معلوم ہوا گو کھانے کی ضیافتون مین اس قسم کی باتین موزون نہین مگر آپکی مصلحتین مین نہین سمجھ سکتا

براؤن۔ وہان جو کچھ آپنے بیان کیا تھا وہ سب مجھے حرف بحرف یاد ہے البتہ جو باتین کہنے سے رہ گئی ہین انکا اشتیاق دیکھ کے ہو۔

پرنس۔ تھوڑے سکوت کے بعد میں نے اس جنگ مین جو جو کام کئے ہین وہ سب بیکار نہین سمجھے، ان مین بعض بعض کام غور طلب ہین۔ میری جنگ چھڑنے سے پہلے میری دلیسی

فوج میدان مین بھیجی گئی تھی اور روسیون کو چھوٹا خیال کیا گیا تھا بعض مدبرون کا خیال تھا کہ زمانہ ہم لوگون کا طریقہ جنگ فاتحانہ ہے اسکا انداز ہنی بل اور سیزر کے طریقہ مہمات سے ملتا جلتا ہے اسی طرح اور بھی انواع واقسام کی باتین کہی گئی تھین۔ وہ خیالات ہماری مدح سرائی پر مبنی تھے لیکن مین دل ہی دل مین ان باتون کے الم نشرح ہونے سے شرمندہ تھا اور اپنے تیئن انکا اہل نہین خیال کرتا تھا لیکن لوگون کے اصرار سے مجھے انہین قبول کرنا پڑا اور مین مجبوراً انکا جواب دینا منظور کیا۔

ہنوز پرنس اور لیفٹنٹ کی گفتگو ناتمام تھی کہ مس لوسی ڈی کرولیس کمرے مین داخل ہو کر پرنس سے بولی۔

لوسی۔ حضور آپنے اپنی معرکہ آرائی کی نسبت جو باتین شایع کین تھین انہین مین نے بغور پڑھا ہے میرا خیال ہو آپ نے اپنی تقریر مین کسی قدر شعلہ بیانی سے کام لیا ہو۔

پرنس۔ ہماری جنگ کے متعلق جو جو باتین بیان کی گئی تھین اسمین مجھے شک تھا۔ اس شہر کے باشندے روس وجاپان کی جنگ کا اصلی سبب نہین سمجھتے ہین۔ ہمارے مقابلے مین روسیون کے سپاہی کیونکر ٹھہرتے ان مین کمانڈر ان فوج سے لگا کر ادنیٰ پیادہ تک پیٹ کے واسطے میدان جنگ مین آیا تھا اگر وہ جنگ مین نہ آتا تو اپنے اہل وعیال کی پرورش کیونکر کرسکتا تھا اس لئے وہ لوگ دل سے جنگ کرنے پر آمادہ نہ ہوسکے۔ امن کے زمانے مین وہ لوگ ہمیشہ عیش وعشرت اور شرابخواری کے عادی ہوتے ہین انکا سارا دن اور ساری رات لہو ولعب مین بسر ہوتی ہو باغون اور تفرج گاہون مین نوجوان وخوبصورت مسون کے ساتھ گھومنا پھرنا اور انکی ناز برداری کرنا انکا شیوہ ہوتا ہو۔ مین یہ نہین کہنا چاہتا وہ مآل اندیش اور سمجھدار نہین ہین، مین نے خود دیکھا ہے بہت سے روسی بغیر لڑے بھڑے مُردون مین شامل ہوگئے خوف نے انکے دم بند کردئے۔ لیکن ہمارے مختصر اور ناتجربے کار سپاہیون کے دلون مین جو جذبے یا جو خیالات مضمر تھے وہ آپ لوگ معلوم کرلیتے تو ہمارے مظفر ومنصور ہونے سے ذرا بھی متعجب نہ ہوتے۔ ہماری سپاہ شئے حب وطن سے متوالی ہورہی تھی۔ جس وطن پرستی کے جوش مین انھون نے عروس اجل کو لبیک کہا تھا وہ ہمارے زبردست حریف کے لشکریون مین نہ تھا۔ ہمارے یہان بہت زیادہ سپاہ نہین، ہمارے سپاہی تجربے کار نہین مگر انکے دلون مین ترقی کے جو ولولے ابھر رہے ہین

وہ دلولے ہماری خوش قسمتی سے یورپی قومین بھولے بیٹھی ہین - جو حمیت قومی ہمارے ملک کے ہر ادنیٰ و اعلیٰ متنفس کے دل مین پایا جاتا ہو - حمیت قومی اور حب وطن کی جو روح ہمارے بچون مین پائی جاتی ہو وہ جاپانیون کی گھٹی مین شامل ہو جب ہمارے یہان بچہ پیدا ہوتا ہو اُسی وقت سے وطن پرستی کی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دیتا ہے اور سن کے ساتھ یہ مادہ بھی روز بروز ترقی پذیر ہوتا رہتا ہو بس یہ خیال فرمائے جس طرح اپنے پیدا ہونے کی جگہ سے کوئی محبت رکھتا ہو، جس طرح کسی پر اپنے والدین کی اطاعت فرض ہو اُسی طرح جاپانیون کو قوم و وطن کی حفاظت و ترقی فرض ہے - جس طرح نوعمر بچہ کریکٹ و فٹ بال کھیلنے کے لئے ذوق و شوق سے اسکول کے میدانون اور باغات کے سبزہ زارون مین دوڑتے ہین اُسی طرح جاپانی اپنے ملک کو ترقی دینے کے لئے وسیع دنیا مین گشت لگاتے ہین اور اسی طرح ہمارے وطن کے بچے حفاظت وطن کے لئے نشانہ بازی کی مشق کرتے ہین اور قواعد سیکھتے ہین یہی وجہ ہے وقت آپڑنے سے جاپان کا بچہ بچہ بخندہ پیشانی میدان کارزار کی طرف بڑھتا ہو سب کے چہرون سے مسرت و شادمانی جھلکتی ہوتی ہو وہ موت کو خدا کی رحمت سمجھکر لبیک کہتے ہین اور جب انکی آنکھون مین اندھیرا چھانے لگتا ہو نبضین ڈوب چکتی ہین اور بھڑکنے والے چراغ کے مانند چند آخری سانسین لیتے ہوتے ہین اسوقت بھی انکے دل مین بہبودی وطن کا خیال لہرین لیتا ہوتا ہو - آپکے ملک مین عیش و راحت کے سامان بکثرت موجود ہین ہر شخص انہماک کے ساتھ منظر کش منظرون کو دیکھتا ہو - لیکن ہمارے شہر مین ایسا نہین ہو ہم لوگونکو ان سامانون سے دلچسپی نہین ہو - ہمارے ہموطن سب سے پہلے اپنے والدین کی اطاعت کرتے ہین اس کے بعد اور عزیز و اقارب کی محبت کا دم بھرتے ہین لڑکا اپنی بہن کی سچی محبت مین مست ہوتا ہو اسکی آسایش اپنی راحت پر مقدم سمجھتا ہو - اور جب وہ قدرت کی وسیع دنیا مین ہاتھ پاؤن ہلانے کے قابل ہو جاتے ہین تو یکسوئی قلب سے حب قومی و بہبودی وطن مین مصروف ہو جاتے ہین - ہم لوگونکا یہی نصب العین ہو - جس ملک مین ہم لوگون کو اپنی زندگی بسر کرنا پڑتی ہے جس ملک مین جوانی کے خوش آیند ایام گذارتے ہین، اس پیارے وطن کی حفاظت مین اپنی رگون کا خون بہا دینے سے کون انکار کر سکتا ہو - میرے معزز دوستو مین نہین سمجھ سکتا اپنے دلی جذبات ظاہر کرنے مین کامیاب ہو سکا یا نہین - اگر مین اپنے دل کا اصلی حال بیان کرنے مین قاصر رہا ہون تو معاف کیجئے گا یہ میرا قصور نہیں ہو

کمیٔ الفاظ کی خطا ہے مجھے وہ با اثر لفظین نہین ملتین جن کے ذریعہ سے اپنے خیالات منکشف کرسکون
ان باتون کے بیان کرنے کی چندان ضرورت نہین لیکن چند اہل الرائے حضرات نے جنگ روس
جاپان کا تقابل کرتے ہوئے اپنے اپنے خیالات ظاہر فرمائے تھے اس لئے مجھے بعض کی تردید
وبعض کی تائید مین آنا کہنے کی ضرورت محسوس ہوئی -
ڈیوک - مائی پرنس آپ یہ نہ خیال فرمائے گا ہم لوگون مین ایسی وطن پرستی مفقود ہو - شمالی افریقہ
کی لڑائی مین سب نے دیکھا تھا ہمارے ہموطن کس جوش وخروش کے ساتھ صحبت عیش ونشاط
برخواست کرکے حفاظت وطن کے لئے فوجی جھنڈے کے نیچے جمع ہو گئے تھے شہر کی گلی کوچون
مین ہروقت یہی ذکر تھے ہرادنی واعلیٰ نشۂ وطن پرستی مین مست نظر آتا تھا رفتہ رفتہ والنٹیرون
کے جمع ہونے سے فوج عظیم تیار ہو گئی تھی کیا یہ اصلی جوش قومی اور سچی وطن پرستی نہین
کہی جاسکتی -
پرنس - مجھے ان باتون کی اطلاع ہو جس وجہ سے انھون نے جدال وقتال کا قصد کیا تھا
اگر آپ اسے وطن پرستی کہتے ہین تو شوق سے کہین مجھے انکار نہین لیکن مین اسے دوسری
نظر سے دیکھتا ہون یہ درست ہے انگریز جستہ جستہ میدان جنگ کی طرف بڑھتے تھے غالبا
کوئی بدّبہ اس واقعہ سے انکار نہ کریگا - لیکن یہ تو فرمائے وہ لوگ کون تھے کیا وہ لوگ
قواعد دان سپاہی تھے، آپ سے یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا کہ ان لوگون کی ناتجربے کاری سے
جنگ گاہ مین کسقدر دقتین پیش آئی تھین - مین اقرار کرتا ہون اعلان جنگ ہوتے ہی فو
لوگ جھنڈے کے نیچے جمع ہونے لگے تھے مگر اس سے انکی کیا غرض تھی کیا ان لوگون کا یہ
منشا نہ تھا کہ اس ذریعے سے ناموری حاصل کرکے لوگون پر فخر ومباہات کرین - میرے دوستو
ہم جسے حب وطن کہتے ہین اس کے یہ معنی نہین ہین - جن لوگون مین اصلی حب وطن کی روح
موجود ہے انہین کھیل کود اور سیر وشکار کا وقت نہین ملتا ہو وہ ایسی نہین ہو جیسے موسم برسات
مین آسمان پر چھائے ہوئے سیاہ بادلون مین بجلی چمک جایا کرتی ہو - وہ محبت شیر مادر کے
ساتھ آہستہ آہستہ خون بنکر رگ وپئے مین سرایت کر جاتی ہو اور جوجو قوی جسمانی تولید
خون سے مضبوط ہوتے ہین وہ وہ محبت بھی قوی ہوتی جاتی ہو گویا وہی محبت گوشت پوست
بنکر ہمارے جسمون کو قوی اور شہزور بناتی ہو اور ہم لوگ جوان ہوجاتے ہین ہمین جب
معلوم ہوتا ہو وطن کی حفاظت ہمپر فرض کی گئی ہے یہ خدمت پشت در پشت اجداً نسلاً بعد نسلٍ

ودیعت ہوتی آئی ہو تو ہم لوگ اس خدمت کو قبول کرکے مقصد حیات بناتے ہین مسٹر براؤن جب ہمارے یہان کے جوان اپنے کامون سے فارغ ہوتے ہین تو نشانہ بازی مین مہارت پیدا کرتے ہین ورزش کرکے اپنی قوتون کو بڑھاتے ہین اور اس قسم کے امور مین فرصت کا وقت صرف کرتے ہین کہ وقت پڑنے پر کاہل نہ ثابت ہون بلکہ جانباز و شجاع سپاہی کی طرح اپنے وطن کی حفاظت کر سکین مین صفائی قلب سے کہہ سکتا ہون منچوریا کی لڑائی کے موقعہ پر جو لاکھون کی تعداد مین فوج جمع ہوگئی تھی اُس مین حقیقتاً سب سپاہی نہ تھے۔ ہماری شاہی فوج بہت کم ہے وہ سب وہی لوگ تھے جو اپنے وطن پر جانین قربان کرنے آگئے تھے انکے جمع کرنے مین فوجی افسرون کی کوشش شامل نہ تھی وہ از خود آآکر فوج مین بھرتی ہوئے تھے انہین کسی قسم کا لالچ یا خطابات وانعامات کی تمنا نہ تھی انکی اصلی غرض محافظت وطن اور قومی ہمدردی تھی۔ وقت پڑنے پر ہمارے وطن کا ہر متنفس ہتھیار باندہ کر میدان مین اُتر پڑتا ہی۔

پرنس خاموش ہوگیا اسکی مؤثر اور پُرجوش تقریر نے حاضرین کے دلون پر گہرا اثر کیا حیرت سے ایک دوسرے کا منہ تاکنے لگا۔

لوئسی۔ حضور نے اپنے پہلے بیان مین سے اتنی باتین آج کے واسطے بچا رکھی تھین۔

پرنس۔ نہین مس صاحبہ مین نے اپنی دانست مین پہلے ہی سب باتین کہدی تھین اور یہ باتین تو نئی نہین آجکل آپکے ملکی اخبارات اس قسم کے مضامین سے پُر نظر آتے ہین نیز یہ خیالات ایسے ہین جن سے ہم لوگ گھڑی بھر بھی غافل نہین ہوتے۔ مین نہین سمجھ سکتا کیا سبب ہے جو مجھے آپ لوگون سے اسدرجہ انس ہے جس قدر باتین میرے دل مین پیدا ہوتی ہین صفائی سے کہدیا کرتا ہون۔ خیر معاف کیجئے مین نے اپنی یاوہ گوئی سے آپلوگون کی سمع خراشی کی ہو اب کھیل کود ہونا چاہئے جس لئے سب احباب جمع ہوئے ہین۔

اس کے بعد پرنس اور لیفٹنٹ نے مس لوئسی ڈی کرولیس کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے لیا اور کمرے سے نکل کر چلا گیا۔

باب ۲۸

گھوڑ دوڑ

شکست و فتح نصیبون سے ہے ولے اے امیر
مقابلہ تو دلِ ناتوان نے خوب کیا
(ملک الشعرا امیر دہلوی)

مذکورہ بالا واقعات کے دوسرے روز پرنس او کیفنٹ پورٹس ماوتھ والے مکان کے برآمدے مین بیٹھے تھے۔ آفتاب طلوع ہو چکا تھا مطلع صاف ہونے سے اسکی ضیا بار کرنین گاؤن کی ہرے بھرے کھیتون اور اشجار صحرائی کی زمردین پتیون پر طلاکاری کر رہی تھین ہوا مین اس قدر خنکی نہ تھی جو برف کی آمیزش سے پیدا ہو جایا کرتی ہو۔

ٹھیک اُسی وقت مس لوسی ڈی کرویس زین سواری کا خوبصورت لباس زیب جسم کئے ہوئے سامنے آکھڑی ہوئی اسوقت اس کے سڈول بدن پر چست لباس ایسا بھلا معلوم ہو رہا تھا کہ نظر ہٹانے کو دل نہ چاہتا تھا۔

لوسی۔ مسکراتے ہوئے۔ مائی پرنس۔ بہت دیر سے آپکی جستجو ہو رہی ہے بریک فاسٹ تیار ہے سب لوگ میز کے گرد جمع ہین صرف آپ ہی کی کمی ہو۔

پرنس۔ نہایت خوشی کی بات ہے مین ابھی چلتا ہون۔ اسوقت آپکو زین سواری کی پوشاک پہنے دیکھکر خیال ہوتا ہو شائد آپ تفریحاً گھوڑے پر سوار ہو کر دلکش صبح کی سیر کو جائین گی۔

لوسی۔ صرف مین ہی نہین جاؤن گی میری پارٹی کے سب لوگ جائین گے۔ آج ہم لوگ گھوڑ دوڑ کھیلین گے۔ اُف آج مس جولیا مرٹن کے غم کی انتہا نہین، رائے قرار پائی تھی کپتان ٹی مس جولیا مرٹن کی گھوڑی پر سوار ہو کر ریس مین شریک ہونگے لیکن انھون نے عین وقت پر انکار کر دیا کیونکہ مس جولیا مرٹن کی گھوڑی لیڈی ڈگلس بہت بد معاش ہو کپتان ٹی نے کل اسپر سوار ہو کر بہت خفت اُٹھائی ہے اسیواسطے انھون نے اسکی سواری سے انکار کر دیا ہے۔

پرنس - اپنے کمرے مین جاکر وہان سے، مس لوسی آپکی گفتگو سے معلوم ہوتا ہو مس جولیا مرٹن بہت مغموم ہین آخر انہین خوش کرنے کی کیا تدبیر کیجائے۔

لوسی - یہ تو آپ جولیا سے دریافت فرمائین تو مناسب ہے (انگلی سے بتاکر) وہ دیکھئے خود مس جولیا اسی طرف آرہی ہین۔

پرنس اور لیفٹنٹ بریک فاسٹ مین شریک ہونے کے لئے کپڑے پہنکر چلنے کو نکلے ہی تھے کہ راہ مین مس جولیا مرٹن سے ملاقات ہوئی۔

جولیا - مغموم لہجہ مین - مائی پرنس مین اپنا غم آپ پر ظاہر کرنا چاہتی ہون چند ہفتون سے مجھے یقین تھا میری گھوڑی لیڈی ڈگلس ریس مین بازی جیتے گی مگر بدمعاش کپتان لی نے عین وقت پر دھوکا دیا آج ہی ریس ہے اور آج ہی اسنے گھوڑی پر سوار ہونے سے انکار کردیا ہے شائد وجہ یہ ہو کل گھوڑی نے شرارت کی تھی۔

پرنس - مجھے بھی افسوس ہے یہ تو فرمائے کسی طرح یہ غم دور بھی کیا جاسکتا ہو میرا خیال ہو کپتان لی نے سوار ہونے سے انکار کردیا ہو تو کوئی دوسرا شخص لیڈی ڈگلس پر سوار ہوکر ریس مین شریک ہوسکتا ہے آپ چاہین تو گھوڑی کے سائیس کو حکم دے سکتی ہین وہ گھوڑی پر سوار ہوکر ریس کے میدان مین ریس کے لئے جائے۔

اسوقت یہ لوگ بریک فاسٹ کی میز کے قریب پہنچگئے تھے پرنس کے آخری الفاظ سنکر سب نے فرمائشی قہقہہ لگایا جس سے پرنس کسی قدر خفیف ہوگیا۔

ڈیوک - پرنس کو شرمندہ ہوتے دیکھکر۔ مائی پرنس ہماری ریس مین شریف خاندان کی قید لگی ہوئی ہے کوئی معمولی آدمی اس دوڑ مین شریک نہین ہوسکتا ہے۔ یہ قید نہین ہے کہ کپتان لی ہی اس گھوڑی پر سوار ہون تو ہون لیکن اب اتنا وقت نہین جو کوئی دوسرا شخص تجویز کیا جائے کچھ ہی گھنٹون بعد دوڑ شروع ہوگی اسقدر جلد کوئی سوار کیونکر مل سکتا ہو دوسرے جولیا کی گھوڑی شوخ بھی ہو اس خیال سے ہر شخص اسپر سوار ہونے سے پہلو تہی بھی کرتا ہو۔

جولیا - پاپا - میری گھوڑی کو الزام نہ دیجئے - یہ ضرور ہے کپتان لی بہت اچھا سوار ہوتے ہین مگر میری گھوڑی ویسے بھدے آدمی کو اپنی پشت پر لے کر دوڑنا پسند نہین کرتی ہے۔

پرنس - مس صاحبہ آپکے دوستون مین اچھے سوار ہونے والون کی کمی نہین ان لوگون مین سے کسی کو انتخاب کرلیجئے، سنا ہے سر ولیم برنیڈ بہت اچھی سواری جانتے ہین کیا انہین آپ کی

گھوڑی دوڑانے مین کچھ عذر رہی۔
جولیا۔ وہ خود اپنا گھوڑا دوڑائین گے گو اس کے جیتنے کی امید نہین لیکن انہین یقین ہی کہ بازی مین ہی لوٹنگا اس لیئے وہ اپنی سعی سے باز نہین آتے۔
ولیم برینڈ۔ (جو نہایت بھڑکیلی اور بیش بہا پوشاک پہنے بیٹھا تھا) مین سعی سے کیون چوکون میرا گھوڑا بوڑھا ضرور ہے اسکی رفتار بھی ذرا سست ہی لیکن بہت سے گھوڑون سے اب بھی دم واپسین بہت ہے جب ایسے گھوڑونکی بازی لینے کی امید کیجائے تو مین کیون اپنا دل تھوڑا کرون۔
پرنس۔ مس صاحبہ بڑے افسوس کی بات ہی ایسے مسرت زا وقت مین آپکو افسردہ ہونا پڑا اگر مین آپکی گھوڑی پر سوار ہو کر ریس مین شریک ہون تو کیا آپکی افسردگی رفع ہو جائے گی۔
پرنس کے منہ سے یہ باتین سُنکر حاضرین کے تعجب کی حد نہ رہی سب کے سب آپسمین اشارے بازیان کرنے لگے۔
سر ولیم برینڈ ہاتھ مین چائے کی پیالی لئے ٹیبل کے پاس کھڑا تھا پرنس کی باتین سُنتے ہی حیرت سے اسکا ہاتھ ہل گیا اور تھوڑی چائے چھلک کر گر گئی۔
جولیا۔ تعجب سے۔ کیا واقعی آپ ریس مین شریک ہونگے یا مجھے خوش کرنے کے لئے تفریحاً چند فقرے کہدیئے ہین۔
لوئیسی۔ کیا سچ ہی آپ جولیا کی گھوڑی پر سوار ہونگے۔
پرنس۔ لوگون کو متعجب دیکھکر۔ کیا مین نے اجنبیت کی حالت مین خلاف بات کہدی ہے یا اس دوڑ مین کسی اور کے شریک کرنے کا قاعدہ نہین ہی بہر نوع اگر مس جولیا مُجھے منتخب کرین تو مین بہت خوشی سے انکی گھوڑی دوڑانے کو موجود ہون۔ یہ کام کچھ ایسا دشوار نہین بالخصوص میرے واسطے تو بہت ہی آسان ہی۔
ڈیوک۔ ہم لوگون کو یقین نہ تھا کہ آپ بھی ہم لوگون کے ان کھیلون مین شریک ہو سکتے ہین
پرنس۔ جسے آپ لوگ اسپورٹ کریڈا کہتے ہین اس سے مین ناواقف بھی ہو سکتا ہون لیکن زین سواری میرے واسطے مشکل نہین۔ مین بہت سہولیت سے گھوڑون پر سوار ہو سکتا ہون۔
ولیم برینڈ۔ چائے کا گھونٹ پی کر۔ کیا آپ کبھی گھوڑ دوڑ مین شریک ہوئے ہین۔

پرنس - مین کبھی ان کھیلون مین شریک نہین ہوا ہون -
ولیم برینڈ - یہ کھیل سہل نہین ہیحو گھوڑے پر سوار ہوکر آپ کو ٹٹیان اور کھایان پھندنا ہونگی جس وقت گھوڑا کھائی یا ٹٹی پھاندے گا اسوقت آپکو اس کی پشت پر سنبھلنا مشکل ہوگا بغیر مشق کے کوئی شخص ٹٹی یا کھائی پھندانے کا مدعی نہین ہوسکتا اس کے لئے پوری شہ سواری کی ضرورت ہے -
پرنس - مس جولیا کی گھوڑی راڈن ان شغلون مین رہنے سے شائد ٹٹی یا کھائی پھاندنے مین کوتاہی نہ کرے گی -
ولیم برینڈ - کوتاہی نہ کرے گی مگر .... (بات ناتمام چھوڑدی)
پرنس - اس کے چہرے کو بغور دیکھکر - مگر کیا -
ڈلوک - سر ولیم برینڈ کا مطلب ہے آپنے ریس کے میدان کو بھی کبھی نہین دیکھا ہی نیز جولیا کی گھوڑی بھی آپکے واسطے بالکل اجنبی ہی اس بنا پر انہین یقین ہی یہ کام آپکے واسطے اتنا آسان نہین جسقدر آپکو خیال ہی -
پرنس - آپ لوگون کو ایسا خیال کرنے کی کوئی وجہ نہین - مین اس باب مین گفتگو کرنا نہین چاہتا تھا مگر جب بات چھڑی ہے تو کچھ نہ کچھ کہنا ضروری ہے ایک مرتبہ ایسا اتفاق بھی ہوا ہی جب مجھے بہت دنون تک روزانہ نئے نئے گھوڑون پر سوار ہونے کی ضرورت لاحق ہوئی ہے اور مین بے کھٹکے سارے سارے دن اُن پر سوار ہوکر گھومتا رہا ہون یہ ضرور ہے کبھی ریس نہین کی ہی اگر ریس کے طریقون سے ناواقف خیال کرنے پر بھی مس جولیا مرٹن مجھے اپنی گھوڑی دوڑانے کے لئے منتخب کرین تو اور بات ہی -
جولیا - مائی پرنس یہ میری خوش قسمتی ہی جو آپ میری گھوڑی پر سوار ہونا پسند کرتے ہین مین بطیب خاطر آپکا انتخاب کرتی ہون -
براؤن - (جو زین سواری کی پوشاک سے آراستہ ہوکر آئے تھے گھڑی دیکھکر) مائی پرنس لیڈی ڈگلس بہت اچھی اور برق رفتار گھوڑی ہے آپ اسپر سواری کرکے بہت مسرور ہونگے لیکن باتون مین وقت ضایع کرنا خوب نہین گھوڑ دوڑ شروع ہونے مین بہت کم عرصہ ہے ہم لوگون کو چلنا چاہئے -
پرنس - مین بالکل تیار ہون مگر یہ معلوم کرنا چاہتا ہون کہان دوڑ ہوگی اور کچھ فرلانگ مین

گھوڑے دوڑائے جائینگے۔

ڈیوک۔ تین سو گز کی دوڑ ہونا طے کیا گیا ہو۔

لوئیسی۔ پرنس کے کان مین۔ کیا آپکے ساتھ زین سواری کے کپڑے ہین۔

پرنس۔ جی ہان ماما مین بہت جلد پوشاک تبدیل کرکے آتا ہون۔

ولیم برینٹ۔ تیس منٹ کے اندر ہم لوگون کو روانہ ہوجانا چاہیے ورنہ فرمائیے گا۔

ڈیوک۔ مائی پرنس آپ گھوڑے پر میدان جائینگے یا موٹر کار پر یہان سے پورے گیارہ میل جانا ہوگا۔

پرنس۔ اگر نامناسب نہ ہو تو مین بھی آپ لوگون کے ہمراہ موٹر پر چلون۔

ڈیوک۔ نہایت خوشی سے آپ ہم لوگون کے ساتھ موٹر کار پر چل سکتے ہین جولیا کی گھوڑی قبل ہی میدان بھیجدی گئی ہو گھوڑ دوڑ شروع ہونے سے پہلے ایک بار اسے دیکھ لینا ضروری ہے

پرنس اور لیفٹنٹ پوشاک تبدیل کرنے کے لئے دوسرے کمرے مین چلے گئے اسکے جانے کے بعد سب لوگ پرنس کی جرأت کے متعلق باہم گفتگو مین مصروف ہوئے۔

ولیم برینٹ۔ جسنے کبھی شکار نہین کھیلا ہے نہ کبھی ریس کھیلی ہے اسکا میدان مین خود گھوڑا دوڑانا حماقت ہو۔ مس جولیا اگر تم اپنی بھلائی چاہتی ہو تو میری صلاح مانو پرنس کو اپنی گھوڑی پر نہ بیٹھنے دو لیڈی ڈگلس بہت عمدہ گھوڑی ہے اسے بیکار زخمی کراتی ہو انجان آدمی کے بیٹھنے سے یقیناً اسکے سُم خراب جائینگے۔

جولیا۔ اگر پرنس کے سوار ہونے سے لیڈی ڈگلس زخمی ہوجائے تو کچھ پرواہ نہین اگر پرنس زین سواری بالکل نہ جانتے ہوتے اُس حالت مین بھی مین بخوشی اپنی گھوڑی انکے سپرد کرسکتی تھی۔

ولیم برینٹ۔ برہمی کے لہجہ مین۔ مس لوئیسی اس معاملے مین تمھارا کیا خیال ہو۔

لوئیسی۔ مین بھی مس جولیا کی رائے کی تائید کرتی ہون۔

اتنی دیر مین پرنس اور لیفٹنٹ کپڑے بدل کر آ گئے۔ سب لوگ انہین ساتھ لے کر موٹر کار پر سوار ہو کر ریس کے میدان کی طرف روانہ ہوئے راستے مین ایک مرتبہ موٹر کا انجن بگڑا اور دو بار پہیون کے ٹائر مین پنچر ہوا ان وجوہات سے راہ مین پورے ایک گھنٹے کی تاخیر ہوئی۔ جب وہ لوگ میدان کے قریب پہنچے اُسوقت پہلی دوڑ ختم ہوچکی تھی۔

ڈیوک۔ پرنس سے۔ موٹر کے ٹائر مین پنچر ہوگیا ہی جب تک وہ درست ہو آپ اُس ٹیلے پر جو سامنے نظر آتا ہے تشریف لے چلئے مین دوربین کے ذریعہ سے وہ مقام دکھادون جہان آپکو گھوڑی دوڑانا ہوگی۔

پرنس۔ نہایت مناسب ہے چلئے مین صرف اتنا جاننا چاہتا ہون کس مقام سے ریس شروع ہوگی کس راہ سے گھوڑے جائین گے اور کہان پر ہار جیت ہوگی۔

پرنس کو ساتھ لیجاکر دوربین کے ذریعہ سے ڈیوک آف ڈی پورٹس موتھ نے دکھادیا کہان سے بازی شروع ہوگی اور کہان ختم ہوگی کس راہ سے گھوڑون کو جانا پڑے گا

پرنس۔ بس بس میرے لئے یہی کافی ہی اس سے زیادہ معلوم کرنے کی ضرورت نہین (یہ کہکر دوربین سے گھوڑون کو دیکھنا شروع کیا) گھوڑے تو سب تیز دم اور اچھی نسل کے معلوم ہوتے ہین لیکن یہ مشکی گھوڑا میرے خیال مین سب سے بہتر ہے۔

ڈیوک۔ یہی تو جولیا کی گھوڑی ہی مجھے بہت خوشی ہوئی جس گھوڑی پر بیٹھکر آپکو ریس مین شریک ہونا ہی اس گھوڑسی کو آپنے بھی پسند فرمایا ہی۔

پرنس۔ سر ولیم برینڈ سے۔ مسٹر ولیم مجھے امید ہی آج اس گھوڑی سے مس جولیا مرٹن بازی جیتین گی اور آپکو یقیناً ہار ماننا پڑے گی۔

ولیم برینڈ۔ آپ کچھ شرط بدیے گا۔

پرنس۔ مجھے اس ملک مین شرط بدنے کا طریقہ نہین معلوم ہے آپ ہی جو کچھ فرمائے مین حاضر ہون۔

ولیم برینڈ۔ آپ سو پونڈ سے ہزار پونڈ تک شرط بد سکتے ہین۔

پرنس۔ بہتر ہے اگر مین ہارونگا تو آپکو ہزار پاونڈ دونگا اور اگر جیتونگا تو آپکو اتنا روپیہ ادا کرنا پڑے گا مسٹر ولیم آج گویا مین آپکا حریف ہون۔

پرنس سر ولیم برینڈ اور ڈیوک کے ہمراہ میدان مین آئے مس جولیا مرٹن وہان پہلے ہی پہنچ چکی تھی پرنس کو دیکھتے ہی بولی۔

جولیا۔ ہائی پرنس میرے ہمراہ تشریف لائے آپکا نام جاکیون مین لکھا ہی دوڑ شروع ہونے مین پانچ منٹ سے زیادہ وقفہ نہین ہی۔

پرنس نے اپنا اورکوٹ اُتار ڈالا اب سب نے دیکھا وہ بہت ہی نفیس اور بیش بہا

زین سواری کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں - انکی کاٹ چھانٹ نہایت اعلی درجہ کی ہر الفون سے پہلے مس جولیا مرٹن کے ساتھ جاکر اپنا نام رجسٹر مین درج کرایا پھر گھوڑی کے پاس جاکر بڑی پھرتی اور چابکدستی سے اچک کر گھوڑی کی پشت پر جا بیٹھے - جب گھوڑی انکے سوار ہونے سے شرارت کرنے لگی تو الفون نے مسکرا کر لگام ڈھیلی کردی اور کسی قدر جھک کر اسکی گردن پر سر رکھدیا اور ایک ہاتھ سے اسے تھپتھپانے لگے - انکے اس طرح سے جھکنے سے لوگون کو گمان ہوا شاید اپنے ملک کے رواج کے موافق پرنس نے گھوڑی کے کان مین کوئی منتر پڑھا ہے - اس ترکیب کے عمل پذیر ہونے سے گھوڑی دھیری پڑ گئی اسنے پھر کسی قسم کی شرارت نہ کی - ابتدا گھوڑی کی شوخیان دیکھکر مس جولیا مرٹن کسی قدر کبیدہ و متوحش ہوئی تھی لیکن یکایک اس کے تیور درست ہو جانے سے بہت کچھ مطمئن ہوگئی اور تبسم کنان پرنس سے مخاطب ہوئی -

جولیا - مائی پرنس آپنے اس کے کان مین کیا کہدیا جو بالکل سیدھی ہوگئی پہلے تو وہ شرارت پر آمادہ تھی -

پرنس - مسکرا کر - مس صاحبہ آپکی گھوڑی جاپانی زبان سمجھتی ہے مین نے چند باتین کرکے اسے رام کرلیا ہے آپ اطمینان رکھئے آج آپہی کے ہاتھ میدان ہے -

ڈایوک آف دی یورٹس موتھ بھی وہان گئے - سب گھوڑے برابر برابر صف باندھ کر کھڑے ہوئے جج نے اسٹارٹ کے بعد دوڑنے کا حکم دیا گھوڑ دوڑ کے شروع ہوتے ہی ڈایوک نے مس جولیا مرٹن سے کہا -

ڈیوک - جولیا پرنس کی سواری کا انداز دیکھ رہی ہو معلوم ہوتا ہے گھوڑی کی پشت مین میخ گاڑ دی گئی ہے میرا تو دل گواہی دیتا ہے آج تمھاری گھوڑی کے سوا کوئی بازی نہین جیت سکتا -

اتنی دیر مین گھوڑی پہلی ٹٹی کے قریب پہنچکر بڑی ہوشیاری اور خوبصورتی سے جست کرکے پھاند گئی - لوگون کو اس مشاہدے سے یقین ہوگیا اگر کوئی معمولی سوار گھوڑی کے پشت پر بیٹھا ہوتا تو یقیناً گر جاتا مگر پرنس کی شہ سواری مین شبہہ نہین انہین ذرا حرکت تک نہ ہوئی اسی طرح رانین جائے پشت پر قائم رہے -

تمام گھوڑے بڑی تیزی سے دوڑ رہے تھے ہر شخص پوری سعی و کوشش سے کام لے

تھا پرنس کی گھوڑی سارے گھوڑون سے پیچھے تھی لیکن آہستہ آہستہ اسکی رفتار تیز ہونے لگی اور وہ بڑھتے بڑھتے سب سے آگے والے گھوڑے کے قریب پہنچگئی اور برق رفتاری سے چھلانگین مارتی ہوئی چشم زدن مین اس گھوڑے سے بھی نکل گئی۔

ڈیوک۔ دوربین سے دیکھکر۔ یہ پرنس اٹالینون کی طرح سوار ہوتے ہین انکے سب انداز ویسے ہی ہین۔

اب سب گھوڑے درختون کے جھنڈ مین غایب ہوگئے چند سکنڈ تک دکھائی نہ دئے پھر جب جھنڈ سے برآمد ہوئے تو دیکھا گیا سر ولیم برنیڈ کا گھوڑا سب گھوڑون سے آگے ہے اس کے بعد ہی پرنس کی گھوڑی لگی ہوئی آرہی ہے بقایا گھوڑے بہت پیچھے آرہے ہین اسوقت بھی ایک اونچی دیوار اور دو کھائیان پھاندنا باقی تھین۔ جب سر ولیم برنیڈ کا گھوڑا دیوار پھاندنے لگا تو ہچکولے سے اسکی ران اکڑ گئی اور وہ گرتے گرتے بچا لوگون کو گمان تھا وہ یقیناً گرپڑے گا یہ رنگ دیکھتے ہی مس جولیا مرٹن کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

ڈیوک۔ چلاکر۔ گرے گرے۔ نہین نہین سنبھل گئے واہ خوب سنبھلے یہ انہین کا کام تھا۔

اس عرصہ مین سر ولیم برنیڈ کا گھوڑا پرنس کی گھوڑی سے بہت آگے نکل آیا تھا دیکھنے والون نے طے کرلیا تھا سر ولیم برنیڈ ہی بازی لین گے۔

پرنس نے ہنوز ہنٹر سے کام نہ لیا تھا لیکن اب اسنے اپنی گھوڑی کے ایک چابک مارا چابک کھاتے ہی گھوڑی ہوا ہوگئی دیکھتے ہی دیکھتے آناً فاناً مین سر ولیم برنیڈ کے برابر آگئی۔ سر ولیم برنیڈ ہارنے کے خوف سے جلد جلد اپنے گھوڑے کو ہنٹر مارنے لگا۔ لیکن وہ برابر ہنٹر کھاکر دبائے رہنے سے شل ہوچکا تھا۔ پرنس نے سر ولیم برنیڈ کے برابر پہنچتے ہی اپنی گھوڑی کے پٹھون پہ ایک ہنٹر اور جمایا اور ساتھ ہی راس بھی سخت کی آن کی آن مین گھوڑی نے آگے نکلکر بازی جیت لی۔

ڈیوک۔ خوشی سے اچھلکر جولیا تمھاری گھوڑی نے بازی جیتی لیکن یہ جیت سوار کی چالاکی مستی اور ہوشیاری کا نتیجہ ہے دیکھو پرنس کی گھوڑی کی ایک رکاب نہین ہے شاید آخری نالی پھاندتے وقت ٹوٹ کر گر گئی ہوگی واقعی بے رکاب کے نالہ یا ٹٹی پھاندنا بہت مشکل کام ہے مین پرنس کو یہان بلائے لاتا ہون اُن سے دریافت کرنا کیا واقعہ ہے۔

ڈیوک۔ پرنس کو بلانے کے لئے روانہ ہوا پرنس گھوڑے سے اُترکر سگریٹ پی رہا تھا ڈیوک کو دیکھتے ہی مسکرا کر بولا۔

پرنس۔ مبارک ہو آپکی صاحبزادی کی گھوڑی نے ریس جیتی۔

ڈیوک۔ وہ بہت خوش ہے آپکے جیتنے نے ہم لوگون کو بہت مسرور کیا ہے مگر یہ تو فرمائے ایک رکاب کیونکر ٹوٹی۔

پرنس۔ سائیس سے پوچھئے تو معلوم ہو ریس شروع ہوتے ہی دفعتًا چمڑا ٹوٹ گیا مگر مجھے رکاب نہ ہونے سے نقصان نہین پہونچا مین زیادہ تر بے رکاب کے سوار ہونے کا عادی ہون جب مین فوج مین قواعد کو جاتا ہون تو اکثر بے رکاب کے سوار ہوکر گھوڑا دوڑانا پڑتا ہے خیر جو کچھ بھی سہی مین پسینے پسینے ہو رہا ہون پیاس کا غلبہ ہے۔ سر ولیم برنیڈ کے ہار جانے کا مجھے بہت افسوس ہے لیکن اسمین اُنکی خطا نہین ہے وہ بہت عمدہ شہسوار ہین۔ انکا گھوڑا مس جولیا مرٹن کی گھوڑی کی رفتار کو نہین پہنچ سکا اسیوجہ سے ہار گئے۔

پرنس ڈیوک کے ہمراہ مس جولیا مرٹن کے پاس آئے وہ پرنس کی منتظر تھی انہین دیکھکر خوش ہوکر بولی۔

جولیا۔ مائی پرنس آپ بہت اچھے شہسوار ہین یہ آپکی شہسواری کا خوشگوار نتیجہ ہے کہ مین آجکی ریس جیت سکی ہون اس واقعہ سے جسقدر آپکی مشکور ہوئی ہون شائد ہی کسی کی مشکور ہونگی۔

پرنس۔ مین آپکو خوش دیکھکر بہت مسرور ہون لیکن کوئی وجہ نہین دیکھتا جس بناپر آپ میری مشکور ہون۔ آپکی گھوڑی سب گھوڑون سے زیادہ تیز اور دمدار ہے۔

جولیا۔ یہ کبھی یقین نہین کیا جاسکتا صرف میری گھوڑی کی تیز رفتاری کی بدولت مجھے جیتنا نصیب ہوا اگر آپ اسکی پشت پر نہ ہوتے تو مجھے بازی ملنا مشکل تھا۔

پرنس۔ مس صاحبہ آپ مجھے کیون شرمندہ کرتی ہین اوّل تو مین یوریون کے مانند سوار ہونا نہین جانتا بفرض محال مین یورپی شہسوار بھی ہوتا اسوقت بھی آپکی گھوڑی کی رفتار ہی کی بدولت بازی جیتتا۔

ڈیوک۔ اگرچہ آپ یورپی شہسوار نہین ہین پھر بھی کتنے یورپی سوارون کو ہرا دیا ہے۔

پرنس۔ یہ گھوڑدوڑ کا تصور ہے انکا قصور نہین ڈیوک صاحب میری ماتحت فوج مین نوسو سوار ہین اگر ان مین کوئی بھی مجھ سے کم سواری جانتا ہوتا تو مین انہین ہرگز سوارون مین

داخل نہ کرتا پیادہ فوج مین بھرتی کرتا (مس لوسی ڈی کرولیس سے مخاطب ہوکر) مس لوسی سر ولیم برنیڈ کا گھوڑا مس جولیا مرٹن کی گھوڑی کے مانند تیز دم نہ تھا اسی سے مین جیت سکا ہون امید ہے آپ مجھے یہ الزام نہ دین گی۔ کہ میری وجہ سے سر ولیم برنیڈ کو شکست اُٹھانا پڑی۔

جسوقت یہ باتین ہورہی تھین اسوقت سر ولیم برنیڈ گھوڑے کی پیٹھ سے اُترکر گرد و غبار مین اٹا ہوا بادل برخواستہ اسی طرف آرہا تھا اس کے رنگ کی شکستگی اور ماتھے کی شکنین دیکھکر اس کی دلی غمگینی کا اندازہ ہوسکتا تھا۔ مس لوسی ڈی کرولیس نے اس کے مغموم چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

لوسی۔ نہین مائی پرنس مین آپکو متہم کرنا نہین چاہتی۔

باب ۲۹

حسد
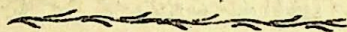
غالب بُرا نہ مان جو کوئی بُرا کہے
ایسا بھی کوئی ہو کہ سب اچھا کہین جسے
(غالب دہلوی)

گھوڑ دوڑ ختم ہوگئی سب لوگ گھرون کی طرف روانہ ہوئے بعض ایسے تھے جو اپنی خوش اقبالی اور کامیابی پر شادان فرحان تھے بعض ہزیمت خوردہ اپنے شکستہ دل کو پہلو مین دبائے مغموم محزون تھے چند بے تعلق احباب پرنس کی اعلیٰ شہسواری پر اعلان استعجاب کرتے ہوئے ڈیوک کے مکان پہنچے۔ پرنس تو تبدیل لباس کے لئے اپنے قیام گاہ چلا گیا اور سب مکان کے جنوبی کمرے مین آتشدان کے پاس بیٹھکر ریس کے متعلق اپنے اپنے خیالات ظاہر کرنے لگے۔

اسروز صبح کو تو مطلع بہت صاف اور روشن تھا لیکن ریس ختم ہوتے ہی کہر سقف نیلی پہ لگائے ابر نمایان ہونے لگے۔ اور ہوا مین خنکی محسوس ہونے لگی۔ مغربی ممالک مین جب ابر و باد سے سردی زیادہ ہوجاتی ہے اس حالت مین بڑے بڑے آتش دانون کے قریب

بیٹھنے مین جو راحت ملتی ہو اسکا لطف وہی لوگ خوب جانتے ہین جنھین پرفستان مین فصل سرما گذارنا پڑی ہے۔

اسوقت ڈیوک کے معزز مہمان جو ریس سے ساتھ ہوئے تھے اور جو لنڈن سے ساتھ آئے تھے ایک جگہ بیٹھے ہوئے گفتگو مین مصروف ہین بعض انگریز نوجوان پرنس کی اعلیٰ شہسواری پر عشعش کر رہے ہین۔ سر ولیم برنیڈ جو پرنس کے اخلاق وسیع کا حاسد تھا اسکی تعریف سے جل کر بولا۔

ولیم برنیڈ۔ معزز دوستو آج ریس جیت لینے مین شہسواری کو کچھ بھی دخل نہین ہر وہ شخص جو سرپٹ دوڑانے کا عادی ہے بازی لے سکتا تھا بس جولیا مرٹن کی گھوڑی ہی تیز تھی دوڑ شروع ہوتے ہی چھلاوے کی مانند طرارے بھرنے لگی پرنس نے کیا کمال دکھایا۔

رابن سن۔ (یہ ایک فوجی افیسر تھا جو میدان سے ساتھ آیا تھا) بہت ٹھیک ہو پٹری جمائے بیٹھے رہنے مین کوئی اُستادی نہین ہو جس آن بان اور جدید طریقے سے ہم لوگ سوار ہوتے ہین جاپانیون کو نصیب نہین پرنس اور انکے تمام ہموطن پُرانی طرز سے گھوڑے ہنکاتے ہین جو متروک ہی نہین معیوب بھی ہے ہمارے ملک مین تو سائیس اور کوچبان بھی اس اندازسے گھوڑا ہنکانا توہین خیال کرتے ہین۔

ڈیوک۔ متبسم ہوکر۔ آپلوگون کی باتین سچ تسلیم کر لینے کے بعد بھی کیا یہ تعجب کی جگہ نہین پرنس ان کھیلون سے اجنبی ہونے میدان اور راستے سے وقفیت نرکھنے پر بھی ایسے گھوڑے پر جو بالکل نیا اور شریر تھا بیٹھکر آپ لوگون سے جیت گئے کیا یہ انکی اعلیٰ کارروائی پر دال نہین۔

جولیا۔ صرف جیتے ہی نہین ہم لوگون کو سرخرو بھی کیا مین نے تو ایسی اعلیٰ شہسواری آج سے پہلے کبھی نہین دیکھی تھی۔

ولیم برنیڈ۔ ناگواری سے۔ ہان یہ قبول کرنا ہی پڑیگا کہ پرنس گھوڑے پر سوار ہونا جانتے ہین لیکن صرف ایک ریس وہ بھی محض اتفاقیہ جیت لینے سے فخر ومباہات کرنا کم ظرفی کی دلیل ہے۔ پرنس اسپورٹ سے ناواقف ہین شکار کا شوق نہین رکھتے اور جبتک جنگ نہین چھڑتی گھوڑے پر سوار ہی نہین ہوتے ایسے بےمزہ اور روکھے شخص سے ہم لوگون کا میلان طبع ہونا ناممکن ہو ہمارے ملک مین کوئی شخص کسی طبقہ کا بھی ایسے شخص کو

اچھی نظر سے نہین دیکھ سکتا کیون رابن سن تمھاری کیا رائے ہو۔

رابن سن۔ یہ تو کھلی ہوئی بات ہو جو شخص اصول راحت سے ناواقف ہو اسے آدمی کہنا درست نہین۔

لوسی۔ رابن سن کو گھور کر سر ولیم بہ نیڈ سے۔ ولیم تم بڑے ناسمجھ ہو معلوم ہوتا ہو مزاج سے بچپنا نہین گیا ہو تم لوگون کی باتین سنتے سنتے میرا جی گھبرا گیا کاش مین چلی ہی جاتی تو اچھا تھا۔

مس لوسی ڈی کربلیس کی گفتگو سنکر ولیم بہ نیڈ کے منہ پر مردنی چھا گئی وہ لوسی کے عتاب سے اتنا ہی ڈرتا تھا جتنا عیش طلب آدمی مصیبت وغم سے ہراسان ہوتا ہو۔ اپنے آنکھ بچا کر لوسی کے خوبصورت چہرے کی طرف دیکھا جسپر غصہ کی آگ نے سرخ جدول کشی کی تھی جن آنکھون سے اکثر شراب محبت ٹپکا کرتی تھی اسوقت خمار غضب نمایان ہو تھوڑی دیر تک خاموش رہکر لوسی نے پھر بولنا شروع کیا۔

لوسی۔ مجھے جو مناسب معلوم ہو رہا ہے صاف طور سے تمھارے منہ پر کہہ رہی ہون کیا تم لوگ نہین سمجھتے پرنس کے متعلق ایسے نامہذب وناشایستہ الفاظ استعمال کر کے حاسد بن رہے ہو تمھاری باتین خود تمھین دوسرون کی نظرون مین حقیر ثابت کر رہی ہین تم کہتے ہو پرنس اسپورٹ سے واقف نہین ہین کیا یہ سبب انہین جامۂ انسانیت سے خارج کر سکتا ہے تمھارے نزدیک اسوجہ سے وہ سوسائٹی کے اہل نہین ہین۔ اگر تمکو ذرا بھی عقل ہوتی تو تم اس شخص کی غیبت نہ کرتے جو باوجود تمھارے اشغال سے ناواقف ہونے کے بھی تم لوگون کی مانند ہر شغل مین شریک ہونے کی قدرت رکھتا ہو۔ پرنس اولیفنٹ نہایت دوراندیش و فہیم ہین وہ بچون کے مانند پرند و نکا شکار یا تھیٹرون اور دوسرے کھیل تماشون مین اپنا بیش بہا وقت ضایع کرنا پسند نہین کرتے۔ تمھارے نزدیک جو امور مناسب اور مفید ہین وہی کرتے ہو اسی طرح پرنس جن باتون کو قابل عمل سمجھتے ہین انہین اختیار کیے ہین وہ جس ملک و قوم کے ہین تم اس ملک و قوم سے بالکل انجان ہو تم ان لوگون کے طور طریقے سمجھنے سے قاصر ہو اس حالت مین انہین الزام دینا کو بنسی تہذیب و شائستگی ہے وہ تم لوگون کے طرز معاشرت کو اپنے لئے بہتر نہین سمجھتے ہین صرف اس بنا پر انکا مضحکہ اڑانا انہین سوسائٹی کے ناقابل سمجھکر حدوث ملامت بنانا سمجھداری سے بعید ہو۔

جولیا۔ اپنی کرسی سے اٹھکر اور لوسی کے قریب کھڑے ہو کر۔ مس لوسی مجھے تمھاری رائے سے

پورا پورا اتّفاق ہو۔

ڈچیس۔ افسوس کی بات ہو ہم لوگ لاحاصل موضوع پر بحث کر کے ملال خرید رہے ہین۔ ہر شخص اپنے اپنے رواسم کے موافق عمل پیرا ہے جوجس کا طریقہ ہے وہ اس کے لئے بہتر و مناسب ہو پرنس کا انداز معاشرت ہمارے اصول زندگی سے مختلف ہو وہ اپنے طریقون پر کاربند ہین اس حالت مین انکے اصولون کی نکتہ چینی کرنا نادانی ہو ہمین دیکھنا چاہیے انکا اصول کیا ہو انکے چال چلن کیسے ہین آیا کسی خوبی پر مبنی ہو سکتے ہین یا نہین انکے افعال انکے حرکات وعادات محاسن وعیوب پر غور کر کے بہترین نتیجہ اخذ کرنا ہمارا مسلک ہونا چاہیے۔

ولیم برنیڈ۔ پرغضب لہجہ مین۔ ہمین اس باب مین کچھ کہنا نہ چاہیے مس لوسی پرنس کی جنبہ دار ہین۔ اگر ہم سمجھتے ہوتے ہماری گفتگو انہین ناگوار ہوگی تو ہرگز یہ ذکر نہ چھیڑتے۔ (رابن سن سے) چلو ہم تم چل کے بلیرڈ کھیلین ابھی تو ایک گیم کا وقت ہو۔

رابن سن انتہا کا آرام طلب اور کاہل الوجود شخص تھا وہ سر ولیم برنیڈ کو جواب نہ دیکر کسمسر کرنے لگا اسے یہ بھی معلوم تھا مس لوسی ڈی کرولیس آئندہ ایام مین سر ولیم برنیڈ کی شریک زندگی بننے والی ہو اسے اسوقت کی شکر رنجی سے دلی ملال ہوا اور صفائی کے طور پر بولا۔

رابن سن۔ مس لوسی، شاید.............

لوسی۔ بات کاٹکر۔ آپ لوگون کو یقین دلاتی ہون اسوقت جسقدر الفاظ میری زبان سے ادا ہوئے ہین وہ سب میرے دل سے ڈوب کر نکلے ہین اس قسم کے لغویات مجھے بالکل پسند نہین مین غیبت کرنے والے سے متنفر ہون اگر پھر بھی کوئی شخص اس قسم کا ذکر چھیڑے تو مین پھر سختی سے مخالفت کرنے کو تیار ہون۔

اس گفتگو کے بعد پھر کسی نے کچھ نہ کہا باہمی شکر رنجی نے لطف صحبت مٹا دیا مس لوسی ڈی کرولیس اور مس جولیا مرٹن اپنے کمرے کی طرف روانہ ہوئین۔ سیڑھیان چڑھتے ہوئے جولیا مرٹن بولی۔

جولیا۔ مس لوسی تمھاری باتون سے اسوقت مجھے دلی خوشی حاصل ہوئی لیکن شاید سر ولیم برنیڈ ناراض ہو گئے ہین۔

لوسی۔ شاید کیا مین نے عمداً انہین ناراض کرنے کو یہ باتین کی تھین ایسی معندانہ باتین

سنکر مجھے تاب نہین رہتی سر ولیم برنیڈ کی طرح اور لوگ بھی میری آنکھون مین خار کی طرح کھٹکتے ہین۔

جولیا۔ کیا اسوقت بھی تم پرنس کو نفرت کی نگاہون سے دیکھتی ہو۔

لوئسی۔ نہین وہ خیالات حرف غلط کی طرح مٹ گئے۔ ابتداً مین انکی طرف سے بہت مشکوک تھی لیکن وہ میری غلطی تھی مین نے انکی چغلی کھائی جس کے لئے اتبک میرا دل دکھتا ہی سچ تو یہ ہے پرنس کی پوری عزت اُنکے ہموطنون کے سوا کوئی نہین کرسکتا وہ بڑی خوبیون کے آدمی ہین۔

جولیا۔ ٹھنڈی سانس لے کر۔ لوئسی اگر پرنس کو جاپان کی اتنی پاسداری نہ ہوتی تو مین بیحد خوش ہوتی۔

لوئسی۔ پرنس سے ایسی امید کرنا فضول ہی اُمرا جس خو بو کے ہوتے ہین پرنس مین اسکا نام بھی نہین وہ چار مرتبہ میرے دل مین یہی خیال پیدا ہوا تھا کہ کاش پرنس کسی قدر اپنے موجودہ مسلک سے ہٹے ہوئے ہوتے تو خوب ہوتا۔ لیکن جولیا ایسا نہین ہوسکتا وہ جن باتون مین دلی مسرت دیکھتے ہین وہی اختیار کئے ہین انکا رویہ دیکھکر یقین ہوتا ہی پرنس اُن لوگون مین ہین جو دوسرون (آئیندہ نسلون) کے لئے اپنی زندگی وقف کردیتے ہین۔ جو لوگ جوانی کا پرفضا میدان اور ضعیفی کی ناہموار راہ ایک حالت مین طے کرنے کے عادی ہین انکا انداز معاشرت کبھی بدل نہین سکتا وہ موت کے پہلے کبھی یقین نہین کرتے کہ تمام کام ہمین نہین بلکہ آنے والی نسلون کو فائدہ پہنچائین گے اور یہ انہین خود مستفید ہونے سے زیادہ بھلا معلوم ہوتا ہی۔

جولیا ٹھنڈی سانس لے کر کچھ ایسے انداز سے خاموش ہوگئی جس سے دلی اضطراب و پریشانی نمایان تھی اور جو سینے مین چھپی ہوئی محبت کی چنگاری کو ظاہر کرنے مین کامیابی حاصل کرچکی تھی۔

لوئسی۔ محبت سے جولیا کا بازو دبا کر۔ کبھی کبھی یہ خیال میرے دل مین نقش زنی کرتا ہی کہ مین جسکی خواہشمند ہون اسے حاصل کرنے مین ناکام رہونگی پھر بھی کیسی پیاری آرزو ہی۔ مایوسیون کے پُر خار میدان مین پہنچکر بھی دل سے جدا کرنا منظور نہین ہائے زندگی عجیب متضاد کشاکش مین ہی آئے دن کے مصیبتون کا خیال ہستی کو تلخ بنا رہا ہے جی نہین چاہتا

دنیا مین رہکر مبتلائے آلام رہون۔
جولیا۔ لوسی کو پرحسرت نظرون سے دیکھکر۔ لوسی مین نہین سمجھتی کیون ابتدائے محبت کا سا لطف انتہا تک باقی نہین رہتا حالانکہ اسے برقرار رکھنے کی کوشش کیجاتی ہے ملکی ہی معاملات مین دیکھو مین نے پاپا کو بارہا کہتے سنا ہو جاپان اور برطانیہ ہمیشہ دوستی قائم رہنا چاہیے اسی سے وہ لوگ پرنس کی خاطر و تواضع کو فرض اولین خیال کرتے ہین سر آرڈن براؤن کا بھی یہی خیال ہے مگر قرائن سے معلوم ہوتا ہو پرنس کے دل پہ میری محبت نے اثر نہین کیا وہ مجھ سے اُنس نہین رکھتے۔
لوسی۔ شائد تمھارا یہ خیال صحیح نہ ہو مگر جہان تک میرا قیاس کام کرتا ہو پرنس کسی عورت کی زلف گرہگیر کے اسیر نہین معلوم ہوتے۔ فرض کرو پرنس پر تمھاری رسیلی آنکھون نے سحر کردیا ہو تمھاری سنہری زلفون نے جو ریشم کے مانند نرم ہین اُنکے دل کو جکڑ لیا ہو اور انکے تمام جذبات تمھاری جانب مبذول ہون تو کیا تم اُن سے شادی کرکے جاپان جانا منظور کروگی۔
جولیا۔ رومال سے آنکھین صاف کرتے ہوئے۔ لوسی جاپان تو شہر ہے اگر وہ مجھ اپنے ساتھ لے کر تبت کے اُجاڑ اور برہنہ پہاڑیون کے کوہ مین رہنا پسند کرین تو بھی عذر نہ کرونگی مجھے یقین ہو وہ ایسی سنگدلی نہ کرین گے آہ میری طرف انکا رجحان نہین ہو وہ میرے دلی جذبات سے بے خبر ہین غضب تو یہ ہو وہ انہین سمجھنے کی کوشش بھی نہین کرتے۔
لوسی۔ جولیا کی شفاف پیشانی کا بوسہ لے کر میری پیاری تم دنیا کے پردے پر تنہا ایام زندگی بسر کرنے نہین بھیجی گئی ہو۔

جسوقت ان پریجمال مہوشون مین یہ سرگوشیان ہورہی تھین ٹھیک اسیوقت کھانے کے کمرے مین میز کے گرد بیٹھے ہوئے تمام شرکائے دعوت باہم گفتگو مین مصروف تھے گریک فیلڈ نے سر آرڈن براؤن سے کہا۔
گریک۔ آج آپنے بہت دیر تک اخبار کا مطالعہ کیا ہو کیا کوئی نئی خبر شایع ہوئی ہو۔
براؤن۔ کوئی تازہ خبر تو نہین شایع ہوئی ہو البتہ ڈیلی کامورٹ نے آپکے متعلق کچھ گلفشانیان کی ہین کھانے سے فراغت کرکے ملاحظہ فرمائیے گا۔
گریک۔ بہت بہتر ہے (ہنسکر) اڈیٹر نے آپکو محروم چھوڑ دیا یا کچھ انعام دیا ہو۔
براؤن۔ خوش قسمتی سے میری نسبت کچھ نہین لکھا ہو ہان ایک خبر ہے شائد پولیس نے

مسٹر فریڈرک سلبی اور مسٹر ہکٹر گرہم مقتولین کے مقدمہ کا سراغ لگایا ہو آج ہی رات کو مجرمون کی گرفتاریان عمل مین آئین گی۔

ڈیوک - نہایت خوشی کی بات ہو۔ متواتر دو ہولناک قتلون کا تاریکی مین رہجانا پولیس کے لئے شرمناک بات ہو شاید مجرمون کے گرفتار ہونے سے ہوم آمنس مین اطمینانی صورت پیدا ہو جائے گی۔

جارج لمسٹن - میری بھی جان بچ جائے گی جب سے یہ پیچیدہ معاملہ میرے ہاتھ مین آیا ہے گھڑی بھر فکر سے خالی نہین، جان ضیق مین ہو گئی ہو۔

پرنس اولیفنٹ مس جولیا سے (جو بعد مین آگئی تھی) اپنے وطن کے متعلق گفتگو کر رہے تھے - ڈیوک اور جارج لمسٹن کی باتین سنکر براؤن سے مسکرا کر بولے۔

پرنس - ابھی آپ کیا فرما رہے تھے کیا کوئی گرفتاری عمل مین آئی ہو۔

براؤن - مین نے صبح کا اخبار دیکھا تھا شام کا اخبار ہنوز نہین دیکھا ہو مسٹر ہکٹر گرہم کو قتل کر کے جو شخص گاڑی سے کود کر فرار ہو رہا تھا اسے ایک شخص نے دیکھا ہے جو اسوقت بائیکل پر سوار تھا اور مسٹر ہکٹر گرہم کی گاڑی کے پیچھے پیچھے تھا اسنے اپنے بیان مین کہا ہے اگر دوبارا اس شخص کو دیکھون تو پہچان لونگا۔

پرنس - اتنے دنون بعد عینی شہادت دینے والا گواہ کہان سے پیدا ہو گیا مین نے کسی اخبار مین نہین دیکھا کہ کوئی شخص عینی شہادت دینے کو تیار ہو۔

براؤن - وہ شخص اسی روز اسی وقت گاڑی سے کچل کر مجروح ہو گیا تھا جسے پولیس نے ہسپتال بھیجدیا تھا ہنوز ہسپتال ہی مین ہے ہماری پولیس نے بڑی کوششون سے اسکا سراغ لگایا ہے۔

گریگ - مائی پرنس ایسے ہولناک جرائم کے پتے جلد نہین لگتے ہین بہت کم ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ مجرم جلد گرفتار ہو جاتا ہو اکثر دیر ہی ہوا کرتی ہو۔ ہمین اس امر کے تسلیم کرنے مین عذر نہین اس معاملے مین بظاہر پولیس نے کاہلی سے کام لیا ہو سچ پوچھئے تو وہ بالکل بقصور ہے بعض مجرم ایسے ہوتے ہین جنہین یکایک گرفتار کرنا دشوار ہو۔

جارج لمسٹن - اس لئے ہمین نہایت دور اندیشی سے کام کرنا پڑتا ہو۔ ہمین یہ بھی خیال رہتا ہو غلط فہمی نہ ہونے پاسئے جو آخر مین مضرت رسان ثابت ہو کبھی کبھی نزدور ظلم سی

کام لینے مین جلد مجرم گرفتار ہوجاتا ہی مگر ہم لوگ یہ طریقہ پسند نہین کرتے بسا اوقات مار پیٹ کے خوف سے بیجرم بھی جرم کا اقبال کر لیتے ہین جسکا انجام پولیس اور جھوٹا اقبال کرنے والے مجرم کے لئے خوفناک ہوتا ہی۔

ولیم بر نیڈ۔ (لوسی سے جو اس ذکر سے بہت زیادہ مغموم اور دلی الجھنون سے پریشان نظر آتی تھی)۔ مس لوسی اسوقت آپ کو خلاف معمول انتہا سے زیادہ اُداس و مضمحل کیون دیکھتا ہون آخر اس اضطراب و پریشانی کا کیا سبب ہی۔

لوسی۔ ممکن ہے کچھ اُداس بھی ہون لیکن سیاہ لباس مین عموماً اُداس نظر آیا کرتی ہون (پرنس سے) پرنس آپکو میری صورت اور لباس دیکھکر آج اپنے وطن کی لیڈیان یاد آگئی ہونگی،

پرنس۔ آپکا خیال درست ہی کچھ آج ہی پر منحصر نہین جب آپکو دیکھتا ہون اپنا وطن یاد آجاتا ہی

اتنی دیر مین ایک خانساماں نے قریب آکر ادب کے ساتھ پرنس سے عرض کی۔

خانساماں۔ حضور عالی لندن سے آپکے نام ٹیلیفون آیا ہے حضور کے یہان سے کوئی شخص عرض کررہا ہے جس طرح ممکن ہو حضور چند سکنڈ کے واسطے ٹیلیفون کے پاس آجائین۔

پرنس فوراً اُٹھکر دوسرے کمرے مین ٹیلیفون کے پاس گئے۔ انکا سکرٹری ٹیلیفون کے ذریعہ سے کچھ عرض کرنا چاہتا تھا پرنس نے چونگا کان سے لگاکر دریافت کیا "کون ہی" جس کے جواب مین سکرٹری نے کہا۔

مسٹر ہارڈی ڈیٹکٹیو انسپکٹر چند کانسٹبل ہمراہ لے کر حاضر ہوا ہی اور قانوناً خانہ تلاشی لینا چاہتا ہے آپ سے اجازت کا خواستگار ہی۔

پرنس۔ بذریعۂ ٹیلیفون۔ کس سبب سے خانہ تلاشی لینا چاہتا ہی۔

مالیو۔ اس کا خیال ہی کوئی شخص یہان پوشیدہ طور پر رکھا گیا ہی اسکا بیان ہی اگر کسی معمولی شخص کا مکان ہوتا تو گرفتاری کا پروانہ ہی خانہ تلاشی کو کافی تھا اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی چونکہ ایک معزز شہزادے کی دولت سرا ہے اس لئے ایسی جرأت نہین کرسکتا ہون اور یہی سبب ہے عدالت سے گرفتاری کا وارنٹ بھی نہین حاصل کیا ہی۔

پرنس۔ کچھ دیر تامل کرکے مین سوچلون ڈاکٹر ہوپر نے خفیہ طریقے سے خط و کتابت تو نہین کی ہی

مالیو۔ اس بارے مین حضور مطمئن رہین وہ کہین پیام نہین بھیج سکا ہی۔ اگر حضور فرمائین تو ڈاکٹر کو یہان سے ہٹا دون۔

پرنس۔ نہین اُس کے ہٹانے کی ضرورت نہین، ہارٹی سے کہدو میری عدم موجودگی مین میرے مکان کی تلاشی نہین لے سکتا ہو کل سہپہر کو ٹھیک چار بجے مین وہان پہنچ جاؤنگا اُسوقت وہ آسکتا ہو۔

مایو۔ مین حضور کا فرمان اُسے سنائے دیتا ہون۔

تھوڑی دیر تک پرنس وہان بُت بنا کھڑا رہا اس کے دل مین توہمات بھرے ہوئے تھے اُسنے خیال کیا کیا مین یہان سے جانے کے بعد ذلت و رسوائی کا شکار بنا کر موت کے گڑھے مین ڈھکیل دیا جاؤنگا۔

باب ۳۰

پرنس و لوئیسی

دل بظاہر تو قطرۂ خون ہو
کچھ حقیقت اگر سنو تو کہین
(خنجر لکھنوی)

پرنس ٹیلیفون مین باتین کر کے لائبریری سے نکل ہی رہے تھے کہ مس لوئیسی ڈی کرولیس سے ملاقات ہوگئی۔ وہ دونون ایک خالی مقام پر جا کر بیٹھ گئے۔

پرنس۔ کھانے پر آپ سے سر ولیم برینڈ سے جو باتین ہو رہی تھین وہ کہین کہین سے مین نے بھی سنی ہین کیا اس باب مین اُن سے کچھ گفتگو کرنا باقی ہو۔

لوئیسی۔ جی ہان اُن سے بہت کچھ فیصلہ ہوگیا ہو۔

پرنس۔ خیر اسمین مضائقہ نہین ہو ایسا نہو انجام مین نقصان اُٹھانا پڑے۔

لوئیسی۔ ان باتون سے آپکا کیا مطلب ہو۔

پرنس۔ سر ولیم برینڈ سے گفتگو ہونے سے قبل آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہون (لوئیسی کو پہلوتہی کرتے دیکھکر) یقین جانئے وقت گذر رہا ہو پھر ایسا موقعہ ہاتھ نہ آئے گا جو ہم اور آپ اطمینان سے کچھ کہہ سن سکین۔

لوئیسی - بہتر ہے فرمائیے مین سُننے کو تیار ہون آپ نے یہان آکر اپنی باتون کے ذریعہ سے ہملوگون کو اسقدر گرویدہ کر لیا ہے کہ آپکے جانے کے بعد ہمین وقت گذارنا دوبھر ہوجائے گا۔
پرنس - مسکراکر - کیا واقعی، مگر یہ تو ہماری زندگیون کا منشا رہی ہو مس لوئیسی سچ عرض کرتا ہون یہان آپ لوگون کے ساتھ ہِل جُل کر رہنے سے اتنے دن بہت آرام مین بسر ہوئے ہین آپلوگون کی دلچسپ باتون نے مجھے اپنے وطن کی جدائی کا پورا غم نہین کرنے دیا اتنا زمانہ پر لطف خواب کی طرح بسر ہوگیا۔
لوئیسی - آپ اتنا جلد کیون جانا چاہتے ہین۔
پرنس - مس لوئیسی اور لوگ جو مجھ سے یہ بات دریافت کرینگے تو اُنھین یہ جواب دونگا یہان جن اسباب نے مجھے لا ڈالا تھا وہ ختم ہوگئے اپنے بادشاہ کی خدمت مین جو رپورٹ بھیجنا تھی بھیج چکا یہان کوئی اور کام ایسا باقی نہین جسکی انجام دہی کے لئے قیام ضروری ہو یہ سچ ہو مین یہان سے عربیا کی سرزمین پر جاؤنگا مگر آپ سے یہ کہنا نہین چاہتا۔
لوئیسی - کسی قدر اور قریب ہوکر - پھر مجھ سے کیا کہئے گا۔
پرنس - مس لوئیسی آپ میرے مدعو کرنے سے جسروز میرے مکان تشریف لے گئی تھین اُسروز کو یاد دلانا چاہتا ہون۔
لوئیسی - فرمائیے مجھے اچھی طرح یاد ہے۔
پرنس - آپنے وہان ہاتھی دانت کا چھوٹا بکس دیکھا تھا۔
لوئیسی - سہم کر - اس واقعہ کو پھر یاد نہ دلائیگا اُسے یاد کرنے سے میرا رویان رویان کانپنے لگتا ہے اُف وہ خوفناک ذکر نہین سننا چاہتی۔
پرنس - بارہا میرے دل مین خیال پیدا ہوا ہے اُسروز سے مین بیچین ہون کاش مجھی معلوم ہوجاتا اسروز کے بعد سے میری نسبت آپکا کیا خیال ہو (لوئیسی کو ساکت دیکھکر) تھوڑی ہی دت مین آپکو میری باتین یاد نہ رہین گی - یہ گذارش کرنا ہی فضول ہو جو کچھ ہوگیا ہو اس مین میرا قصور نہین ہے کبھی کبھی اپنی مرضی کے خلاف بھی مین بعض کام کرنے پر مجبور ہوجایا کرتا ہون - مس لوئیسی ان باتون سے یہ خیال نہ فرمائیے گا کہ آپ سے امداد پانے کی امید پر یہ باتین کہہ رہا ہون - اسوقت مناسب معلوم ہوتا ہو سب باتین صاف کہدون تا آپکے دل مین میری جانب سے کوئی لغو گمان باقی نہ رہے - آپکو معلوم ہی ہو آپلوگون کے

مانند میں نہیں ہوں ہم لوگ رنج و راحت میں یکسان زندگی بسر کرنے کے عادی ہوتے ہیں ان ہر دو متضاد حالتوں میں ہمارا دل استقلال سے ایک حالت پر قائم رہتا ہی نہ حد سے زیادہ تکلیف سے گھبراتا ہی نہ بے انتہا خوشی سے پھولتا ہی۔ بارہا خیال آیا ہی اپنے رخصت ہونے کے قبل کوئی بات نہ چھیڑونگا۔

لوئسی۔ رک رک کر۔ آپ تو جانے پر تیار ہیں۔

پرنس۔ یقیناً اس امر میں ذرا بھی شک نہیں کیا عجب ہی یہیں احباب سے رخصت ہو لون، خیال کرتا ہون اس مکان سے باہر نکلتے ہی اہل لندن کی نگاہون میں نہایت ذلیل سمجھا جاؤنگا میرے کام یہاں والون کو محظوظ کرنے والے نہ ثابت ہونگے اس لئے میرا قصد ہے آپ سے صفائی کے طور پر کہدون کہ آپ مجھ غریب الوطن کو اچھی نظرون سے دیکھتی رہیں

لوئسی۔ میں حضور کے حکم کو سرآنکھون سے قبول کرتی ہون۔

پرنس۔ آپ سر ولیم برینڈ سے شادی کیجئے گا اس بیاہ سے آپ نہایت خوش ہونگی کیونکہ یہان والے زیادہ عمر میں ترقی کرتے ہیں یقین ہی سر ولیم برینڈ بھی کچھ سال بعد پارلیمنٹ میں شامل ہون اور رفتہ رفتہ بتدریج ترقی کرتے کرتے اس مرتبہ پر فائز ہو جائیں جو بادشاہ کے بعد گنا جاتا ہی اس زمانے میں اگر نصیب نے یاوری کی تو میں بھی اپنے بادشاہ کا داہنا بازو ہونگا اور ہمارے آپکے درمیان از سر نو پیام محبت جاری ہونگے وہ پیام سمندر کی راہ سے نہیں آئیں گے بلکہ آسمانی راہ سے آیا کرین گے۔

(اتنے میں سر ولیم برینڈ وہان آگیا پرنس اسے دیکھتے ہی کھڑے ہو کر بولے)

اسوقت میں مس لوئسی سے وداع ہو رہا تھا اسوقت لندن سے جو ٹیلیفون دیا گیا ہی وہ نہایت ضروری ہی شائد مجھے بہت جلد یہان سے جانا پڑیگا۔

ولیم برینڈ۔ آپکے اسقدر جلد چلے جانے سے ڈیوک کو بہت افسوس ہوگا آخر کب تک جانیکا قصد ہے۔

پرنس۔ شائد کل ہی چلا جاؤن۔ آپ مس لوئسی سے باتین کرین ڈیوک میرے منتظر ہونگے ان سے ملنا ضروری ہی۔

یہ کہکر پرنس چلا گیا، لوئسی بیسکر بجیس کی طرح ساکت و صامت بیٹھی رہیا، سر ولیم برینڈ نے اس کے قریب بیٹھکر کہا۔

ولیم بریڈنڈ۔ کیا واقعی پرنس بہت جلد جا رہے ہیں۔
لوئیسی۔ غم آمیز انداز سے - ولیم، اگر مجھ سے شادی کرنے کے خواہشمند ہو تو پرنس کے متعلق کوئی سوال نہ کرو۔
ولیم بریڈنڈ۔ ایک ماہ پیشتر تم پرنس سے نفرت کرتی تھیں، کیوں، کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔
لوئیسی۔ اگر صحیح ہے تو وہ میری غلطی تھی - اُسوقت تک میں انہیں پہچان نہ سکی ہونگی، غیر ملکی ہونے کی جہت سے میرے خیالات خراب تھے۔
ولیم بریڈنڈ۔ جب انکے جانے کا زمانہ قریب آگیا تو اُن باتوں کا کونسا موقع ہے۔
لوئیسی۔ واقعی ان باتوں کا کوئی موقعہ نہیں ہے میں تمہیں یقین دلاتی ہوں پرنس کے دل میں کسی عورت کی محبت نہیں رہ سکتی ہے۔
پرنس نے لوئیسی سے رخصت ہو کر دیکھا مہمان رخصت ہو ہو کر جا رہے ہیں لیکن مس جولیا مرٹن ابتک بلیرڈ روم میں کپتان رابن سن سے بلیرڈ کھیلنے میں مشغول ہیں پرنس کے داخل ہوتے ہی اسنے کہا۔
جولیا۔ اے پرنس آئیے ہم آپ کچھ باتیں کریں دیر تک کھیلنے سے شل ہو گئی ہوں کپتان رابن سن کی ہانپ رہے ہیں۔
پرنس۔ آپ اپنا شغل جاری رکھیں مجھے ڈیوک سے ملنا ہے، چند منٹ قبل لندن سے ضروری اطلاع ملی ہے شاید مجھے کل ہی آپ لوگوں سے رخصت ہونا پڑے گا۔
جولیا۔ حیرت سے، کل ہی تشریف لیجائیگا۔
پرنس۔ جی کچھ ایسا ہی ضروری کام ہے اگر ممکن ہوا تو شاید ایک روز اور قیام کرسکوں، غالباً ڈیوک لائبریری میں تشریف رکھتے ہونگے۔
جولیا۔ جی ہاں لائبریری میں ہیں مسٹر گریک فیلڈ سر آرڈن براؤن اور جارج لمیٹن بھی وہیں موجود ہیں - کیا آپ اُن سے ملکی معاملات میں گفتگو کر کے ایسی پر فضا رات کی بہار کا لطف کھو دیں گے۔
پرنس۔ مجبوراً ایسا ہی کرنا پڑیگا، اُن سے بہت کچھ باتیں کرنا ہیں اور وقت کم ہے۔
جولیا - اے پرنس آپ عجیب دل و دماغ والے شخص ہیں ہر معاملہ ہر کام میں آپکو دسترس کامل ہے۔

پرنس۔ میری خوش نصیبی اور میری محنت کا صلہ ہی ہو کہ آپ لوگ مجھے اچھی نظر سے دیکھتے ہین اور میرے کامون کی کافی قدر کرتے ہین۔ آپ لوگون نے کمال مہربانی کا برتاؤ کیا ہو گویا مین آپکا عزیز آپکے خاندان کا ایک رکن ہون لیکن آپ لوگ مجھے اپنے دل سے فراموش کر دین اور مجھے بھی اجازت دین کہ مین ان محبت آمیز دوستانہ باتون ان مزیدار صحبتون اور ایسی غیر مترقبہ دلچسپیون کو آئندہ زندگی مین جن کے ملنے کی امید بہت کم ہے بھلا دینے کی کوشش کرون مین غریب الوطن پردیسی ہون اور بہت جلد آپ لوگون سے رخصت ہونے والا ہون۔

جولیا۔ افسردگی سے " اگر آپ ہی بھول جائینگے تو میرا کیا ذکر ہے۔

پرنس۔ جذبات غم کو بمشکل دبا کر، مس جولیا مرتے دم تک مین بھی مجبور ہون مین دوسرون کا غلام ہون مجھے بادشاہ کے اشارون پر چلنا پڑتا ہو مجھ مین اتنی قدرت نہین جو اُنکی حکم عدولی کرکے خود مختار بن جاؤن۔

پرنس کمرے سے نکل کر لائبریری کی طرف روانہ ہوا اس کے جانے کے بعد کپتان رابن سن نے مس جولیا سے کہا۔

رابن سن۔ بڑا عالی خیال وچالاک شخص ہو معلوم ہوتا ہو اُس کے خیالات فطرت کی لامحدود فضا مین اڑا کرتے ہین اور بلندی کے سوا پستی کا رُخ بھی نہین کرتے مین نے تو اپنی اتنی عمر مین اس مزاج اس دماغ کا آدمی نہین دیکھا۔

جولیا۔ ٹھنڈی سانس لیکر۔ مسٹر ابن سن کون جانتا ہو آسمان کی کھلی ہوئی فضا مین سمند خیال دوڑانے سے کیسا آرام ملتا ہو۔

باب ۳۱

مُلکی مُعاملات

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
ورنہ دنیا مین کیا نہین ہوتا
(مومن دہلوی)

ڈیوک آف ڈی پورٹس موتھ کی لائیبریری بہت وسیع وکشادہ تھی اسمین چارون طرف شیشے کی بیش قیمت اور خوبصورت الماریان قاعدے قاعدے سے رکھی تھین جن مین اعلیٰ ونامور مصنفین کی بیش بہا تصانیف بھری تھین کتابون پر خوبصورت ومضبوط جلدین بندہی تھین - اس کمرے کے دروازے اور کھڑکیان بند رہنے سے بہت کم ہوا کا گذر ہوتا تھا - یہان کتابون کے کاغذات کی بو اور سیلن بہت تھی جس سے جاڑا زیادہ محسوس ہوتا ہے - یہان پہنچکر پرنس نے دیکھا چارون شخص ٹیبل کے گرد کرسیون پر بیٹھے ہوئے گفتگو مین مصروف ہین۔

پرنس۔ ڈیوک مین نے سنا تھا آپ مجھ سے ملکر گفتگو کرنا چاہتے ہین۔

ڈیوک۔ جی ہان ہم لوگ آپ ہی کے منتظر تھے تشریف لائیے آرام کرسی خالی ہی اور ٹیبل پر سگار کیس بھی موجود ہی۔

پرنس - کرسی پر نہ بیٹھکر ٹیبل کے سہارے کھڑے ہو کر- بیٹھنا مناسب نہین قرائن سے معلوم ہوتا ہی مجھے آپکی چند باتون کا جواب دینا ہوگا اگر میرا خیال صحیح ہی تو مین کھڑا ہی رہونگا بیٹھکر گفتگو کرنے کی بہ نسبت کھڑے ہوکر تقریر کرنے مین زیادہ سہولت سمجھتا ہون۔

گرے- مائی پرنس شاہزادہ آپکا نام لوگون سے یہ آخری ملاقات ہی سنا ہی بہت جلد آپ لندن سے جاپان جانے والے ہین - ہنوز ہم لوگون سے آپنے پولیٹکل معاملات مین کوئی بات نہین کی ہی آپکو بغیر آپکے خیالات معلوم کئے رخصت کرکے سفیر جاپان سے بھی اس باب مین گفتگو کیجا سکتی ہی - لیکن ہم لوگون کی خواہش ہے خود آپکی زبان سے وہ باتین معلوم کرین جس کے واسطے بہت دنون سے بیتاب ہین لیکن وہ گفتگو چھیڑنے کے قبل

دریافت کرنا چاہتا ہون - کیا یہان آپ بعض بعض باتون کا جواب دینے مین عذر تو نہ کرین گے،
پرنس - خاموشی سے آتشدان کو دیکھتے ہوئے - مسٹر گریک اگر ایک ماہ قبل آپنے یہ سوال کیا ہوتا تو شاید مین کچھ اور ہی جواب دیتا - مگر اب واقعات نے دوسری صورت اختیار کرلی ہے - مین بہت جلد آپ صاحبان سے رخصت ہونے والا ہون - ماسوا آپ لوگون نے جس مسافر نوازی اور عنایات کا برتاؤ کیا ہے وہ میری ممنونیت کو بہت کافی ہے - یہان ملکی معاملات پر بحث کرنا اگر ضروری نہ تھا لیکن آپ لوگون سے گفتگو کرنے مین عذر نہین نہ وہ باتین تحریراً ہوسکتی ہین جو زبانی ادا کرنے کے قابل ہین -

گریک - آپکے اس جواب نے ہمین بہت مسرور کیا -

پرنس - پولٹیکل اور ملکی معاملات مین ہمیشہ راست بیانی ہی مناسب ہے - مین جو کچھ عرض کرنا چاہتا ہون غور سے سماعت فرمائیے - میری نسبت آپ لوگون کے دلون مین جو خیالات پیدا ہوئے ہین - وہ بالکل صحیح ہین - مین دو برس سے آپکے ملکون مین مختلف مقامات کا دورا کررہا ہون - یہ طول طویل زمانہ مین نے فضول برباد نہین کیا ہے - اس سیاحت اور جدید معلومات نے میرے دل مین جو خیالات پیدا کردئے ہین وہ پختگی کے ساتھ ہمیشہ قائم رہنے والے ہین -

براؤن - ہمین بھی ایسی ہی امیدین ہین -

پرنس - میرے آقا و ولی نعمت شاہ جاپان نے مجھے ان ممالک مین آنے کا حکم دیا تھا مجھے یورپ بھیجے جانے کا یہ منشاء تھا کہ مین چند امور دریافت کرکے انکی خدمت مین مفصل رپورٹ پیش کرون یعنے آپ لوگون سے جاپان کا جو عہدنامہ ہے اس کی میعاد مین اضافہ کرنا جاپان کے لئے مفید ہوگا یا نہین - مین نے یہان سے وہ رپورٹ شاہ جاپان کی خدمت مین روانہ کردی ہے -

گریک - آپنے رپورٹ بھیجدی ہے تو امید ہے بہت جلد وہان کی گورنمنٹ کی رائے معلوم ہوسکیگی کیا آپ نہین بتاسکتے آپکی گورنمنٹ کا جواب کیا ہوگا - آپنے اپنی رپورٹ مین کیا تحریر فرمایا ہے - کیا آپ مفصل وصاف طور سے ہم لوگون کو آگاہ کرسکتے ہین -

پرنس - آپ لوگون نے میرے ساتھ جس ایثار و خلوص کا برتاؤ کیا ہے اسے مدنظر رکھتے ہوئے وہ باتین بیان کرنے مین ذرا بھی تامل نہین - مین نے اپنے بادشاہ کی خدمت مین جو رپورٹ

بھیجی ہے اسمین یہ رائے دی ہو کہ وہ عہدنامہ کی میعاد مین اضافہ نہ کرین۔
گریک۔ حیرت و استعجاب ہے۔ میعاد نہ بڑھائین۔
پرنس۔ ان لوگون کے تعجب کا اندازہ کرتے ہوئے۔ میرے الفاظ سُنکر غالبًا آپ لوگ مجھے ناکارہ اور احسان فراموش خیال فرماتے ہونگے۔ ابتک آپ لوگ میرے ساتھ نہایت شریفانہ و دوستانہ برتاؤ کرتے آئے ہین میری مہمان داری میری خاطر و تواضع مین کمی نہین کی ہے میری راحت و آرام کے لئے طرح طرح کے جلسے اور صحبتین آراستہ کین۔ مجھ سے کسی بات مین بخل نہین فرمایا جو برتاؤ کسی عزیز قریب سے کرنا چاہئے تھا وہی طریقہ میرے ساتھ برتا گیا ہو آپ لوگون کے یہ عمدہ سلوک تمام عمر فراموش نہ کرونگا۔ آپ چارون صاحبان کو یقین کرنا چاہئے۔ اپنے وطن کی جو خدمت مجھ سے متعلق ہوگی اس کی انجام دہی فرض اولین ہے مین اپنے وطن کے کام سب پر مقدم سمجھتا ہون۔ میرے ذاتی و صفاتی جتنے کام ہین سب سے خدمت ملک و قوم بالاتر ہے مجھے یہان رہ کر جو جو تجربات حاصل ہوئے ہین یہان کے واقعات نے میرے دل مین جس قسم کے خیالات بھر دیے ہین وہی مین نے اپنے بادشاہ کی حضور مین بطور عرضداشت روانہ کئے ہین۔
گریک۔ پرنس ہم لوگون مین کوئی ایسا نہین جو آپکے کامون مین کوئی پے نکال کر اسکی گرفت کرسکے۔ آپ یہان یہ معلوم کرنے آئے تھے کہ ہم لوگون کی دوستی کیسی ہو۔ شاید آپ کو یہ بتادینے مین عذر و تامل نہ ہوگا کہ کیا وجہ ہے جو ہم لوگ آپکی نظرون مین نااہل ثابت ہوئے۔
پرنس۔ اس سوال کا جواب دینا بہت مشکل ہو اور کسی قدر ناگوار بھی گذرنے کا خیال ہے مین نے اس ملک مین آکر جو کچھ مشاہدہ کیا ہو وہ خود اپنی آنکھون سے دیکھا ہو کسی کے کہنے سُننے پر یقین نہین کرلیا ہو۔ مجھے میرے مشاہدہ نے یقین دلادیا ہو۔ آپ لوگون کی راحت طلبی نے آپکو خود پسند اور جنگجو بنادیا ہو۔ آپ لوگ جس چیز کو جس نظر سے دیکھتے ہین۔ ہم لوگ اسے ان نظرون سے نہین دیکھتے ہین۔ آپ لوگون کی قوت کا اندازہ کرنے کے لئے مین نہایت بےچین تھا۔ خدا کی مہربانیون سے میرا یہ کام بھی انجام پاگیا مجھے آپکی قوت معلوم کرنے کے قبل جو امیدین تھین مایوسی سے تبدیل ہوگئین۔ دنیا کے مختلف حصون مین آپ کی حکومت پھیلی ہوئی ہو اور اسکی محافظت کے واسطے آپکی بحری

فوجین اور بڑے مختلف مقامات پر بھیجدئے گئے ہین - اس حالت مین مین نہین خیال کرسکتا اگر یورپ کی زمین پر جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھین تو آپ اُنھین کیونکر فرو کرسکتے ہین - میرا خیال ہی اُس وقت آپکو اپنی حفاظت کرنا دوبھر ہو جائے گی۔

براؤن - آپکا یہ خیال از سرتا پا غلط ہے - آپ آئندہ ہفتہ مین میرے ساتھ الڈرسٹ تشریف لے چلیین وہان آپ معلوم کرسکین گے جو لوگ کہتے ہین ہم لوگ اپنی حفاظت کرنے سے مجبور ہین انکا یہ مشہور کرنے سے بجز غلط بیانی کچھ مطلب نہین - اسمر سیجیو آپکو سمجھا سکین گے ہم لوگون نے اپنی محافظت کا کیسا عمدہ انتظام کیا ہی جن لوگون سے آپکو یہ اطلاعین وصول کرنا چاہیے تھین ان سے دریافت کرکے سخت غلطی مین پڑ گئے ہین۔

پرنس - سر آرٹن براؤن - میرا یہ منشا نہین کہ آپ کی تکذیب کرون - مین نے جن وسائل سے یہ خبرین معلوم کی ہین وہ ہر طرح قابل وثوق و معتبر ہین - مین ایکبار ہفتہ الڈرسٹ مین بھی قیام کرچکا ہون - مسٹر اسمر سیجیو بھی دو روز تک میرے ساتھ مقیم رہے - مین نے وہان کل سامان بخوبی اچھی طرح غور کیا ہی - مین اپنے خیالات صاف طور سے عرض کرتا ہون جہان تک میرا قیاس کام کرتا ہی آپکی اسٹینڈنگ فوج بہت اچھی ہی وہ جنگ کا اشارا پاتے ہی میدان کی طرف پوری سرعت سے بڑھ سکتی ہی اور غالبًا مظفر و منصور بھی ہوسکتی ہی لیکن وہ فوج بحیثیت ملازمت جنگ کرسکتی ہی اس کے دل مین حب وطن دل سے جیسی چاہئے نہین ہی ابتدائے آفرینش سے اسوقت تک کسی متمدن قوم نے ایسی فوج پر اعتماد نہین کیا ہی۔

گریک - مین اس فوج کے متعلق آپکے خیالات کو صحیح نہین مان سکتا۔

پرنس - نہ مانئے - لیکن مین ایسا ہی سمجھتا ہون - بہر نوع وہ باقاعدہ فوج ہی اسنے طریقہ جنگ حاصل کئے ہین - مین اُن نقائص کا بھی تذکرہ کرونگا جو مشاہدے کے بعد میری سمجھ مین آئے ہین - غالبًا اسوقت آپ میری باتون پر یقین نہ کرین گے لیکن کبھی نہ کبھی آپ اُن امور سے خبردار ہوکر میری اسوقت کی گفتگو کو سچ سمجھین گے - آپکے ہموطن نوجوان اپنے وطن سے محبت کرسکتے ہین - مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے فی زمانہ انکے دلون مین حب وطن کا شائبہ بھی نہین - اس امر پر مین کافی روشنی ڈالکر اپنے قول کی تصدیق کرنا چاہتا ہون ممکن ہی بیان کو کسی قدر طول ہو جائے لہذا پہلے ہی سمع خراشی کا عذر خواہ ہون - میرے خیال مین جس طرح وہ نوجوان یہان کے جملہ قوانین پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہین اس طرح آئین جنگی کے

سامنے بھی سر تسلیم خم کرتے ہین - اگر آپ اس فوج کی بھرتی پر نظر کرین گے تو معلوم ہوگا ان بھرتی ہونے والون کے دِلون مین بجز اغراض ذاتی کے فوائد عام کا خیال نہین ہوتا ہے - جنوبی ممالک مین دورا کر چکا ہون مجھے ایک واقعہ ہمیشہ یاد رہیگا جنوبی ممالک کے کسی شہر مین مقیم تھا اتفاقاً ہفتے کے روز آپکے یہان چھٹی ہوئی جو کسی عید کی تقریب مین تھی - ایسے مبارک دِنون مین ہمارے جاپانی جوان اپنی فرصت کا وقت زیادہ تر جنگی کھیل کود مین بسر کرتے ہین - نشانا بازی نیزہ بازی اور جملہ ورزشی کھیل انکی تفریح قلوب کا باعث ہین کچھ عیدون ہی پر موقوف نہین جب انہین چھٹی ہوتی ہے انہین شغلون مین بسر کرتے ہین وہ قومی مجلسون مین بھی حصہ لینے کے عادی ہین ان کھیلون اور ان شغلون سے نہ تو وہ تھکتے ہین اور نہ اُکتاتے ہین نہ انکا دِل چاہتا ہے کہ ان مفید باتون کو ترک کر دین لیکن آپکے ہموطن نوجوان فرصت کے وقتون مین کیا کرتے ہین وہ بھی بیان کرتا ہون - مین نے انگلینڈ کے مختلف شہرون مین دورہ کرکے خاص طور سے تجربہ کیا ہے - وہ ایسے دِنون مین فٹ بال کھیلتے ہین باغات مین سیر و تفریح کرتے ہین ایسے وقتون مین انکی سگریٹ نوشی بہت بڑھ جایا کرتی ہے عیدون اور تہوارون کی خوشی مین بکثرت شور و غل کرتے ہین - بلا تصنع عرض کرتا ہون مین نے قریب قریب یہان کے ہر حصہ مین اس قسم کے مشاہدات کئے ہین کھیل کے میدانون اور المپئی تھیٹرون مین پچیس پچیس تیس تیس ہزار آدمیون کا جماؤ ہوتا ہے کھیل تماشون کا انہماک کسی اور طرف متوجہ ہونے کی اجازت نہین دیتا - یہ مجمع جب کھیل تماشون کے اختتام پر چلتا ہے تو سیدھا گورنمنٹ ہاؤس کی طرف جاتا ہے - سہ پہر کو یہ لوگ ہنسی مذاق شرابخواری اور اسی قسم کے جملہ لہو لعب مین گذارتے ہین تمام یورپ مین یہی رسم و رواج ہے - میرے معزز دوستو یہی عیش طلب نوجوان آپکے نزدیک قابل اعتبار ہین - مین دریافت کرنا چاہتا ہون ان نوجوانون مین کتنے آدمی گھوڑے پر سوار ہو سکتے ہین کتنے آدمیون کے پاس یونیفارم ہین یا زرہین ہین اور کتنے قواعد داں ہین جو دشمن کے سامنے جا کر انکے کام آسکین - کھیل کود کے علاوہ انہین اور بھی کسی کام سے سروکار ہے اور کسی بات کے لئے کبھی وہ خیال کرتے ہین - ان جوانون کے ماسوا جو لوگ بڑی بڑی ملون اور کارخانون مین کام کرتے ہین وہ جسطرح اپنی چھٹیون کے ایام بسر کرتے ہین اسنے بھی ناواقف نہین ہون - وہ لوگ سہ پہر کو تفرج گاہون کی ہوا کھاتے ہین کھلے ہوئے میدانون مین بیٹھکر ادھر اُدھر کی فضول باتین کرتے

مجھے بھی متحمل

ہین - جو لوگ کرکیٹ یا فٹ بال کھیلتے ہین وہ شہ زور اور تنومند ہوتے ہین انکے جسم پھُرتیلے ہوتے ہین اور اچھے کھیلنے والون کو مڈل اور تمغہ جات دیے جاتے ہین - انکی حوصلہ افزائی کیجاتی ہے لیکن کیا کوئی کہہ سکتا ہے وہی چابکدست وطاقتور نوجوان حریف کے مقابلے مین پھرتیلاپن اور قوت دکھا سکتے ہین - مجھے تو یقین نہین کہ اثبات مین جواب دیا جاسکے مسٹر گریک آپکے ان نوجوانون کا طور طریق اور رنگ ڈھنگ دیکھکر مین اپنے بادشاہ کو عہد نامہ کی میعاد مین اضافہ کرنے کی صلاح دینے سے قاصر رہا - آپ لوگ کسی بات پر اپنی طبیعت کے خلاف غور نہین کرتے - آپکے ملک کے باشندے اصلی حمایت وطن کے جوش کو فراموش کرچکے ہین انکی خالص وطن پرستی انکی جاہ طلبی اور عیاش مزاجی نے اپنی قوت سے زیر کرلی ہے - مین یہ کہنا نہین چاہتا آپکی غلطی ہے مین نے یہ خیال قائم کیا ہے - مجھے معاف کیجئے گا اگر مین یہ کہون کہ آپ لوگ گہری نیند مین ہین - میرے دوستو آپ لوگون کی اسی غفلت کو دیکھکر جاپان آپ سے دوستی کا عہد وپیمان نہین کرسکتا ہے -

پرنس کی باتین سُنکر سر آرٹن براون کا منہ سرخ ہوگیا - گریک فیلڈ بھی منغض ہوگیا - ڈیوک اور جارج لیمٹن خاموش بیٹھے رہے انکے چہرون سے کسی قسم کا تغیر نمایان نہ ہوا -

سر آرٹن براون کے لبون کو جنبش ہوئی شائد وہ پرنس سے کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن گریک فیلڈ نے اُنھین روک کر کہا -

گریک - پرنس ، اگر آپکی یہی رائے ہے تو آپ سے گفتگو کرنا فضول ہے اور اب جبکہ آپ اپنی رائے کے موافق کام کرچکے - لیکن آپ سے ایک سوال ہے - چند ہفتے قبل ہمارے ہم وطن نوجوانون سے خواہش کی گئی تھی کہ ملکی حفاظت کے لئے تمھاری ضرورت ہے لہذا ایک ماہ سے کم دنون مین ہزارون نوجوان فوج مین اسی غرض سے خوشی خوشی بھرتی ہونے لگے - کیا آپ کو اس کی اطلاع نہین ہے -

پرنس - ہان مجھے اطلاع ہے - میرے دوستو جہان ستر ہزار [illegible] سیون کو بھرتی ہونا چاہیے تھا وہان صرف چودہ ہزار چار سو چھتر آدمی بھرتی ہوئے کیا یہ قابل غور امر نہین ہے - مسٹر گریک میری رائے مین تو آپ زبردستی ان لوگون کے ہاتون مین تلوار پکڑا دیجئے - اگر یون بھی کام نہ نکلے تو انکی عورتون یا انکے مالکون کی مدد سے انہین اس کام کے لئے آمادہ کیجئے - آپ کے ملک مین سیر وشکار کی تفرج گاہین اور رمنے - فٹ بال - کرکیٹ اور گلف کھیلنے کی کلب بکثرت ہین انکے

مشاہدے سے مجھے حیرت ہوتی ہے۔ ایسے عظیم شہر مین دولتمندون کے بیچ کیسی فضول زندگی بسر کر رہے ہین انکی زندگی کا آل کار کیا ہے۔ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے سیر و شکار۔ ہنسی تفریح کے سوا انہین کسی بات کی پرواہ نہین۔ انہین شغلون کو انھون نے اپنا مقصد حیات سمجھ لیا ہے۔ کرکٹ فٹ بال گلف سیر و شکار کی پوشاکین قریب قریب ہر امیر کے گھر مین کثرت سے موجود ہونگی لیکن جو کپڑے پہنکر حفاظت وطن کرنا چاہیئے شاید وہ کسی گھر مین نہ نکلین گے اور اگر ہونگے بھی تو شاذ۔ جب جنگ کے ہولناک زمانے مین انکی عورتین اور بچے معرض خطر مین ہونگے اسوقت بندوق کاندھے پر رکھکر انہین بچانے کی کوشش کرنے کا سبق انہین یاد نہین۔ اس حالت مین ملک کی تباہی عورتون اور بچون کی پریشانی دیکھنے کے سوا کیا علاج ہے۔ انھون نے جنگی سبق حاصل ہی نہین کیا۔ اس علم کے فوائد انکے سمجھ ہی مین نہین آتے۔

براؤن - خشک لہجہ مین۔ پرنس شاید آپکو معلوم نہین اس ملک مین جنگ ہونا ہی مشکل ہے۔

پرنس - مسکرا کر۔ مہربان اگر آپکا یہی خیال ہے تو باوجود ملک کے رکن اعظم ہونے کے بھی مین آپ کی دانائی و کارروائی مین شک کرونگا۔ دنیا کے کسی گوشے کسی مقام پر جنگ کا ہونا ناممکن نہین۔ دنیا نے منقلب جس اصول پر کاربند ہو چکی ہے اس سے ہٹنے والی نہین ہے۔ کوئی ملک ایسا خوش نصیب نہین ہو سکتا۔ اُس کی خوش نصیبی اور اقبال کے ساتھ تنزل بھی نظر آتا ہے۔ جو ملک ترقی کرتا ہے اس کے یہان ہر متنفس کے دل مین اولوالعزمی اور شجاعت ایمانداری اور حب وطن بڑھتی رہتی ہے جو ملک پستی مین گرنے والا ہوتا ہے وہان جنگی شوق گھٹنے لگتا ہے۔ مجھے آسمان پر کچھ ابر کے ٹکڑے نظر آتے ہین جو موقع اور محل کے منتظر ہین وقت پاتے ہی برسنے لگین گے۔ یقینی طور پر نہین کہا جا سکتا کون سلطنت جنگ کو کھڑی ہوگی مگر آپ یقین جانئے آپ لوگون کو ایک روز ہتھیار سنبھالنا پڑین گے۔

گریک - آپکا خیال صحیح مان لینے کے بعد بھی مین عرض کرونگا آپ ہماری نسبت دوسرے پہلو سے غور کر سکتے ہین۔ جب ہم لوگ [illegible] ہونگے اور دشمنون مین گھرے ہوئے ہین اور آپکو معلوم بھی ہے اس حال مین آپ ایسے مخلص دوست کا ہماری دوستی سے علیحدہ ہونا کہانتک مناسب ہے ہم مقر ہین اپنی ناعاقبت اندیشی سے ہم لوگون نے اپنی قوت توڑ دی ہے تاہم آپکو خیال کرنا چاہیئے ایک روز آپکے نازک وقت مین ہم لوگون نے آپکا ساتھ دیا تھا۔ وہ زمانہ یاد فرمائیے جب آپ اسپین سے جنگ مین مصروف تھے آپکی پوری طاقت روس کی [illegible]

متوجہ تھی اسوقت ہم نے کس استقلال سے امن قائم رکھا سلطنت مین فتنہ و فساد نہ ہونے دیا۔

پرنس۔ درست ہے لیکن یہ بھی اسی عہدنامے کی ایک شرط تھی۔ اس عہدنامے کی رو سے آپکے ملک کی نسبت ہمارے ملک کو زیادہ مستفید ہونا چاہیئے ہے، پھر بھی یہ یقین کرنا مشکل ہو کہ ایسا کیون نہ ہوگا۔ بہر نوع صلح کے باب مین مین اسکی امداد لینا مناسب نہین خیال کرتا۔

براؤن۔ ہم لوگون سے صلح قائم رکھنے سے آپکو جن فوائد کی امید کرنا چاہیئے وہ پہلے ہی آپ کو بتا چکا ہون۔ آپ کو معلوم ہوگا ابھی تک صرف ہماری وجہ سے یونائیٹڈ اسٹیٹ سے جاپانیون کی جنگ رُکی ہوئی ہو۔ اگر ہم لوگ درمیان مین نہ ہوتے تو امریکہ سے اور آپ لوگون سے لڑائی شروع ہونے کو پورے چار ماہ کا زمانہ گذر چکا ہوتا۔

پرنس۔ ہماری گورنمنٹ نے آپکے اس دوستانہ برتاؤ کا تہ دل سے اعتراف کیا ہو۔ لیکن اسمین کچھ نفع نقصان نہین۔ یہ امر طے شدہ ہو جاپان کے لئے آپ امریکہ سے نہین بگاڑ سکتے۔ آپ لوگون سے عہدنامے کی تجدید نہ کرنے کی ایک قوی وجہ یہ بھی ہو۔ مین، آپ، بلکہ تمام یورپ کو معلوم ہے، چندہی روزمین جاپان اور امریکہ کے درمیان جنگ کے شعلے بھڑکتے نظر آئین گے کسی صورت مین یہ امید نہین کیجاسکتی کہ اُسوقت آپ لوگ امریکہ کو چھوڑکر جاپان کا ساتھ دین گے۔

براؤن۔ لیکن عہدنامہ لکھ جانے سے ....

پرنس۔ بات کاٹ کر۔ دو ہفتہ قبل امریکہ نے آپ سے دریافت کیا تھا اگر امریکہ جاپان سے جنگ کرے تو آپ لوگ کس کا ساتھ دین گے۔ اس کے جواب مین آپنے کیا فرمایا تھا۔

یہ سنتے ہی سر آرتھر براؤن کے تعجب کی حد نہ رہی وہ حیران ہوکر پرنس کا منہ دیکھنے لگا تھوڑے سکوت کے بعد اسنے کچھ کہنے کا قصد ہی کیا تھا کہ گریک فیلڈ بول اُٹھا۔

گریک۔ پرنس آپ تو جاسوسون سے بھی بڑھ گئے۔ اچھا آپ ہی بتائے ہم نے کیا جواب دیا تھا۔

پرنس۔ مین اسقدر اور بتا سکتا ہون آپکا جواب ہمارے موافق نہ تھا۔

گریک۔ آپنے کیون کر سمجھ لیا وہ جواب آپکے موافق نہ تھا۔

پرنس۔ ہنسکر۔ یقین کے ساتھ تو نہین کہہ سکتا البتہ اتنا جانتا ہون آپ لوگون نے اسی طرح کا جواب دیا ہوگا۔ خیر ان جھگڑون سے کیا کام۔ اس تذکرے ہی کو چھوڑئے۔

گریگ - پرنس آپنے بڑی صفائی سے اپنے خیالات ظاہر کئے ہین - اسوقت کی گفتگو سے ظاہر ہوتا ہے صرف دو وجہون سے آپ ہم لوگون سے نیا عہد کرنا مناسب نہین سمجھتے - ایک تو یہ کہ آپ کو ہملوگون کی فوج پر بھروسہ نہین دوسرے یہ کہ آپ لوگ یونائیٹیڈ اسٹیٹ سے لڑائی شروع ہونے پر جن لوگون سے امداد کی توقع نہین رکھتے ان سے دوستی قائم رکھنے پر رضامند نہین ہین - آپنے یورپ کے مختلف ملکون مین عرصہ تک سیر کی ہو کیا آپنے کسی اور سلطنت سے دوستی قائم کرنے کے لئے یہ رائے قائم کی ہو - مین آپکو ان باتون کا جواب دینے پر مجبور کرنا نہین چاہتا اگر آپ کے نزدیک مناسب نہ ہو تو ہرگز جواب نہ دیجئے گا -

پرنس - مین نے طے کر لیا ہو اپنے دل کی تمام باتین آج کی رات آپ لوگون پر ظاہر کر دونگا اسی لئے جواب دینے مین عذر نہین ہے - مین نے جرمنی کا سفر کیا تھا وہان اپنی آنکھون سے دیکھ آیا ہون اسنے نوایجاد آلات جنگ بکثرت بنائے ہین - وہ آلات دنیا کے پردے پر اپنا نظیر نہین رکھتے - اس مین ذرا بھی شک نہین کہ جرمنی ان معاملات مین نہایت چالاک اور مستعد ہے مین نے وہان کی پیادہ فوج کے سپاہیون سے گفتگو بھی کی ہو - فوجی افسرون سے ملا ہون - انکی چھاونیون اور قواعد کے میدانون کو دیکھا ہو - ان مشاہدون سے مجھپر منکشف ہوا ہے کہ وہ جب اپنے آلات حرب کام مین لائینگے تو زمانہ انکی حیرت انگیز ایجادون پر تعجب کریگا - مین یہ کہے بغیر بھی نہین رہ سکتا کہ ہم لوگ جرمنی سے دوستی کرنے پر تیار نہین ہین - مین نے روس کا سفر بھی اختیار کیا تھا، ان دنون ہم لوگون سے روس کے دوستانہ تعلقات قائم ہو چکے تھے - لیکن بغیر ایسی مجبوریون اور دشواریون کے اس سے سچی اور خالص دوستی کی امید نہین - فرانس کے متعلق کچھ کہنا ہی نہین وہ ہم سے حسد کرتا ہو - میرے نزدیک اگر کسی سے دوستی کیجا سکتی ہو تو وہ صرف ایک قوم ہے جس کی نسبت مین بادشاہ کی خدمت مین عرض کر چکا ہون - جاپان پہنچکر میرا پہلا فرض ہوگا، وہان کے عوام کو ہمخیال بنانے کی کوشش کرون - مشرقی اور مغربی قومون مین دوستی کی کوئی امید نہین راہ کا بُعد سمندرون کا حائل ہونا اتفاق سے [illegible] سدِ راہ ہو - اگر ہم کسی مصیبت مین مبتلا ہون تو ہمین اپنے ہی اطراف سے امداد طلب کر کے تدارک کرنا چاہئے -

گریگ - اس سے آپکا منشا چین ہو -

پرنس - چین کو ہم دوست بنائے ہین وہ مدت مدید کے بعد گہری نیند سے بیدار ہوا ہو ہم اور آپ

شائد وہ منظر نہ دیکھ سکین لیکن ایک روز ایسا آنے والا ہے جب چین اور جاپان دنیا کی ساری قومون سے بہتر ہوگا وہ بام ترقی پر شمس نصف النہار کے ماتند چمکتا نظر آئے گا اور آئندہ نسلین اسکی عظمت وقار کا مشاہدہ کرین گی۔ اسوقت روم وفارس کی کوئی حقیقت نہ ہوگی، جب تک وہ وقت نہین آتا ہمین نہ تو کسی کی دوستی کی ضرورت ہے اور نہ کسی سے طالب امداد ہین اگر امریکہ ہم پر دباؤ ڈالے یا جرمنی درپئے آزار ہو تو بھی ہم سر جھکا کر اس کے ستم برداشت کر لین گے۔

پرنس کی گفتگو ختم ہوتے ہی ایک بوائے نے کمرے مین داخل ہوکر ادب کے ساتھ ڈیوک سے عرض کی۔

بوائے۔ حضور عالی ہوم آفس سے کوئی صاحب ٹیلیفون مین کچھ کہہ رہے ہین۔

ڈیوک۔ انکا مطلب کیا ہے۔

بوائے۔ حضور ادر مسٹر گریکیا فیلڈ سے چند ضروری باتین کرنا چاہتے ہین۔
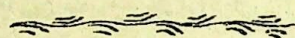
باب ۳۲

حسین دوست

وے داد اے فلک دل حسرت پرست کی
ہان کچھ نہ کچھ تلافئ مافات چاہئے
(غالب دہلوی)

لائبریری سے نکلکر پرنس اپنی خوابگاہ کی طرف روانہ ہوئے جو اس کے واسطے پورٹس موتھ والے قصر مین منتخب ہوئی تھی۔ خوابگاہ کی پشت پر پائین باغ تھا جو کھڑکیان کھولدینے سے صاف نظر آتا تھا۔

پرنس اوکیفنٹ آج غیر معمولی پریشانی مین مبتلا تھا اس کے چہرے سے افسردگی اور تفکرات نمایان تھے۔ گو رات زیادہ گذر چکی تھی لیکن وہ سونے کے لئے بستر پر نہ گیا۔ باغ کی طرف والی کھڑکی کھول کر باغ کی سیر مین مصروف ہوگیا۔ یہ کہنا تو دشوار ہے کہ حقیقتاً اس نظارہ بازی سے اسکا منشا سیر سے تھا، اگر ایسا ہوتا تو اس کے چہرے کا اوڑا ہوا رنگ واپس آجاتا۔ جب کہ چاندنی جیسے ابر کے ہلکے ہلکے ٹکڑون نے دھندلا کر دیا تھا باغ کے پھولون کی بھینی بھینی لپٹین اور سرد ہوا کے

بگے دھیمے جھونکے اس کے بیچین دل کے ساتھ اکسیر کا کام کرتے۔

پھلون کے سرسبز درخت جو چاند کی دھندلی روشنی مین صاف نظر نہ آتے تاہم دلفریبی سے خالی نہ تھے اور دور پر بہنے والے دریا کی لہرین جو اپنی متحرک سطح مین ہزارون چاندون کے لئے چراغان کا لطف دکھا رہی تھین اس کی خاطر جمعی کر سکتا۔ بہر نوع پرنس کھڑکی کے پاس ساکت صامت نقش حیرت بنا کھڑا تھا۔ وقت اپنی معمولی رفتار سے گذر رہا تھا۔ اصطبل والی گھڑی نے دو بجائے۔ چارون جانب گہرا سکوت چھایا تھا۔ گاڑی خانے کی طرف سے تیز روشنی کی شعاعین آ رہی تھین جو پرنس کے موٹر کی لالٹینون کی تھین۔ موٹر ڈرائیور موٹر کو تیار کر کے اپنے مالک کا منتظر تھا مگر اسے مطلق علم نہ تھا پرنس کس وقت چلنے کو آ جائین گے۔ اسے ہمیشہ کے لئے تاکیدی حکم مل چکا تھا کہ ہر وقت موٹر کار تیار رہا کرے۔

پرنس کے دل مین اس وقت طوفان خیال اُٹھ رہا تھا آج کی گذری ہوئی تمام باتین پیش نظر تھین۔ اسنے خیال کیا۔ کیا مین نے گریک فیلڈ سر آرڈن براون۔ ڈیوک اور جارج لیمٹین سے دل کی تمام باتین کہکر اچھا کیا ہے۔ واقعی اسکا یہ قول درست تھا کہ اگر مین غیر ملکی دوستون کی محبت کا اسیر نہ ہوتا تو یہ باتین دل سے زبان تک نہ آتین اسنے اپنے دل سے کہا، شاید میری باتین میرے یورپی دوستون کو بھلی نہ معلوم ہوئی ہون غالباً انہین ان باتون کو سچ سمجھنے مین بھی عذر ہو۔ اس حالت مین اگر یہ باتین نہ کہتا تو مناسب تھا۔ بہر نوع مجھے انگلینڈ مین قیام کرنا نہین ہے شاہ جاپان نے جو جہاز میری طلبی کو بھیجا ہے وہ ساوڈمپٹن بندر مین میرا انتظار کر رہا ہے۔ اگر چاہون تو چوبیس گھنٹے کے اندر سرحد سے دور نکل جا سکتا ہون، پھر خود ہی خیال کیا باوجود جانے کے پوری خواہش پر بھی نہین جا سکتا۔

وہ یہ بھی نہ سمجھ سکا کہ میرے جانے مین کیا چیز مانع ہے۔ اصل یہ ہے اس کے پہلو مین شریف اور غیور دل تھا وہ چورون کی طرح اپنے دامن کو بدنامی کے داغون سے آلودہ کر کے فرار ہونا نہین پسند کرتا تھا۔

ہنوز وہ انہین خیالات مین غلطان تھا کہ کسی نے آہستہ سے دروازے پر دستک دی ملازمین اس کے حکم کے موافق اپنے اپنے بسترون پر سونے جا چکے تھے۔ یہ گمان بھی نہین کیا جا سکتا تھا کہ کوئی ملازم کمرے مین داخل ہونے کی اجازت چاہتا ہے۔ وہ کچھ نہ سمجھ سکا تھا کہ دوبارہ دستک کی آواز محسوس ہوئی۔ پرنس مُڑ کر دیکھنے لگا اُسنے دروازے کی طرف ایک ہی قدم

اُٹھایا تھا کہ دروازہ کھُل گیا اور ایک عورت پھُرتی سے کمرے مین داخل ہوئی جو سیاہ لبادہ مین لپٹی ہوئی تھی اور چہرے پر نیلی نقاب ڈالے تھی - پرنس نے باوجود اس احتیاط کے پہلی ہی نظر مین پہچان لیا کہ آنے والی عورت مس لوسیٔ ڈی کرولیس ہے -

مس لوسیٔ پہلے تو کسی قدر ٹھٹکی پھر دروازہ بھیڑ کر پرنس کی طرف بڑھی -

پرنس - مس لوسیٔ اسوقت آپ یہان کہان مہربانی کرکے واپس جائیے مین آپ سے گفتگو کرنے کو تیار نہین ہون -

مس لوسیٔ ڈی کرولیس نے پرنس کی بات اس طرح اڑادی گویا سنا ہی نہ تھا اُسی طرح آگے بڑھی چلی گئی اور جب پرنس کے بالکل قریب پہنچگئی تو لبادہ اور نقاب اُتار کر ایک کرسی پر ڈالدی -

پرنس نے اس کے چہرے کو دیکھا - اسکا حسن دلکش ماند پڑگیا تھا آنکھین خوف وہراس سے حونق ہورہی تھین سارا جسم کسی خاص اثر سے کانپ رہا تھا اور وہ مجسم تصویر الم معلوم ہوتی تھی اسنے دل مین خیال کیا شاید لوسیٔ کوئی خبر بد سنانے آئی ہے - ساتھ ہی یہ بھی سمجھ گیا وہ بدخبر کیا ہے -

لوسیٔ - تھرتھراتی آواز مین رُک رُک کر - پرنس میری باتین کان دھر کر سنئے - کچھ ایسا ہی سبب تھا جو آدھی رات کو بھی بغیر آپکی خدمت مین حاضر ہوئے نہ رہ سکی - مین یہ بھی صحیح طور سے نہین بتاسکتی کہ کیا مشورہ ہورہا ہے مگر چھ سات گھنٹون سے برابر ٹیلیفون کے ذریعہ سے کچھ باتین ہورہی ہین میری دانست مین آپ ہی کے متعلق یہ گفتگو ہورہی ہے - ہوم آفس اور اسکاٹ لینڈ یارڈ کے کوتوال مسٹر گریک فیلڈ سے کسی خاص معاملے مین سرگرم مکالمہ ہین - ایک ڈیڈ کٹیو انسپکٹر نے آپکی نسبت جو شکوک ظاہر کئے ہین انکی بنا پر آپکو گرفتار کرنے کی صلاحین ہورہی ہین -

پرنس - بغیر کسی اضطراب کے ، مجھے گرفتار کیا جائیگا -

لوسیٔ - کیا آپ نہین سمجھ سکتے واقعات کیسے خطرناک ہوگئے ہین مسٹر فریڈرک سیلبر اور مسٹر ہکٹر گرہیم کے قتل کے جرم مین وہ لوگ آپکو ماخوذ کرنا چاہتے ہین -

پرنس - اگرانکے پاس میرے خلاف ثبوت موجود ہین تو میری گرفتاری مین کیون تاخیر کرتے ہین مین تو یہان موجود ہون -

لوئیسی۔ آپکو فوراً چلا جانا چاہیئے یہان رہنا خطرے سے خالی نہین، آپ پر جو جرم عائد کیا گیا ہے اسکا ردہ ہمارے پاس نہین ہی اگر آپنے جرم کا ارتکاب نہین کیا ہی تو خدا آپ کی مدد و محافظت کریگا اور اگر واقعی آپ مجرم ہین تو اس صورت مین بھاگ کر جان بچانا ہی مناسب ہی۔

پرنس۔ مین آپکی ہمدردی کا تہ دل سے مشکور ہون لیکن مس لوئیسی یاد رکھئے مین شریف اور غیور ہون مجھے چھپکر بھاگنے سے مرجانا پسند ہی۔

لوئیسی۔ آپ پر جو الزام لگایا گیا ہے وہ نہایت سخت اور ہولناک ہے۔ معمولی مجرم کی طرح آپکو گرفتار ہو کر سزا انگیز کرتے دیکھنا ہم لوگون کی آنکھین کیونکر پسند کرین گی۔ آپنے اگر ان دو نون امریکنون کو قتل کیا ہے خواہ اپنے وطن کی بہتری کے خیال سے یا ان کاغذات کی وجہ سے جو انکے پاس تھے۔ بہر نوع آپ نے اچھا کیا یا بُرا اس کے متعلق بحث کرنا مناسب نہین۔ مجھے یقین ہے آپنے کسی بُری نیت سے یہ جرم نہین کیا ہے۔ آپ سچے وطن پرست ہین اپنے وطن کو فائدہ پہونچانا آپ کی زندگی کا حاصل ہی۔ مجھے مذکورہ بالا باتون کا اعتراف ہے پھر بھی اس ملک والے آپ کو ایک خطاکار مجرم کی طرح خیال کرین گے۔ اس لحاظ سے جو معمولی طریقے کے مجرمون کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہی وہی سلوک آپ سے کیا جائیگا شہزادگی آپ کے احترام کا سبب نہ بن سکیگی ان باتون کو مدنظر رکھکر آپکا چلا جانا ہی بہتر ہی۔

پرنس۔ مس لوئیسی مجھ سے یہ نہ ہوگا چاہے کچھ بھی ہو مین چورون کی طرح بھاگنا نہین چاہتا مین ہر مصیبت برداشت کرنے کو موجود ہون مجھے ان مظالم کے اُٹھانے مین عذر نہین جو ان موقعون پر پیش آتے ہین لیکن بھاگنے پر دل رضامند نہین ہوتا۔

لوئیسی۔ آپ میری صلاح پر کیون نہین عمل کرتے شائد آپکا خیال ہی آپ ایک بادشاہ کے بھائی اور اس کے بھیجے ہوئے یہان آئے ہین اس لئے قانون کی پابندی آپ پر فرض نہین ہی آپکا یہ خیال از سرتاپا غلط و بے بنیاد ہے آپکے متعلق جو صلاحین ہو رہی ہین اُنہین معلوم کرکے مین نے یقین کرلیا ہی۔ جس طرح آپ معمولی ملزمون کی طرح اس ملک مین داخل ہوئے ہین اسی طرح عام ملزمون کی طرح آپکے ساتھ برتاؤ برتا جائیگا۔ اگر آپ سفیر جاپان کے دفتر سے بھی علاقہ رکھتے ہوتے تو کوئی مفید صورت پیدا کیجا سکتی تھی مگر آپکو وہان سے بھی علاقہ نہین اس حالت مین حکام آپکی ہمدردی کرنا چاہین بھی تو نہین کرسکتے۔ کسی شخص کو کسی قانون کی خلاف ورزی کرنے مین جو سزائین دیجاتی ہین وہی سزائین آپ کو بھی دیجائین گی۔ آپ بغیر سوچے سمجھے موٹر پر سوار ہوکر

ساؤڈمپٹن بندر روانہ ہوجائین اور وہان سے جاپانی جہاز پر سوار ہوکر تیزی سے سفر شروع کردین یہان ایک لمحہ بھی ٹھہرنا خوب نہین - رات گذرتے ہی بھاگنے کا موقعہ ہاتھ سے نکل جائیگا -

پرنس - مس لوسی آپ کے ایک ایک لفظ سے مہربانی اور ہمدردی ٹپک رہی ہو - آپ مجھے اُن خطرون سے خبردار کرنے آئی ہین جو صبح ہوتے ہی ظاہر ہونے لگین گے - مگر آپکو نہین معلوم اس طرح بھاگ جانا میرے لئے کہان تک مناسب ہو مین ایکدن اور بھی عرض کرچکا ہون اور آج پھر گذارش کرتا ہون اس ملک والے زندگی کو جسقدر عزیز رکھتے ہین ہم لوگ آسنا دوست نہین رکھتے یہ زندگی ہماری نہین ہو اس کے بچانے مین ہماری تمام کوششین ایک لمحہ مین بیکار ہوسکتی ہین ہم لوگ مرنے کے واسطے پیدا ہوئے ہین - لہذا میرا وعدہ قریب آپہونچا ہو تو مین بہت خوشی سے مرنے کو حاضر ہون - بالفرض مین اپنے جینے کے لئے کوشش بھی کرون تو بیکار ہو موت سے کوئی نہ بچا ہے نہ کسی کو بچا سکتا ہو - آپ کو یقین رکھنا چاہئے دنیا مین ہر ذی روح کو موت کا ذائقہ چکھنا پڑیگا ہستی نیستی سے ضرور بدلے گی جو شئے عالم وجود مین آئی ہو اسے ایک مقررہ وقت کے بعد عالم عدم مین جانا ہو - کوئی چار دن پہلے جائیگا کوئی چار دن بعد انجام سب کا ایک ہو -

لوسی کا اور تو کچھ بس نہ چلا بیتاب ہوکر پرنس کے پاؤن کے قریب دوزانو ہوکر بیٹھ گئی اور نہایت لجاجت سے بولی -

لوسی - آپکو نہین معلوم اصل واقعہ کیا ہو - مین نے آپکے یہان جو چھری اور ریشمی ڈوری دیکھی تھی اسکا حال ظاہر کردیا تھا -

پرنس - بغیر اضطراب و پریشانی کے - آپنے بہت اچھا کیا وہ کوئی ایسی بات نہین جس کے لئے آپ محجوب ہون یا کچھ خوف کرین -

لوسی - آہ اس غم سے میرا کلیجہ پھٹا جاتا ہو جب تک زندہ رہونگی اسی آگ مین جلتی رہونگی ہائے مین ہی وہ بدبخت ہون جسنے آپ کو ان مصائب کا شکار بنایا -

پرنس - لوسی کے شانون پر محبت و مہربانی سے ہاتھ رکھکر [illegible] نازنین آپ بالکل خوف نہ کرین - آپ یقین جانئے یہان کے مقنن اور حکام کسی طرح مجھے مجرم نہین ٹھہرا سکتے - جب موت مجھے اس قدر عزیز ہے تو قالب مین روح کے ہوتے ہوئے کون مجھے ہاتھ لگا سکتا ہو - آپ جس گھڑی کا ذکر کررہی ہین اگر واقعی وہ گھڑی آئی تو مین وطن فرار ہونے کے بدلے ایسی جگہ جانے کی کوشش کرونگا جو ان سب امنون سے بالاتر ہو -

لوسی کچھ جواب نہ دیکر آہستہ آہستہ اُٹھی اسنے سمجھ لیا پرنس کے دل پر شادی وغم کا مطلق اثر نہین پڑتا رنج وراحت انکے نزدیک یکسان ہو جس طرح پیکر بے جان سے کچھ کہہ سنکر وقت ضایع کرنا ہو اسی طرح پرنس کو خوف دلانا بیکار ہو-

پرنس- آہستہ سے، آپ یہان زیادہ نہ ٹھیرین فوراً چلی جائین تو بہتر ہے - اور اسمین آپ کی بہتری ہو-

یہ کہکر پرنس نے مس لوسی ڈی کرولیس کا ہاتھ پکڑ لیا اور محبت آمیز طریقہ سے دبا کر باہر کی طرف لیچلا- اور دروازے سے باہر کرکے بولا-

پرنس- آپ بالکل پریشان نہ ہوجیئے گا مجھے کسی بات کا خوف نہین ہو (کھڑکی کی راہ سے ایک چمکدار تارے کی طرف اشارہ کرکے) میرا دامن اس چمکنے والے ستارے کی طرح جرائم سے پاک ہو جس طرح یہ تارا ابر کے سیاہ ٹکڑون مین گھرا ہوا نہین ہو مین بھی سیہ کاریون سے الگ تھلگ ہون-

لوسی چپ چاپ سر جھکائے اپنے کمرے کی طرف چلی گئی وہ پرنس کی طرف دیکھنے کی بھی جرأت نہ کرسکی رفتہ رفتہ اُس کے پاؤن کی چاپ بھی موقوف ہوگئی - لوسی کے نظرون سے پنہان ہوتے ہی پرنس اپنی خوابگاہ مین واپس آئے اور سب دروازے اندر سے بند کرکے سلیپنگ سوٹ پہنکر بستر پر دراز ہوگئے - سارے دن کی خستگی سے آنکھین بند کرتے ہی نیند آگئی اور خواب راحت کے مزے لینے لگا-

دوسرے روز صبح کو اسوقت تک آنکھ نہ کھلی جب تک آفتاب اچھی طرح نہ نکل آیا جاگنے پر پرنس نے دیکھا اسکا خدمتگار جگانے کے لئے مسہری کے پاس مودب کھڑا ہو - پرنس کو بیدار ہوتے دیکھکر بولا-

خدمتگار- حضور غسل کے واسطے پانی تیار ہو-

پرنس آنکھین ملتا ہوا بستر سے اُٹھا سگار کیس سے سگریٹ نکالکر ہیمپ سے سُلگایا اور بڑے بڑے کش کھینچتا ہوا برآمدے مین ٹہلنے لگا ہنوز دو ہی ایک پھیرے کئے تھے کہ ڈیوک کے ملازم نے آکر عرض کی-

ملازم- حضور ڈیوک صاحب نے مجھے حکم دیا ہو آپ سے عرض کردون وہ لائبریری مین حضور سے ملکر کچھ کہنا چاہتے ہین اگر مزاج مبارک پر گران نہ گذرے تو چند منٹ کے واسطے چلے چلیے

پرنس کچھ جواب دیے بغیر شب خوابی کے کپڑے پہنے ہوئے لائبریری مین پہنچا - اسوقت ڈیوک بڑی بیچینی سے کمرے مین ٹہل رہا تھا اس کے چہرے سے فکر وتشویش پائی جاتی تھی - پرنس نے اسے دیکھتے ہی خندہ پیشانی سے مسکراکر کہا -

پرنس - گڈ مارننگ ڈیوک مطلع صاف وروشن ہونے سے آج کا دن کیسا عمدہ ہے آفتاب کی سنہری کرنین مکان کی دیوارون پر کیسی بھلی معلوم ہورہی ہین ایسے دلفریب وقت مین میرا قصد تھا باغ مین ٹہل کر تھوڑا وقت صرف کرون مگر سنا آپ مجھے یاد فرمارہے ہین -

ڈیوک - متفکرانہ لہجہ مین - پرنس آپ میرے معزز مہمان ہین مین آپ سے جو کچھ عرض کرونگا آپ کی بہتری اور فائدے پر مبنی ہوگا - اسوقت جس غرض کے واسطے آپکو زحمت دی گئی یہ ہے کہ کل شام سے صبح تک میرے پاس نہایت برے برے پیام موصول ہوتے رہے ہین - جن لوگون نے یہ پیام بھیجے ہین وہ لندن کے رکن ہین شہر کا انتظام والنصرام انکے ہاتھون مین ہے - پرنس آپ قومیت اور غیر ملکی ہونے سے ہمین جسقدر چاہین برا خیال فرمائین لیکن آئین محبت کی رو سے دھوکے باز نہین سمجھ سکتے نہ آپکے پاس کوئی ایسا ثبوت بہم پہنچ سکتا ہے - آپ کو یاد رکھنا چاہیئے ہم لوگ اپنے تئین متمدن قومون مین شمار کرتے ہین اور اسی لحاظ سے ہمارے یہان جو قانون نافذ ہوچکے ہین انکا عمل درآمد بڑے سے بڑے خاندان سے لیکر خانہ بدوش غریبون تک یکسان ہوتا رہتا ہے ادنی و اعلی مین ذرا بھی فرق نہین کیا جاتا اگر وہ جرم کے مرتکب ہونگے تو سزا مین ذرا بھی رعایت نہ کیجائے گی نہ ہمارے یہان بادشاہ سے لیکر فقیر تک کوئی شخص قانون توڑنے کی جرات کرسکتا ہے -

پرنس - ڈیوک - آپکے اس دعوے کو مین تہ دل سے تسلیم کرتا ہون اور اسکی تصدیق مین ثبوت بھی مل چکے ہین اس معاملے مین ذرا بھی شک کی گنجائش نہین ہے - واقعی یہ طریقہ ایسا ہے جو ہر قوم ہر ملک مین رائج ہونے کے قابل ہے اور........

ڈیوک - معترضانہ سخن ہوکر - دوسرے دوسرے ملکون کی بات چھوڑیے غیر ملکون کی نسبت گفتگو کرنے کے لیے آپکو زحمت نہین دی گئی ہے - اگر میرے خاندان کا کوئی ممبر یا کوئی میرا عزیز دوست مثلاً آپ قانون کے شکنجہ مین جکڑ جائے تو آپ خود ہی خیال فرماسکتے ہین اسوقت میری کیا حالت ہوگی - مین خواہ کتنا ہی معزز ذی اثر اور دولتمند کیون نہ ہون قانون کے خلاف کارروائی کرنے کی جرات نہ کرسکونگا -

پرنس۔ مجھے اس کے ماننے مین ذرا بھی عذر نہین کوئی غیر ملکی شخص اگر یہان آئے تو وہ یہان کے قوانین ماننے پر مجبور ہے۔

ڈیوک۔ اب سنیئے مین نے کیون آپکو زحمت دی ہے آج صبح کو لندن کے ایک مجسٹریٹ نے آپکے لندن والے مکان کی تلاشی لینے کے لئے حکم نافذ فرمایا ہے اسکی بنا پر اسکاٹ لینڈ وارڈ سے ایک انسپکٹر آپکی خانہ تلاشی لینے کے لئے آئیگا۔ آپکے خیال سے اسے حکم دیا گیا ہے وہ آپکی عدم موجودگی مین تلاشی نہ لے اور آپکے آنے کا انتظار کرے۔ اس انسپکٹر کا خیال ہے تلاشی کے بعد کوئی ایسا ثبوت پیدا کر سکے گا جس سے آپکا قانون کی خلاف ورزی کرنا ثابت ہوگا۔ مین آپ سے نہ پوچھونگا کہ آپ واقعی مجرم ہین یا بے قصور آپکو اجازت ہے میرے ٹیلیفون کو خوشی سے کام مین لائے میرے اسّی گھوڑون کے پاور والی موٹر کار دروازے پر تیار کھڑی ہے۔ آپ اسپر سوار ہو کر آزادی سے ہر جگہ (جہان چاہین) جا سکتے ہین۔ سنا ہے جاپانی جہاز ساؤڈمپٹن مین آپکا منتظر ہے۔ آپ شوق سے میری ہر چیز کام مین لا سکتے ہین آپکو ابھی یہان سے نکلجانے کا موقعہ ہے اس کے علاوہ اور جس قسم کی امداد آپ چاہین گے مین خوشی سے منظور کرونگا۔

پرنس۔ ڈیوک مجھے آپ کی موٹر کار کی ضرورت نہین میری موٹر کار سے جلد اگر آپکی موٹر کار مجھے لندن پہنچا سکے تو مین آپ کی گاڑی سے لندن جانے مین مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔ مین اپنے کئے کا آپ ہی جواب دہ ہون۔ برا بھلا جو کچھ کیا ہے اسکا خمیازہ اٹھانے کو بخوشی تیار ہون۔

ڈیوک نے محبت آمیز انداز سے پرنس کے کاندھے پر ہاتھ رکھکر تعجب اور غور سے اسکے منہ کی طرف دیکھا۔ ڈیوک پورے چھ فٹ لنبا اور اس کے مناسب جوڑا تھا۔ پرنس ڈیوک کی بہ نسبت ٹھنگنا تھا۔

ڈیوک۔ مضطربانہ۔ پرنس اولیفنٹ ہم لوگ آپ سے بیحد محبت رکھتے ہین۔ مین۔ میری زوجہ میری لڑکی۔ آپ کو اپنا عزیز خیال کرتے ہین۔ آپ کی توہین یا مصیبت سے ہم لوگون کو دلی ملال ہوگا مگر پھر بھی آپ [illegible] سے بچانے کی طاقت ہم لوگون مین نہین ہے۔ امریکن سفیر گہری اور مشکوک نظرون سے ہم لوگون کے کامون کو دیکھ رہا ہے حتّی کہ اسنے ہم لوگون پر شک بھی کیا۔ آپ ہم لوگون کی صلاح پر عمل کرین ہم لوگ جس محبت کی بنا پر آپکو یہ مشورہ دے رہے ہین وہ آپکو ماننے کے لئے مجبور کرنے کو کافی ہے۔ میری موٹر کار پر سوار ہو کر آپ تیس منٹ مین ساؤڈمپٹن پہنچ سکتے ہین۔

پرنس - سرہلاکر - ڈیوک آپ میرے عزیز دوست کی طرح مجھے مشورہ دے رہے ہین لیکن میرے دل کی کیفیت سے آپکو آگاہی نہین - میرے اور آپکے خیال مین بہت بڑا فرق ہے - آپ لوگ زندگی کو دنیا کی تمام چیزون پر ترجیح دیتے ہین - لیکن ہم لوگ زندگی کو بالکل حقیر چیز خیال کرتے ہین - اگر آپ لوگ میری امداد کرنا چاہتے ہین تو صرف اتنی مدد کرین کہ مین تین منٹ مین لندن پہنچ جاؤن -

باب ۳۳

آخری دعوت

انسان حوادثات کا پتلہ ہے دہر مین
فرقت کا غم نہین تو غم روزگار ہے
(خنجر لکھنوی)

پرنس کی ثابت قدمی دیکھکر سب کو تعجب ہوگیا ہے ساتھ ہی انکے ہر دوست نے اپنے دل مین ایک اضطراب پایا جو پرنس کا پورٹس موتھ چھوڑنے سے پیدا ہوگیا تھا - پہلے پرنس نے قصد کیا تھا تنہا لندن روانہ ہونگا اس لحاظ سے اسنے اپنی موٹر کار پر ضروری سامان بار کرکے ڈیوک کی موٹر کار پر خود سوار ہونا طے کیا تھا لیکن ڈیوک نے انکا تنہا جانا منظور نہ کیا بعد صلاح و مشورہ کے طے پایا کہ ڈیوک - مسٹر گریک فیلڈ - سر آرڈن براؤن بھی پرنس کے ہمراہ لندن کو روانہ ہون بروقت روانگی ڈچیس بھی ساتھ چلنے کے لئے مصر ہوئی اسنے ڈیوک سے کہا "مین بھی ضرور لندن چلونگی" تھوڑی ہی دیر بعد مس لوسی ڈی کرولیس اور مس جولیا مرٹن بھی آگئین اور ساتھ چلنے کے لئے اصرار کرنے لگین آخرکار پورٹس موتھ مین کسی نے قیام نہ کیا - سب لندن روانہ ہوگئے -

ڈیوک کی موٹر کار پر ایک جانب پرنس اور مس جولیا مرٹن بیٹھے اور دوسری سیٹ پر خود ڈیوک اور مسٹر گریک فیلڈ - راستے بھر کسی نے کوئی بات نہ کی سب لوگ [illegible] تفکرات مین ڈوبے ہوئے تھے - سب کے چہرون سے پریشانی اور تشویش نمایان تھی لیکن پرنس ہمیشہ کی طرح آج بھی مطمئن نظر آتا تھا اس کے چہرے سے کسی قسم کی حیرانی یا اضطرار ظاہر نہ تھے - راہ کے لہلہاتے ہوئے سبزہ زار اور خودرو پھولون کی بہار دیکھکر تھوڑی دیر کے لئے دونون کی کلفت دور ہوگئی اور وہ

کھڑکی سے پرنس اس دلفریب منظر کو دیکھکر لطف لینے لگا اور مس جولیا مرٹن اس کے منہ کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگی شاید وہ اس کی دلی کیفیات معلوم کرنے کی کوشاں تھی۔

موٹر کار ہوا کی طرح اپنی پوری رفتار سے لنڈن کی طرف بڑھ رہی تھی۔ دوسری موٹر کار پر سر آرڈن براؤن، سر ولیم برنیٹ، ڈچیس آف دی پورٹش موتھ اور مس لوسی ڈی کرولیس سوار تھے۔ اس موٹر کی سواریاں بھی مغموم و مضطرب تھیں لیکن سر ولیم برنیٹ خوش معلوم ہوتے تھے اور وقتاً فوقتاً ایک آدہ بات بول اُٹھتے تھے لیکن تمام ہمراہی دلی خیالات میں ڈوبے ہونے سے انکو ولیسا جواب نہ دے سکتے تھے۔ انکی بیجل گفتگو سے منغض ہو کر مس لوسی ڈی کرولیس انہیں ہر مرتبہ جھڑک کر خاموش کر دیتی تھی تاہم انہیں بول اُٹھنے میں مطلق باک نہ تھا

ولیم برنیٹ۔ سر آرڈن براون سے "میں نہیں سمجھ سکتا آپ لوگ اس قدر مغموم و مضطرب کیوں ہیں اگر اسکاٹ لینڈ وارڈ کی پولیس کا خیال صحیح ہوا اور پرنس پر جرم عائد ہو جائے تو بھی پورا انتقام نہیں ہو سکتا انکا سارا خون ہمارے لہو کی ایک بوند کی برابری نہیں کر سکتا۔ جاپان میں ایسے قوانین منضبط نہیں جیسے ہمارے یہاں ہیں اگر وہاں اس قسم کا جرم کیا جائے تو بچ جانا ممکن ہے لیکن ہمارے ملک میں جرم کرنے کے بعد کوئی مجرم بغیر سزا برداشت کئے بچ نہیں سکتا ہے۔ یقیناً پرنس کو بھی معلوم ہی ہوگا انکا سا چالاک شخص اگر اتنا بھی نہ سمجھے تو تعجب ہے۔ اگر واقعی انھوں نے جرم کیا ہے تو یقیناً اسکا اجر بھی پائیں گے، اتنی سی بات کے لئے ہمیں پریشان ہونا مناسب نہیں۔

لوئسی۔ دیکھو ولیم اگر دوبارا تم نے اس معاملے میں کچھ کہا تو میں ڈچیس صاحبہ سے کہکر تمھیں موٹر سے اُتر وادونگی۔

ولیم برنیٹ۔ مسکراکر، ریلوے اسٹیشن یہاں سے تخمیناً ۷ میل ہوگا میں وہاں سے ٹرین پر سوار ہو کر چلا آؤنگا۔ تمھارا خیال ہے مجھے موٹر سے اتار دوگی تو میں مشکل میں پڑ کر پریشان ہونگا۔

لوئسی۔ برافروختہ ہو کر، بیشک اگر تم ایسی ہی باتیں کئے جاؤگے تو یاد رکھو میں نے تمھیں جو قول دیا ہے وہ شکست ہو جائیگا۔ پھر زندگی بھر کف افسوس ملا کروگے۔

اس گفتگو کے بعد سر ولیم برنیٹ کو کچھ کہنے کی جرأت نہ ہوئی۔ موٹر کار تھوڑی دیر میں لنڈن کے باہری محلوں میں پہنچ گئی اور دھیمی رفتار سے چلنے لگی۔ پورٹش موتھ میں سڑے

پایا تھا شہر کے باہر ہی دونون موٹرون کی سواریان پرنس سے وداع ہونگی لیکن یہان پہنچکر کسی نے رخصت ہونے کا خیال نہ ظاہر کیا۔

پرنس۔ گیارہ نجے ہین اگر آپ لوگ اپنے گھرون کو نہ جاکر ایک مرتبہ میرے مکان کو رونق بخشئے تو مین آپ لوگون کا بہت ممنون ہونگا میرا قصد ہے کل ہی مکان کو چھوڑ دون اس لئے وہان کا جو آرائشی سامان ہے ایک بار آپ لوگون کو دکھانا چاہتا ہون اس مین بہت سی ایسی چیزین ہین جو پرانی صناعی کا بہترین نمونہ ہین اور اپنی قدامت کیوجہ سے اپنا آپ نظیر ہین۔ میری خواہش ہے ان مین سے ایک ایک چیز آپ صاحبان کی خدمت مین بطور نشانی یادگار ہدیتاً پیشکش بھی کرون۔ مین نے یہان کی بازارون اور اونچی اونچی دوکانون مین جاپان کی بہت سی چیزین دیکھی ہین لیکن وہ اصلی نہ ہونے سے اچھی نہین ہین۔ پھر بھی مغربی باشندے انہین ذوق وشوق سے خریدتے اور اپنے اپنے مکانون مین سجتے ہین (سب لوگون کو خاموش دیکھکر) ایک گھنٹے کے اندر ہی اندر آپ لوگ اپنے اپنے گھرون کو واپس ہوسکین گے میرے یہان زیادہ وقت ضایع نہ ہوگا۔

پرنس کے اصرار سے کسی نے انکار نہ کیا سب لوگ سینٹ جیمس اسکوائر والے مکان مین آئے۔ مکان مین قدم رکھتے انہین معلوم ہوگیا کہ یہان کسی قسم کا تغیر یا تبدیلی واقع نہین ہوئی ہے ملازمین بدستور سابق اپنی اپنی خدمتون پر حاضر ہین انکے چہرون سے کسی قسم کی وحشت یا پریشانی نمایان نہین۔ وہ موٹر کارون کو آتے دیکھکر ایک جاپانی ملازم شاہانہ ادب وقاعدے سے دروازہ کھول کر ایک طرف کھڑا ہوگیا۔ پرنس اپنے ہمراہیون سمیت مکان کے حصۂ زیرین کے ایک کمرے مین گیا۔ اس کمرے مین پرنس کی لائبریری تھی۔

پرنس۔ مسکراکر، میری تمنا تھی اسی کمرے مین آپ لوگون سے وداع ہوون۔ اس لائبریری کے کمرے مین آپ لوگ ایک چیز بھی ایسی نہ دیکھین گے جو جاپان کی بنی ہوئی نہ ہو۔ یہان کا کل سامان میرے وطن کا بنا ہوا ہے۔ مین جب تک اس کمرے مین رہتا ہون اسوقت تک یہ معلوم ہوتا ہے گویا اپنے وطن مین بیٹھا ہوا ہون اسوقت مجھے یاد نہین رہتا وطن سی سات سمندر پار دور دراز ملک مین بیٹھا ہون۔ اس کمرے مین جسقدر سامان ہے اس مین سے ایک ایک چیز آپ صاحبان کی خدمت مین بطور یادگار پیش کرونگا (دیوار مین لگے ہوئے براکٹ مین دھات کی ایک مورت رکھی تھی اسے اٹھاکر اور ڈیوک کو دیکر) آپکو یہ ناچیز ہدیہ

قبول کرنا پڑیگا - گو یہ تپلی دیکھنے مین خوبصورت نہین معلوم ہوتی لیکن بہت پُرانی اور قابل قدر ہی -
آپ اسپر جو پالش دیکھ رہے ہین یہ اب سے پورے دو سو سال قبل کی گئی تھی ، باوجود اتنا زمانہ
گذرنے پر بھی پالش کی چمک دمک مین ذرا فرق نہین آیا - اُسی طرح جگمگ کر رہی ہی جیسی نئے پن
مین تھی مجھے امید ہی اپنے ممنون احسان غریب الوطن دوست کا ہدیہ سمجھکر قبول کیجئے گا - ڈبیہ مین
سے ایک مندر کی شبیہ جو لوہے کی بنی تھی اُٹھاکر اور گریک فیلڈ کی طرف بڑھاکر) یہ نہایت نفیس
چیز ہے - کئی جاپانی شاہون کے ٹیبلون کی زینت رہا ہے اس لئے امید ہے آپ اسے پرانی یادگار
اور ایک خالص دوست کا ہدیہ سمجھکر قبول فرمائین گے (ایک خوبصورت تلوار اُٹھا اور سر آرڈن
براؤن کی طرف بڑھاکر) اس تلوار کی ساخت زمانہ حال کے مطابق ہونے پر بھی یہ انتہا کی
مضبوط اور جوہر دار ہے اور میری جنگون مین میری مدد کرتی رہی ہی - ان جنگون کے علاوہ
اسی تلوار نے ایک سو تیس سال پہلے جاپان کی حفاظت کی تھی امید ہی آپ اس مخلصانہ پیشکش
کو منظور فرماکر مشکوری کا موقعہ دین گے (دو ڈ مخمل کا پیکٹ اُٹھا اور سر ولیم برنیڈ کی طرف
بڑھاکر) سر ولیم برنیڈ امید ہی بہت جلد آپ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب ہونگے اور اپنی صایب رائے
اور بحث رسی کی بدولت ہر دلعزیزی حاصل کرین گے اور غالبًا جاپانی زبان مین میرے وطن
سے نامہ و پیام کی ضرورت پیش آئے گی اُسوقت یہ آپکے کام آئے گی - اسمین ایک کتاب ہی
جو ایک قابل جاپانی کی لکھی ہوئی ہی اسنے انگریزی زبان مین جاپانی زبان کے صرفی و نحوی
قواعد درج کئے ہین (ڈچیس آف ڈی پورٹس موتھ سے) آپکے لئے مین نے اپنے
کُل مکان کے پردے تجویز کئے ہین - کل یقینًا وہ پردے پورٹس موتھ بھیجدئے جائین گے
امید ہے ان پردون کو آپ اپنے مکان کے دروازون مین مناسب قاعدے سے لگانا
پسند کرینگی وہ پردے جب بنائے گئے تھے اسوقت تک فرانسیسی پردون کا رواج تھا
جب جب وہ پردے آپ دیکھین گی تب تب میری یاد آپکے دل مین تازہ ہوجایا کریگی پردون
مین جو تصاویر بنائی گئی ہین وہ چودہوین صدی سے قبل کے چینی معرکون کی یادگارین
ہین (چند منٹ تک کچھ [illegible] کرنے کے بریکیٹ پر رکھی ہوئی عقل کے دیوتا کی مورت
کے گلے سے نیلم کا بہت عمدہ ہار اُتار کر مس جولیا مرٹن سے) مس جولیا مرٹن رخصت کے وقت
مین اپنی محبت و دوستی کی نشانی پیش کرتا ہون یہ ہار اس قابل تو نہین کہ آپ ایسی نازنین
کے زیب گلو ہو مگر مدت دراز تک جاپان کے دیوتاؤن کے گلے کا ہار رہ چکا ہی اس لئے

امید ہو آپ اسے اپنے پاس بطور یادگار رکھنا ناپسند نہ فرمائینگی اور غالبًا اس کے ذریعہ سے میرے وطن اور نیز میری یاد آپکے دل مین برقرار رہیگی (لکھنے کی میز سے ایک دھات کی بنی ہوئی نازنین کی چھوٹی سی مورت اُٹھا اور گلے سے لگا کر مس لوسی ڈی کرولیس سے) یہ ناچیز تحفہ آپ قبول فرمائین - گو یہ مورت جو دونون ہاتھ ایک انداز سے لٹکائے اور نظرین اوپر اُٹھائے ہزارون تمناؤن اور مرادون سے آسمان کی طرف آنکھین اُٹھائے دیکھ رہی ہو آپ کو مرغوب نہ ہو کیونکہ آپ کے صناعیون کے مانند خوبصورت نہین ہو لیکن پانچ پشتون سے ہمارے خاندان مین نسلاً بعد نسل ودیعت ہوتی رہی ہے اور مین اسے بہت عزیز رکھتا ہون - جاپانی مورتون کو پوجتے نہین تاہم میرے پانچ بزرگون نے اس مورت کے سامنے گھٹنے ٹیک کر اپنے وطن کی حفاظت کی التجائی ہو اور دست بدعا رہے ہین اسمین خوبصورتی کا بہت زیادہ لحاظ نہین رکھا گیا ہو مگر انسانی جذبات کی اعلیٰ تصویر کہنا بھی بیجا نہ ہوگا میرا خدا میرے والدین میرا بادشاہ جس طرح مجھے عزیز ہے اسی طرح یہ مورت بھی مجھے عزیز ہو مس لوسی اس سے زیادہ عمدہ کوئی چیز میرے پاس نہین جو آپ کی خدمت مین پیش کر سکون -

جسوقت پرنس اولیفنٹ مس لوسی ڈی کرولیس سے گفتگو کر رہا تھا اسکی آواز سے جذبات محبت اور درد ٹپک رہا تھا اس کے طور طریقے سے صاف ظاہر تھا کہ وہ مس لوسی ڈی کرولیس سے کسقدر گہری محبت رکھتا ہو - گو پرنس انتہا کا مستقل مزاج ضابطہ و صابر واقع ہوا تھا لیکن اسوقت جذبات غم پر قابو نہ رکھ سکا اسکی مافوق الفطرت قوت جو ہمیشہ اسکا ساتھ دیا کی ہو اسوقت اس سے رخصت ہوگئی تھی اسکی دونون آنکھون سے آنسو کی دو ندیان جاری تھین اسکی اس حالت نے سب پر بیخودی طاری کر دی - سب لوگ پتھر کی بیجس مورتون کے مانند آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے پرنس کی طرف دیکھ رہے تھے کمرے مین غیر معمولی سکوت وسناٹا چھایا ہوا تھا -

ٹھیک اُسی وقت لائبریری کا دروازہ کھلا ا[illegible] انسپکٹر ہارڈی کمرے مین داخل ہوا اس کے ساتھ دو شخص اور تھے، ایک تو ڈاکٹر ہوپر اور دوسرا وہ شخص تھا جس کے پاس سینٹ ٹامس ہسپتال مین ڈیڈ گیٹو انسپکٹر گیا تھا اور جو بطور شاہد اس کے ہمراہ تھا پرنس کو دیکھتے ہی انسپکٹر ہارڈی کو تسلی ہوگئی جو فکر مین اُسے گھیرے ہوئے تھین

از خود رفع ہوگئیں اسنے سمجھ لیا اب مجرم میرے ہاتھ سے بچ کر جا نہیں سکتا اب اسے کہیں تلاش کرنا نہ پڑیگا۔

انسپکٹر ہارلی کو دیکھکر پرنس نے نہایت گرمجوشی سے سلام کرکے بیٹھنے کو کہا۔ پرنس کے اس برتاؤ سے حاضرین اور بھی متحیر ہوگئے لیکن کسی کو کچھ کہنے سننے کی جراءت نہ ہوئی۔ سب لوگ خاموشی سے منتظر تھے دیکھیں پہلے انسپکٹر ہارلی مقدمہ کا ذکر چھیڑتا ہے یا پرنس۔ ہنوز دونو میں سے کسی نے کچھ کہا نہ تھا کہ لائبریری کا دروازہ کھلا اور پرنس کا جاپانی سکریٹری ماتیو جو صورت شکل میں بالکل پرنس سے مشابہ تھا بڑی پھرتی اور تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔ اسوقت اس کے جسم میں گہرے نیلے رنگ کی جاپانی ریشمی کپڑے کی پوشاک تھی۔ اسنے پوری قوت سے انسپکٹر ہارلی ڈاکٹر ہوپر اور اس گواہ کو ڈھکیل کر پرنس کے پاس سے ہٹا دیا اور خود گھٹنے ٹیک کر پرنس کے سامنے کھڑا ہوگیا۔ پرنس نے متعجب ہوکر حیرت آمیز انداز سے دریافت کیا

پرنس۔ ماتیو، یہ کیا واقعہ ہے۔

ماتیو۔ پرنس کی بات کا جواب نہ دیکر انسپکٹر ہارلی کی طرف دیکھتے ہوئے۔ میں اقبال جرم کرتا ہوں میں قاتل ہوں۔ وہ میں ہی ہوں جسنے ہوا کے مانند چلتی ہوئی اسپشل ٹرین پر چڑھکر مسٹر فریڈرک سلبی کے سینے میں سم آلود نیلی چھری بھونک کر انکے کوٹ کے لائننگ والی خفیہ جیب سے کاغذات کا پیکٹ نکال لیا تھا (زمین پر گر کر لوٹتے اور کراہتے ہوئے) میں یقین دلاتا ہوں اس قتل میں کسی اور کی شراکت نہ تھی میں اپنے آقا کو اطلاع دئے بغیر گیا تھا۔ موٹر ڈرائیور کو بھی علم نہیں وہ میرے حکم سے جائے مقررہ پر موٹر لے گیا تھا۔ میں نے اپنے یہاں بھی کسیکو اس واقعہ کی اطلاع نہ ہونے دی۔ اس باب میں نہ تو میں نے کسی سے مدد چاہی نہ کسی کو مشورے میں شامل کیا اس لحاظ سے صرف میری ذات با داش جرم کے قابل ہے۔ میرا خیال تھا یہ کام جس خوبصورتی سے عمل میں آیا ہے اس سے امید ہے کبھی ظاہر نہ ہوگا۔ لیکن دیکھتا ہوں وہ راز افشا ہوگیا۔ اسلئے خود کو آپکے ہاتھ میں دئے دیتا ہوں۔ وہ میں ہی ہوں جو اس واقعہ کی صبح کو ڈاکٹر ہوپر کے پاس گیا تھا اور ان سے علاج کا طالب ہوا تھا۔ میں نے اپنا راز مخفی رکھنے کے لئے ان سے غلط خبر بیان کردی تھی کہ اس موٹر سوار سے لڑکر گرنے سے مجروح ہوا ہوں۔ صرف ایک ہی قتل پر منحصر نہیں مسٹر سکہر گیہم امریکن سفیر کے سکریٹری کو بھی میں نے ہی قتل کیا ہے۔ امریکن ہوٹل سے میں انکے تعاقب میں تھا۔ اسوقت میں نے اپنے آقا ئے

ولی نعمت کی پوشاک پہن لی تھی - موقعہ ہاتھ آتے ہی انکی گاڑی پر چڑھ گیا اور انکے گلے مین ریشمی رسّی کا پھندا لگا کر گلا گھونٹ دیا اور جو کاغذات وہ اسٹینٹن سے وصول کر کے اپنے سفیر کے پاس لیجانا چاہتے تھے حاصل کر لئے - جسوقت مین انکی گاڑی سے اتر رہا تھا اس شخص نے جو آپکی پشت پر کھڑا ہے مجھے اُترتے دیکھ لیا یہ اسوقت سائیکل پر سوار تھا اور میری طرف بڑے غور سے دیکھ رہا تھا یہی وجہ اس کے کچلنے کی ہے - مین نے اپنے آقا سے اس واقعہ کو کسی قدر ترمیم کے ساتھ بیان کیا تھا اسی لئے وہ میرے بچانے کی کوشش کر رہے تھے - مگر مین سچ کہتا ہون وہ بھی ان تمام اصلی واقعات سے بیخبر ہین اگر وہ پورے واقعات جانتے ہوتے تو یقیناً مجھے قانون کے ہاتھ مین دیدیتے اسی لئے مین نے انہین کبھی چھان بھی نہین دی - مین نے یہ کام صرف اپنے ملک اور اپنی قوم کے لئے کئے تھے مین خوش ہون کہ اپنے وطن کی چھوٹی سی خدمت انجام دیکر دنیا سے جاتا ہون اور اپنا نام ہمیشہ کے لئے تاریخ دنیا کے اوراق پر لکھے جاتا ہون جو میرے بعد بھی میری یاد تازہ کرتا رہیگا -

مایو اپنا کلام ختم کرتے ہی بیہوش ہو گیا - ڈاکٹر ہوپر غور سے اسکی باتین سُن رہا تھا اور اسکی طرف ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا پھر آہستہ سے ہارنی کو مخاطب کر کے کہا -

ہوپر - مین ان باتون کی تصدیق کرتا ہون بیشک اس واقعہ کی صبح کو یہی شخص میرے پاس علاج کی غرض سے آیا تھا اور مین نے اس کے زخم دہو کر دوا لگائی تھی -

ہارنی - مایوسانہ انداز سے ، آپ کیا کہہ رہے ہین آتنی تعجیل کی ضرورت نہین غور سے دیکھکر کہئے آیا یہ جاپانی وہی ہے جو آپکے زیر علاج رہا ہے -

ہوپر - مین نے خوب غور کر لیا ہے اس باب مین ذرا بھی شک باقی نہین -

شاہد - (جو ہسپتال سے ساتھ آیا تھا) مین بھی اس کے قول کی تصدیق کرتا ہون اس شخص کو مین نے مسٹر بکنگہم کی گاڑی پر جاتے اور پھر وہان سے اترتے دیکھا تھا -

مایو کو ہوپر کی کوشش سے پھر تھوڑا بہت ہوش آگیا رنسنے اس سے دریافت کیا -

پرنس - (جاپانی زبان مین) مایو تم نے ایسے خونی کام کیون کئے -

مایو - دونون ہاتھ زمین پر ٹیک کر اور بمشکل دھڑ سے اُٹھکر) میرے آقا مین نے جاپان کی بہتری کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے اتنی وسیع دنیا مین میرا کوئی رشتے دار نہین - جو کچھ ہین آپ ہی ہین مجھے آپکی زندگی اسی قدر عزیز ہے جسقدر اپنا ایمان اپنا ملک اور اپنی قوم میری عین تمنا

تھی آپ جس ضرورت سے یہان بھیجے گئے ہین وہ پوری ہو جائے - اور وطن واپس ہوکر بادشاہ کے بعدہی آپ کا مرتبہ ہو - اس لئے مین نے ان رازون کے معلوم کرنے کی کوشش کی - اسکا آپکے وطن کو بے انتہا فائدہ پہنچے گا - آپ بادشاہ کے داہنے بازو اور ملک کے رکن اعظم مانے جائینگے جس سے میری روح ابدی راحت و مسرت حاصل کرے گی -

یہ کہتے کہتے مایو پھر زمین پر گر گیا اسے دو ہچکیان آئین اور روح قالب عنصری سے نکل کر عالم بالا کی سیر کرنے لگی - چہرے سے مردنی برسنے لگی - ڈاکٹر ہوپر اسکی یہ حالت دیکھکر چارہ کار کے لئے آگے بڑھا -

پرنس - اب دوا علاج بیکار ہے مایو نے زہر کھا لیا تھا جسنے اسکا کام تمام کر دیا (چارون طرف دیکھکر) آپ لوگ جانا چاہین تو شوق سے جا سکتے ہین مجھے اس واقعہ سے بڑی صدمہ پہنچا ہے - تھوڑی دیر تنہائی چاہتا ہون -

گریگ - ہارتی سے "مسٹر ہارتی قاتل مر گیا میری رائے مین اب اس معاملہ کو دبا دو -

اس کے بعد سب لوگ اپنے اپنے گھرون کو روانہ ہو گئے - پرنس نے اپنے سکرٹری کا جنازہ بہت دھوم دھام سے اٹھا کر لنڈن کے ایک گرجے مین دفن کر دیا - مگر اس واقعہ سے بیحد صدمہ پہونچا تھا جس سے ہفتہ کے اندر ہی لنڈن سے جاپان روانہ ہو گیا - حالانکہ اسے سر ولیم برینڈ نے روکنے کی بہت کوشش کی کیونکہ اس کی شادی کے ایام قریب تھے اور اسکی دلی تمنا تھی پرنس سب کے ساتھ گرجے چلے - مس جولیا مرٹن ڈیوک آف دی پورٹس موتھ - ڈچس اور لوسی ڈی کرولیس نے اس کے روکنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا مگر وہ کسی طرح راضی نہ ہوا اس کے تمام دوست اسے ساؤڈمپٹن کی بندرگاہ تک رخصت کرنے گئے جہان سے وہ اپنے جہاز پر بیٹھکر جاپان روانہ ہو گیا -

ختم شد